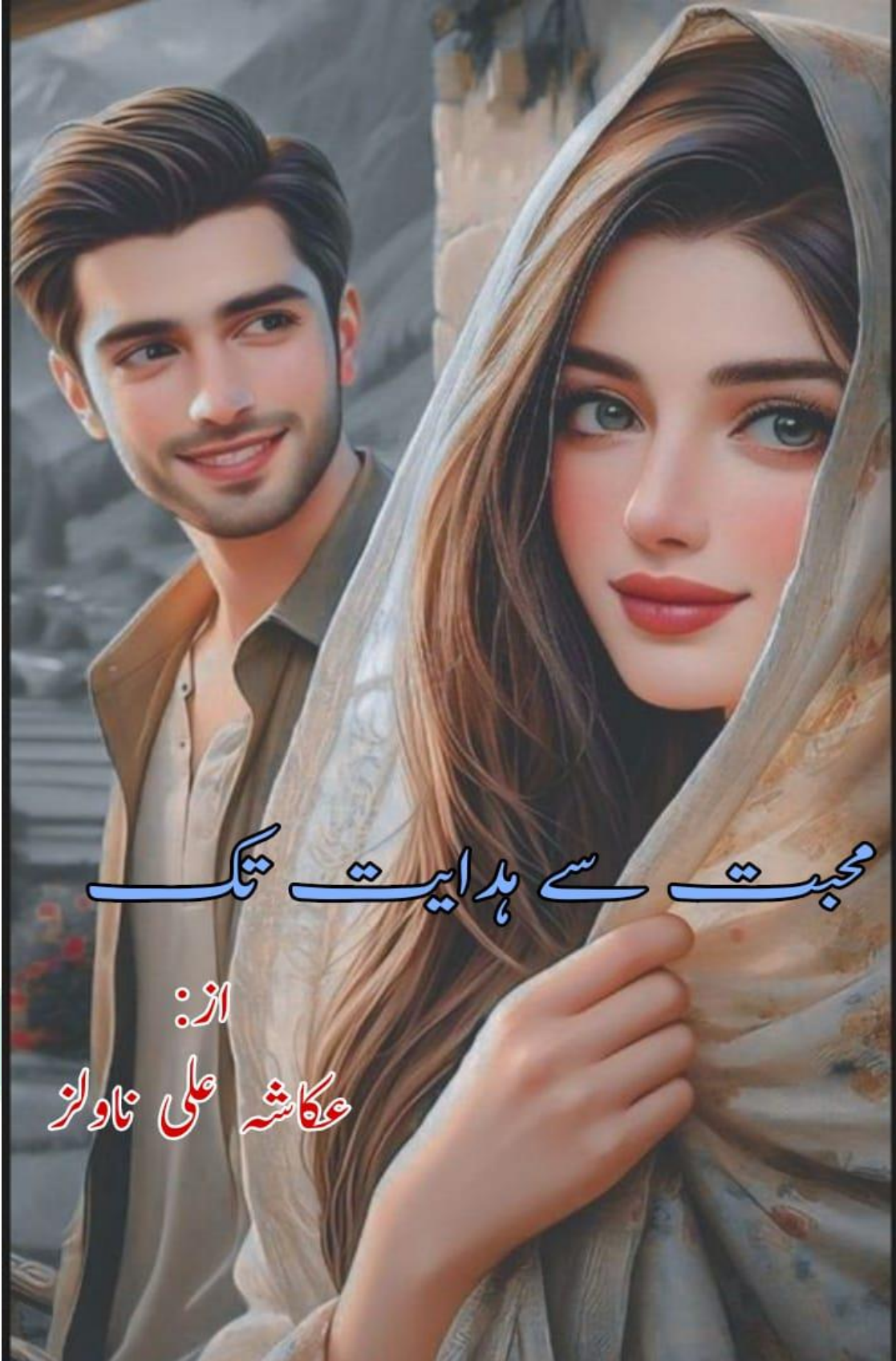


محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز



محبت سے ہدایت تک

از:

عکاشہ علی ناولز

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

مکمل ناول

محبت سے ہدایت تک

از عکاشہ علی ناولز

یہ کیا کیا تم نے؟

-زید" جو صوفے پر بیٹھا مزے سے چپس کھا رہا تھا"

اچانک "عظمیہ" نے آکر زید کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ جھپٹ کر

-اسکے سر پر انڈیل دیا

-یہ میری چیزیں ہیں جو تم مزے سے کھا رہے ہو

عظمیہ نے ٹیبل پر رکھی ہوئی مزید چیزوں کو سمیٹتے ہوئے گھور کر

-زید سے کہا

یار! بیوی کیا ہو گیا اگر میں نے چپس کھالیئے تو ویسے بھی سارے
چپس تو گرادیئے تم نے زید صوفے اور فرش پر گری ہوئی چپس کو
-دیکھتے ہوئے افسوس سے بولا

ہاں تو تم نے کیوں میری چیزوں کو "اپنا لالچی" ہاتھ لگایا عظمیہ نے
-اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہا

لالچی ہاتھ "زید کی سوئی تو لالچی پر ہی اٹک گئی تم نے مجھے لالچی "
-کہا زید نے تمللا کر کہا

تم کو نہیں تمہارے ہاتھ کو عظمیہ نے جلانے والی مسکراہٹ کے
-ساتھ کہا

عظمیہ! دیکھو میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا وہ خود کو پر سکون کرتے
-ہوئے بولا

مگر تمہیں اس طرح چیزوں کو ضائع نہیں کرنا چاہیے زید نے
چیزوں پر زور دیتے ہوئے اسے کہا۔ جو چہرے پر دنیا بھر کی
بیزاری سجائے اسے سن رہی تھی اسکے چہرے کے تاثرات بتا رہے
تھے کہ وہ کس قدر بیزار ہے۔

زید پلیر! اب تم مجھے لیکچر دینے مت بیٹھ جانا نہ جانے تمہارے "
اندر رہ رہ کر یہ بڑھی روح کہاں سے آجاتی ہے کیا ہوا اگر میں کچھ
چیزوں کو پھینک دیتی ہوں کونسا تمہیں اور مجھے پیسوں کی کمی ہے
ویسے بھی یہ چیزوں کو سہج سہج کر رکھنے کی عادت غریبوں کی ہوتی
ہے۔

میں مانتا ہوں ہمیں پیسوں کی کوئی کمی نہیں ہے مگر یہ کفرانے نعمت
ہے۔

اوہ پلینز یار۔۔۔۔۔ میں اس بارے میں تم سے بحث نہیں کرنا
چاہتی ویسے بھی امی تمہیں بلا رہی ہیں اسے یاد آیا کہ وہ اسے
- بلانے کے لیے آئی تھی

زید!"عظمیہ نے اسے آہستہ سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اسے "
!پکارا

جی میری جان زید نے اس کے اس دلفریب انداز پر قریب ہوتے "
- "اس کے ہاتھوں کو تھاما

عظمیہ نے شرماتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو دھیرے سے آزاد کروا کر
اس کے کان کے قریب ہو کر مجھے لگتا ہے آپ ایکسپائر ہو گئے ہیں
آہستہ سے اس کے کان میں بول کر ہنستے ہوئے کمرے سے باہر بھاگ
- گئی

جبکہ زید جو اس وقت خمار میں تھا اسکی بات سمجھتا دانت پیس کر رہ گیا۔

۔ جنگلی بیوی " زیر لب بڑبڑاتا خود بھی مسکرا دیا"

"اسلام و علیکم"

۔ اس نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہا

"وعلیکم السلام"

اندر آ جاؤ زید صالحہ بیگم جو تسبیح پڑھ رہی بیٹے کے سلام کا جواب

۔ دینے کے بعد مسکرا کر بولیں

۔ امی آپ نے بلایا وہ بیڈ پر ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا"

ہاں وہ صفیہ (عظمیہ کی سوتیلی ماں) بہن کا فون آیا تھا کل انہوں نے سب کو گھر پر بلایا ہے

- کیوں امی کوئی خاص وجہ اس نے پوچھا

ہاں کل عظمیہ کی امی کی برسی ہے تو انہوں نے گھر میں میلاد کا انتظام کیا ہے ہم سب کو بلایا ہے تم عظمیہ کے ساتھ چلے جانا انہوں نے کہا

لیکن! امی خواتین کے میلاد میں میرا کیا کام؟ کہیں آپ مجھے دوپٹہ پہنا کر لڑکی بنا کر تو نہیں بھیجنا چاہ رہیں ہیں وہ شریر لہجے میں بولا

- زید " باز آ جاؤ وہ آنکھیں دکھا کر بولیں "

امی آپ اقصیٰ اور انٹی (زید کی چھوٹی بہنیں) کو ساتھ لے کر عظمیہ کے ساتھ چلی جائیگا

میں نہیں جا سکوں گی زید تمھاری بہنوں کے امتحانات ہو رہے ہیں اور تمھارے ابو بھی شھر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور ویسے بھی بیٹا تمھارا سسرال ہے تمھارا جانا ضروری ہے ایسے اچھا نہیں لگتا وہ سمجھاتی ہو بولیں

- ٹھیک ہے امی ہم چلے جائینگے زید نے انکی بات پر سر ہلا کر کہا " ٹھیک ہے بیٹا اب تم آرام کرو اور ہاں عظمیہ کو مت بتانا کہ صفیہ - بہن نے کال کی تھی انہوں نے اسے تائید کرتے ہوئے کہا امی آپ پریشان مت ہوں میں سمجھال لوں گا اسنے ماں کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے کہا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے چلا گیا

- "اسکی فرمانبرداری پر وہ مسکرا اٹھیں"

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

بیشک زید انکا لائق اور فرمانبردار بیٹا تھا تیس سالہ "زید اسحاق" سادہ طبیعت کا خوش مزاج اور خوبصورت شخص تھا۔ اسکی خوش مزاجی کی وجہ سے لوگ بہت جلد اسکے گرویدہ ہو جاتے تھے اور انہی لوگوں میں سے ایک "عظمیہ اسجد" بھی تھی عظمیہ اسجد "اپنے باپ کی اکلوتی مغرور بیٹی تھی عظمیہ کی ماں کے " انتقال کے بعد اسکی چچی نے اسکی پرورش کی تھی عظمیہ اور زید کی ملاقات یونیورسٹی میں ہوئی تھی دونوں میں اچھی دوستی ہوگئی تھی - دوستی سے محبت اور دو ماہ پہلے ہی انکی شادی ہوئی تھی



زید کمرے میں داخل ہوا تو عظمیہ بیڈ پر نیم دراز کان میں ہینڈ " فری لگائے موبائل میں مصروف تھی عظمیہ پر ایک نظر ڈال کر وہ
_باتھ روم میں چلا گیا

پندرہ منٹ بعد وہ نہا کر باہر نکلا اور آئینہ کے سامنے کھڑا تیار ہو " رہا تھا

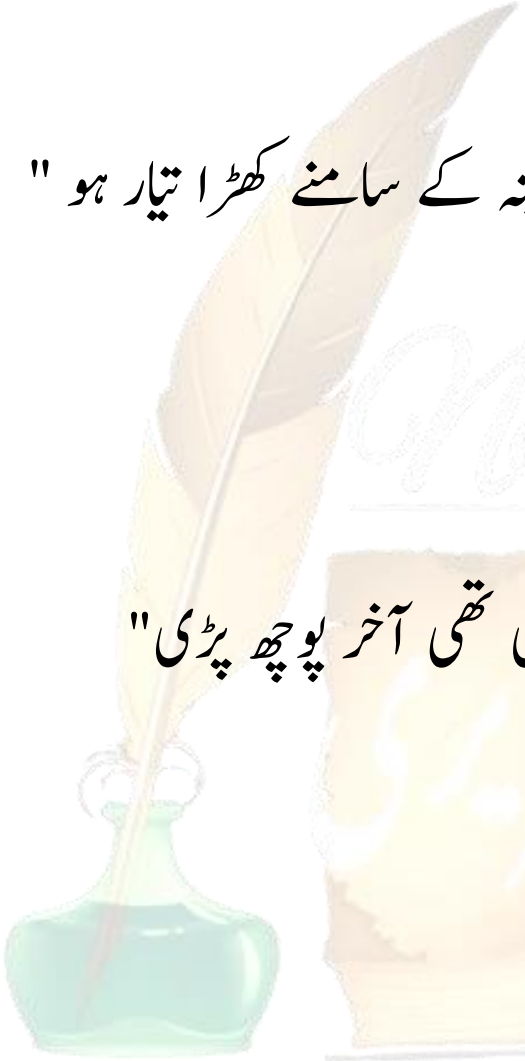
کہیں جا رہے ہو؟

"عظمیہ جو کب سے اسکی تیاری دیکھ رہی تھی آخر پوچھ پڑی"

"ہاں"

کہاں؟

۔"تمھاری سوتن لانے"



کیا؟ عظمیہ اسکی جواب سنتے ہی بیڈ سے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ یہ "تم کیا کہہ رہے ہو

وہی جو تم نے سنا۔ زید بڑے عام سے انداز میں بولا جیسے کہ کوئی "۔" بڑی بات ہی نہ ہو

تم مذاق کر رہے ہو ہیں نا؟" اس نے بڑی آس سے پوچھا اسکی "۔ آواز میں نمی تھی جیسے ابھی رو دے گی

زید نے اسکی طرف دیکھا جو آنکھوں میں آنسوؤں لیئے اس سے "جواب کی منتظر تھی۔ زید کو جی بھر کر اس پر پیار آیا۔ مگر ابھی وہ "مراق کے موڈ میں تھا آخر کو صبح والا حساب بھی برابر کرنا تھا

زید تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو۔ تم صبح والی بات سے " ناراض ہو تب ہی ایسے کہ رہے ہو مجھے پتہ ہے۔ وہ باقاعدہ روتے ہوئے بولی

زید نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اسے یقین نہیں آیا کہ وہ رو رہی ہے زید کے دل کو کچھ ہوا

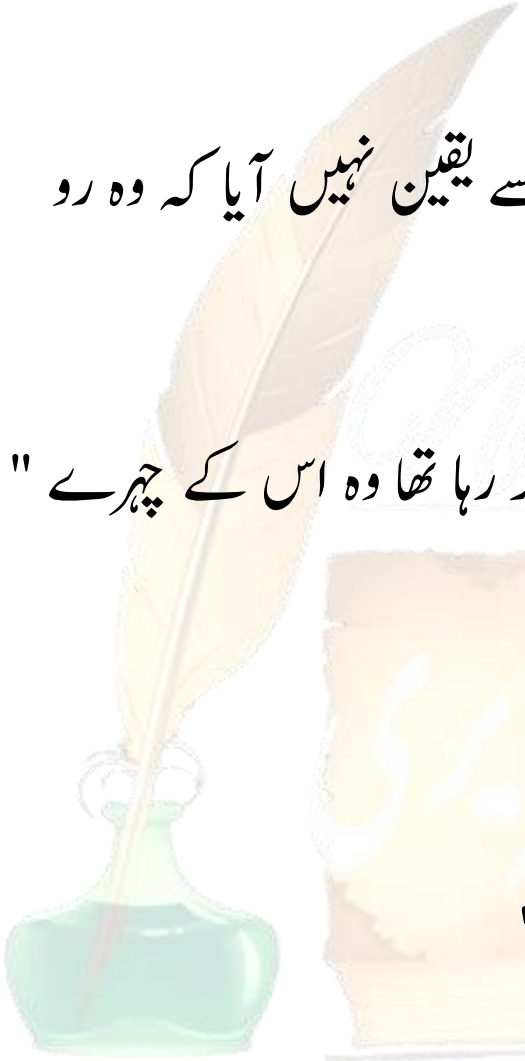
ارے یار تم تو رونے لگی میں تو مذاق کر رہا تھا وہ اس کے چہرے " سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

۔ سچ " عظمیہ نے یقین دہانی چاہی

جی میری جان وہ اس گلے لگاتا ہوا بولا

۔ تو پھر تیار ہو کر کہا جا رہے تھے

۔ عظمیہ نے سر اٹھا کر اس سے پوچھا



- نماز " پڑھنے فوراً جواب آیا "

ہیں عظمیہ کی حیرت سے آنکھیں بڑی ہوئیں اتنا تیار ہو کر کون نماز

- پڑھنے جاتا ہے سب تو یونہی عام سے حلّیے میں

میں جاتا ہوں ہم لوگوں کی دعوت پر بھی تو اتنا تیار ہو کر جاتے

ہیں نماز تو میرے رب کا بلاوا ہے تو کیوں عام سے حلّیے میں جاؤں

- جب مجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہے

رہی بات لوگوں کی تو ہر کسی کے اپنے معاملات ہیں کوئی غریب "

ہے ، کوئی مجبور تو کوئی بہت مصروف لیکن " الحمد للہ " ہمیں ایسی کو

- پریشانی نہیں ہے

جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا نوازا ہے تو کیا میں پانچ وقت میں کسی "

- بھی وقت اس طرح اپنے رب کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتا ہوں

تم کبھی کبھی بہت عجیب باتیں کرتے ہو وہ اسکی باتیں سن کر "

- حیرانگی سے بولی

نہیں میں عجیب بات نہیں کرتا بس تمہیں ابھی سمجھ نہیں آتی "

انشاء اللہ ایک دن ضرور آئیگا جب تمہیں میری بات بھی سمجھ آئیگی

- اور تم عمل بھی کرو گی وہ اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر پیار سے بولا

- تم مجھے نا سمجھ کہہ رہے ہو! وہ آنکھیں چھوٹی کر کے بولی "

ہاں زید نے صاف گوئی سے کام لیا "

- زید کے بچے وہ دانت پیس کر بولی "

ارے یار بال خراب مت کرنا مجھے دیر ہو رہی ہے نماز کی وہ اس "

- کے ہاتھ اپنے بالوں کی طرف بڑھتے دیکھ کر بولا

خدا حافظ "کہہ کر اسکے ماتھے کو چوم کر سرعت سے باہر نکل"
- گیا۔ کہی جماعت کی دیر نہ ہو گئی ہو

- عظمیہ اسے جاتا ہوا دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھر کر بالکنی میں چلی گئی۔

- اسجد آپ نے عظمیہ کو کال کی؟ صفیہ بیگم انہیں دیکھ کر بولیں۔
کس لیے؟ کل برسی ہے آمنہ (عظمیہ کی ماں) کی میلاد رکھا ہے
- میں نے آپ بھول گئے

- ارے تو آپ خود کر لیتیں وہ انکو دیکھتے ہوئے بولے۔
آپ جانتے ہیں وہ مجھ سے بات نہیں کرتی انکے لہجے میں اداسی
- تھی۔

اچھا آپ یہ سب چھوڑیں آپ کال کر لیں میں نے صالحہ بہن کو "
- کال کر کے دعوت دے دی ہے

یہ آپ نے اچھا کیا میں ابھی کال کرتا ہوں وہ فون اٹھاتے ہوئے "
- بولے

بھابھی آپ کا فون بج رہا ہے۔ " انٹی " نے کچن میں کافی بناتی "
- ہوئی عظمیہ سے کہا

- کس کا فون ہے انٹی وہ مصروف سی بولی

آپ کے پاپا کا یہ لیں میں کافی بنا دیتی ہو آپ بات کر لیں انٹی "
- فون اسے پکڑاتے ہوئے بولی

- شکریہ وہ فون تھام تی ہوئی بولی"

-موسٹ ویلکم انٹی مسکراہٹ کے ساتھ بولی"

-ہیلو! پاپا وہ فون کان سے لگائے کچن سے باہر نکل گئی"

-ہیلو! پرنس کیسی ہے میری شہزادی اسپیکر پر انکی آواز ابھری"

آئی ایم فائن آپ کیسے ہیں پاپا کو اتنے دنوں بعد یاد آئی میری وہ "
-ناراضگی سے بولی

میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میری پیاری گڑیا"

مجھے تو روز آپکی یاد آتی ہے بس مصروفیات ہیں آج کل خیر کل

- آپکی ماما برسی ہے گھر میں میلاد ہے آپ سب نے آنا ہے

وہ جلدی جلدی اپنی بات مکمل کرنے لگے کیونکہ ان کے موبائل پر
"کوئی ضروری کال آرہی تھی

"اوکے پایا پھر کل ملتے ہیں اپنا خیال رکھیے گا"

آئی مس یو ماما! اسجد صاحب کو خدا حافظ کہہ کر وہ خود کلامی "

"کرنے لگی آج پھر تیرہ سال پرانہ زخم تازہ ہو گیا تھا

کاش ماما آپ میرے ساتھ ہوتیں تو کتنا اچھا ہوتا یوں کوئی اور "
عورت آپکی جگہ نہیں لے پاتی وہ بری ہیں مجھے معلوم ہے میں کبھی
انکی بات میں نہیں آئی ماما میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں وہ
زمین کو گھورتی ہوئی تصور میں اپنی ماں سے مخاطب تھی آج اسے
شدت سے اپنی ماں یاد آئی تھی ابھی وہ کچھ اور سوچتی کہ زید کی
"آواز نے سوچوں کا تسلسل توڑا

یار! کہاں گم ہو میں کب سے آوازیں دیں رہا ہو زید نے اسکی "
- "آنکھوں کے آگے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا

کیا کہ رہے تھے آپ؟ اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے "
- "پوچھا

میں بول رہا ہوں کہ کل کے لیے میرا سفید شلوار قمیض استری "
کر دینا کل ہم تمہارے گھر چلیں گے امی کو آنٹی نے فون کیا تھا وہ
"اپنی بات مکمل کر کے اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا
اوکے! یک لفظی جواب آیا"

- "زید منہ کھولے اسے دیکھنے لگا اس کو شدید حیرت ہوئی "
ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ عظمیٰ نے اس سے زید کو خود کو تکتا پا کر "
- "آبرو آچکا کر پوچھا

تم نے پوچھا نہیں کس نے فون کیا تھا آخر اس نے پوچھ ہی لیا"
"

نہیں کیونکہ میں جانتی ہوں یہ کام اس عورت کا ہے انکے علاوہ "
کون کر سکتا ہے وہ ہی میرے پایا پر قبضہ کر کے بیٹھی ہیں انہیں
اچھا بننے کا بہت شوق ہے - صفیہ بیگم کے ذکر پر اسکے لہجے میں
ناگواری خود بہ خود آجاتی تھی۔ خیر پایا نے ابھی مجھے فون کر کے
بتایا ہے وہ اسے بتا کر الماری کی جانب چل دی اسے زید کے کپڑے
- "استری کرنے تھے

زید نے افسوس سے اسے جاتے ہوئے دیکھا نہ جانے کس بات پر "
وہ ان سے اتنی بدگمان تھی وہ جب بھی ان سے ملا تھا اسے وہ
اچھی ہی لگی تھیں لیکن اس وقت عظمیہ کو کچھ بھی سمجھانا شیر کے
منہ میں ہاتھ ڈالنے جیسا تھا وہ اسکی بات سمجھنے کے بجائے الٹا ناراض

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

ہو جاتی اور جانے سے بھی انکار کر دیتی اس لیے زید نے خاموش
- "رہنے میں ہی عافیت سمجھی

زید اٹھ جاؤ ورنہ میں اب پانی ڈال دوں گی وہ مسلسل دس منٹ سے "
اسے آوازیں دے رہی تھی
جو ٹس سے مس ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا ابھی بتاتی ہوں
میں تمہیں وہ اسے بول کر باتھروم میں گھس گئی تھوڑی دیر
بعد اسکے ہاتھ میں پانی سے بھری بالٹی تھی جو اس نے زید کے اوپر
- "انڈیل دی

آ آ آ جنگلی بیوی یہ کیا کیا تم نے زید جو گہری نیند میں تھا "

- "اچانک اتنا زیادہ پانی گرنے پر ہڑبڑا کر چیختے ہوئے بولا

میں کب سے آوازیں دے رہی تھی تم سن ہی نہیں رہے تھے "

- "عظمیہ نے ہنستے ہوئے جواب دیا

اچھا تو یہ کون سا طریقہ ہے جگانے کا؟ اس نے دانت پیس کر "

کہا ایک تو گہری نیند اوپر سے عظمیہ کی حرکت نے اسے اچھا خاصہ

- "تپا دیا تھا

یہ میرا طریقہ ہے اور جب جب تم بات نہیں سنو گے تو ایسے ہی "

- "طریقے آزمائے جائیں گے اس نے گھورتے ہوئے جواب دیا

اب جلدی اٹھ جاؤ ورنہ بہت دیر ہو جائے گی ویسے بھی تمھاری " تیاری میں لڑکیوں کی تیاری جتنا وقت لگتا ہے اس نے مسکراہٹ "چھپاتے ہوئے زید کو مزید سلگا دیا

کیا مطلب ہے تمھارا لڑکیوں کی تیاری جتنا زید خطرناک تیور لیے " -اسکی جانب لپکا

کچھ نہیں مسٹر شوہر مزاق کر رہی تھی اب بحث مت کرو جاؤ " -"نہاؤ میں نے تمھارے کپڑے نکال دے ہیں

عظمیہ نے اسے خود کی جانب لپکتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے بات بدل دی ورنہ انکا مزید وقت برباد ہو جانا تھا اور آج وہ اپنا وقت -"اپنے ماں کے گھر میں گزارنا چاہتی تھی

ٹھیک ہے ابھی جا رہا ہوں بعد میں اس حرکت کا بدلہ لونگا زید " نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے لڑائی کا ارادہ ترک کر دیا ویسے بھی اسے عظمیہ کو چھوڑ کر آفس کے کام بھی کرنے تھے وہ اپنی بات مکمل "کر کے باتھروم میں گھس گیا

"جلدی کرو اب دیر ہو رہی ہے مجھے
آفس بھی جانا ہے بار بار کال آرہی ہے وہ موبائل کی اسکرین کو دیکھتے ہوئے عظمیہ سے بولا جو آئینہ کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی "۔

تمھاری وجہ سے دیر ہوئی ہے تم آج چھٹی نہیں کر سکتے تھے " "عظمیہ نے اپنا رخ اس کی جانب موڑتے ہوئے کہا

نہیں یار تمہیں پتہ تو ہے ابھی نئی نئی نوکری ہے کام بہت زیادہ " ہے پھر بھی میں نے آدھے دن کی چھٹی لی ہے ویسے بھی یہ تم عورتوں کی تقریب ہے پھر بھی میں آجاؤ گا شام تک اب چلیں - " بیگم وہ اس کی تیاری مکمل ہوتے دیکھ کر بولا

ہاں تم چلو میں امی کو بتا کر آتی ہوں وہ ایک نظر خود پر ڈال کر " - باہر کی جانب چل دی

امی ہم جا رہے ہیں وہ صالحہ بیگم کو بتانے لگی جو کچن میں ملازمہ " - سے صفائی کروا رہیں تھیں

- " اچھا بیٹا خیریت سے جاؤ وہ مسکراہٹ کے ساتھ بولیں "

امی آپ بھی چل لیتیں بابا نے کہا بھی تھا سب کو آنا ہے عظمیہ " - ان سے کہنے لگی

میں ضرور چلتی بیٹا لیکن تم تو جانتی ہو گھر میں کوئی بھی نہیں ہے " اقصیٰ انٹی آئیں گی تو پریشان ہو جائیں گی آپ دونوں جاؤ میری طرف سے معذرت کر لینا وہ زید کو آتا دیکھ کر بولیں

جی امی اب ہم چلتے ہیں آپ پریشان مت ہوں میں آپ کی " طرف سے آنٹی سے معذرت کر لوں گا اوکے اللہ حافظ زید نے انکے ہاتھ چوم کر کہا یہ اس کی عادت میں شامل تھا وہ روزانہ صبح گھر سے نکلتے ہوئے اپنی ماں کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر جاتا تھا یہ شاید اس - "کا ماں سے عقیدت کا طریقہ تھا

خدا حافظ صالحہ بیگم مسکرا اٹھیں شادی کے بعد بھی اس کی " عادتیں نہیں بدلیں تھیں وہ اب بھی ویسا ہی تھا رشتوں کا احترام - "کرنے والا

عظمیہ تم اس طرح جاؤ گی؟ زید نے بیرونی دروازے سے نکلتے "ہوئے عظمیہ کے گلے میں دوپٹہ دیکھ کر پوچھا

ہاں! کیوں میں تو ہمیشہ ایسے ہی جاتی ہوں تم کیو پوچھ رہے ہو "عظمیہ نے اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے نا سمجھی سے "پوچھا

میں جانتا ہوں تم ایسے ہی جاتی ہو لیکن آج گاڑی نہیں ہے ابو "شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور میری گاڑی ورک شاپ پر ہے تو ہم بانیک پر جا رہے ہیں اس لیے دوپٹہ سر پر اوڑھ لو ایسے مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے اور ہاں اس سے چہرے کو کور کر لو وہ اس "کی جانب ایک ماسک بڑھاتے ہوئے بولا

اس کی کیا ضرورت ہے وہ ماسک کو دیکھ کر جھنجھلا کر بولی اس "نے کبھی یہ سب نہیں کیا تھا

ضرورت ہے جب ہی بول رہا ہوں مجھے نہیں پسند کوئی میری "

- "بیوی کو دیکھے اب کوئی بحث نہیں وہ رعب سے بولا

زید میں اس بایک پر نہیں جاؤں گی تم اچھی طرح جانتے ہو کہ "

- "مجھے بایک پر بیٹھنا بالکل پسند نہیں ہے عظمیہ غصے سے بولی

یار! آج بیٹھ جاؤ ہمارے پاس کوئی اور آپشن نہیں ہے پلینز عظمیہ "

- "زید بیچارگی سے بولا

اگر تم پہلے بتا دیتے تو میں پایا کو بول کر گاڑی منگوا لیتی وہ منہ "

- "بسور کر بولی

- "تم اس کا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے وہ بایک پر بیٹھتے ہو بولی "

یہ تو میری جان ہے اس کا پیچھا چھوڑ دوں تو کس کا پیچھا کروں "

- "وہ آنکھ دباتے ہوئے بولا

یہ تمھاری جان ہے تو میں کون ہو عظمیہ نے اس کے بازوؤں پر " "چٹکی بھرتے ہوئے کہا

آ آ تم سکون سے نہیں بیٹھ سکتی ابھی ٹکڑ ہو جانی تھی وہ اس کی " "حرکت پر پریشان ہو کر بولا

چلیں بیگم آپ کا گھر آگیا اتریں وہ اسجد صاحب کے گھر کے " "باہر بانٹیک روک کر بولا

بائے! عظمیہ نے اسے جاتے دیکھ مسکراہٹ اچھال کر ہاتھ ہلاتے " "ہوئے کہا

"زید کو جاتا دیکھ وہ گھر میں داخل ہو گئی"



!"اسلام و علیکم"

"صفیہ بیگم اس کو آتا دیکھ کر مسکرا کر بولیں"

۔"کیسی ہو عظمیہ بیٹا سلام کا جواب نہ پا کر بھی وہ محبت سے بولیں"

پاپا اپنے کمرے میں ہیں زاہدہ آنٹی عظمیہ نے ان کی بات ان سنی "

۔"کر کے اپنے گھر کی ملازمہ سے پوچھا

نہیں بیٹا آپ کے پاپا تو آفس جا چکے ہیں جواب صفیہ بیگم نے "

۔"دیا

آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے ہر بات میں آپ کو اپنی ٹانگ اڑانی "

ضروری ہے بات کسی سے کرو جواب آپ نے دینا ہوتا ہے میرے

سامنے اچھا بننے کا ڈرامہ مت کیا کریں جانتی ہوں میں آپ کی

چالاکیاں آپ میرے پایا کو تو بیوقوف بنا سکتی ہیں لیکن مجھے نہیں
- "عظمیہ ترخ کر بولی

عظمیہ اسی بات نہیں ہے بیٹا آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہو میں تو "
--- ابھی ان کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ عظمیہ پھر سے بول
- "پڑی

زاہدہ آنٹی میں اپنے کمرے میں جا رہی ہو مجھے کوئی پریشان نہ "
کرے وہ ملازمہ کو حکم دیتے ہوئے بولی اور اپنے کمرے کی جانب
- "چل پڑی

پیچھے صفیہ بیگم اسے جاتا دیکھ کر نظریں جھکا گئیں ملازمہ کے "
- "سامنے اتنی بے عزتی پر انکی آنکھوں میں نمی اتر آئی

پتہ نہیں اس عورت کے ساتھ مسئلہ کیا ہے اتنا ذلیل ہونے کے " بعد بھی باز نہیں آتی وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے غصے سے بڑبڑائی " اف عظمیہ کول ڈاؤن ان کی وجہ سے میں اپنا موڈ کیو خراب کر " رہی ہوں انکی تو عادت ہے چپکنے کی وہ گہری سانس خاک کرتے "ہوئے خود کو پر سکون کرنے لگی

امی میں ان میں سے کون سے کپڑے پہنوں رخسار اپنی ماں کے " "سامنے دو سوٹ لہراتے ہوئے بولی

کوئی سا بھی پہن لو کونسا شادی پر جا رہیں ہیں نجمہ بیگم بیٹی کی " " "تیاری دیکھ کر تنک کر بولیں

اف امی مجھے پتہ ہے لیکن پھر بھی مجھے سب سے اچھا دکھنا ہے وہ " "تصور میں زید کا سوچتے ہوئے بولی

"کیوں وہ مشکوک نظروں سے دیکھ کر استفسار کرنے گئیں"

اوہ ہو امی زید بھی تو آئیگانہ وہ ماتھا پٹتے ہوئے ان کو یاد دلاتے " "ہوئے بولی

ارے ہاں مجھے تو یاد ہی نہیں تھا پھر تو تم یہ بلو کلر والا جوڑا پہن " "لو یہ زیادہ اچھا ہے وہ آنکھوں میں شیطانی مسکراہٹ لیے بولی

.....
وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھی کمرے "

میں آنے کے بعد بیڈ پر لیٹے لیٹے کب اسے نیند آگئی اسے پتہ ہی نہیں چلا تقریباً تین گھنٹے بعد اسکی آنکھ کھلی تو باہر سے نعت پڑھنے کی آوازیں مسلسل اس کے کانوں میں آرہی تھی لیکن اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ باہر جائے ایک بار تو ملازمہ اسے بلانے آئی تھی لیکن جواب نہ پا کر جا چکی تھی ایک بار پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی کیونکہ گھڑی تین کا ہندسہ دکھا رہی تھی زید کے بھی آنے کا وقت ہو گیا تھا عظمیہ نے بیڈ سے اٹھتے اپنے بالوں کو سمیٹا اور کھڑی ہو گئی لیکن کھڑے ہوتے ہی اسے شدید چکر سا آیا وہ فوراً دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئی اف یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ صبح تک تو میں بالکل ٹھیک تھی عظمیہ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو

- تھامے ہو خود کو کہا

عظمیہ کیا ہوا ہو میری بچی نجمہ چچی نے کمرے میں داخل ہوتے " ہوئے بیڈ پر دونوں ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھی عظمیہ کی جانب بڑھتے ہوئے کہا تم ٹھیک تو ہو نہ میری بچی تم نیچے کیوں نہیں آ رہی تھی میں تو بڑی پریشان ہو گئی کہ میری بیٹی گھر پر موجود ہے لیکن کوئی پوچھ ہی نہیں رہا اسے مجھ سے تو رہا نہ گیا اس لیے خود ہی بلانے آ گئی وہ عظمیہ کو خود کے گلے لگاتے ہوئے بڑے میٹھے

- " انداز میں بولیں

کچھ نہیں چھوٹی ماما بس چکر سا آ رہا ہے اس لیے یہاں ہی بیٹھ گئی " ہوں آپ پریشان نہ ہوں میں بالکل ٹھیک ہوں عظمیہ نے ان کی

- " فکر مندی پر مسکراتے ہوئے ان سے کہا

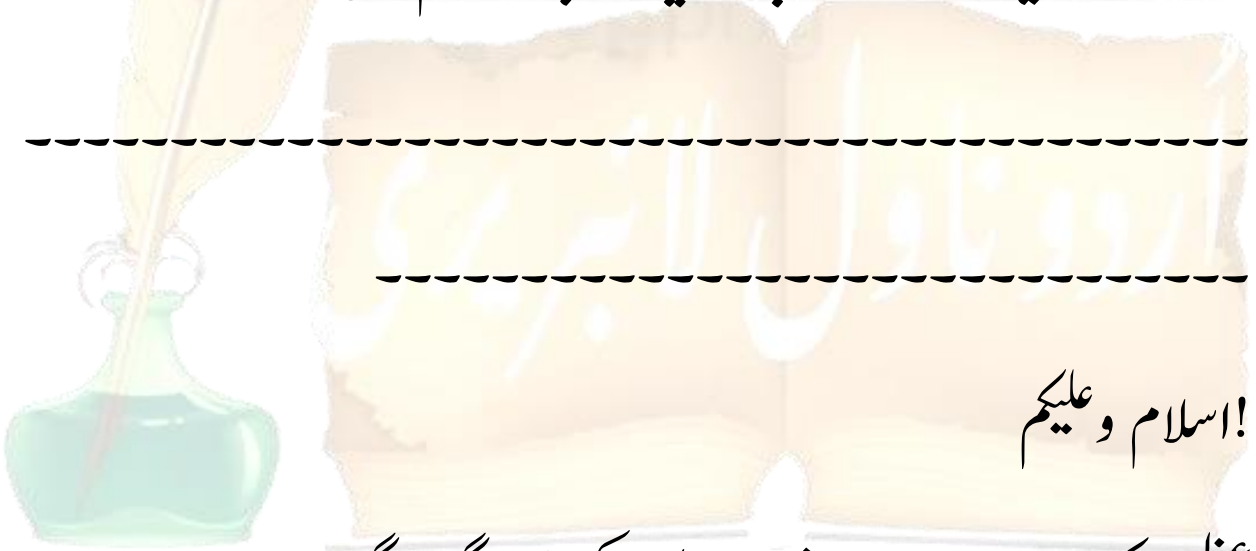
صفیہ تو مجھے روک رہی تھی کہ عظمیہ نے کسی کو بھی کمرے میں " آنے سے منا کیا ہے لیکن میں نے اسکی ایک نہ سنی ملازمہ کو بھی

بھیجا تھا لیکن تم نے کوئی جواب نہیں دیا میرا دل کہ رہا تھا میری
بچی کے ساتھ کچھ ہوا ہے جب ہی وہ نہیں آ رہی ہے صفیہ نے کچھ
- "کہا ہے تم سے انہوں نے بات کریدتے ہوئے استفسار کیا

نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا چھوٹی ماما آپ کو تو پتہ ہے ان کو ہر بات "
میں اپنی ٹانگ اڑانی ہوتی ہے لیکن میں ان کی وجہ سے نیچے نہیں
آ رہی تھی بلکہ میں سو گئی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اٹھی ہوں تو
عجیب سی کیفیت ہو رہی ہے شاید ناشتہ ٹھیک سے نہیں کیا تھا اس
- "لیے عظمیہ نے ان سے الگ ہوتے ہوئے اندازہ لگا کر کہا

اچھا چلو ٹھیک ہے تم آرام کرو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کا "
بھیجواتی ہوں میں نے کتنی بار تم سے کہا ہے کہ وقت پر کھایا پیا کرو
مگر تم میری ایک نہیں سنتی دیکھو اپنی کیا حالت بنائی ہوئی ہے وہ
- "نروٹھے پن سے کہنے لگیں

نہیں چھوٹی ماما میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں زید بھی آنے "۔
والے ہونگے پریشان ہو جائیں گے عظمیہ نے اٹھتے ہوئے کہا
ٹھیک ہے تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لیے جوس منگواتی ہوں "۔
پی کر پھر چلنا اور اب میں تمہاری کوئی بات نہیں سنو گی انہوں
نے عظمیہ کو انکار کرنے کے لیے منہ کھولتے دیکھ کر گھور کر کہا
"اوکے! ایک لفظی جواب دیتے وہ باتھ روم میں چلی گئی"



!اسلام وعلیکم

عظمیہ کہاں ہے؟ زید نے لان میں کھڑی الگ الگ زاویوں سے "۔
تصویر بناتی رخسار سے پوچھا

ہائے! سوری سوری وعلیکم السلام کیسے ہو زید رخسار نے اپنے " سامنے سفید رنگ کے سوٹ میں نفاست سے بال بنائے کھڑے زید -" کا اچھی طرح جائزہ لیتے ہوئے کہا

میں بالکل ٹھیک ہوں آپ سنائیں آپ کیسی ہیں زید نے اسکی " -" نظروں کو انگور کرتے ہوئے مسکرا کر کہا

پہلے کا تو پتہ نہیں لیکن اب بالکل ٹھیک ہوں اور تم مجھے یہ آپ " مت کہا کرو پلیز میں تمھاری ہم عمر ہوں اور ہم دوست بھی رہ -" چکے ہیں رخسار نے اس کے آپ بولنے پر چڑھ کر کہا

- "جی عظمیہ کہاں ہے زید نے ایک بار پھر اس سے پوچھا"

کبھی ہم سے بھی بات کر لیا کرو ہر وقت عظمیہ عظمیہ ویسے بھی " وہ تمہارے ساتھ تمہارے گھر میں رہتی ہے ہم تو کبھی کبھی ملتے ہیں رخسار عظمیہ کے نام پر زبردستی مسکرا کر بولی

وہ کیا ہے نارخسار جی میری بیوی مجھے نظر نہ آئے تو کچھ اچھا " نہیں لگتا اب اسکے بنا رہنے کی عادت نہیں ہے خیر آپ چھوڑیں میں خود ہی ڈھونڈ لوں گا زید نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اور اندر کی جانب بڑھ گیا

عظمیہ مائی فٹ ! پیچھے رخسار دانت پیس کر بڑبڑائی اور پیر پٹختی " زید کے پیچھے اندر چلی گئی آج اتنے دنوں بعد زید سے اسکی ملاقات ہوئی تھی اور وہ غصے میں آکر اسے برباد نہیں کرنا چاہتی تھی

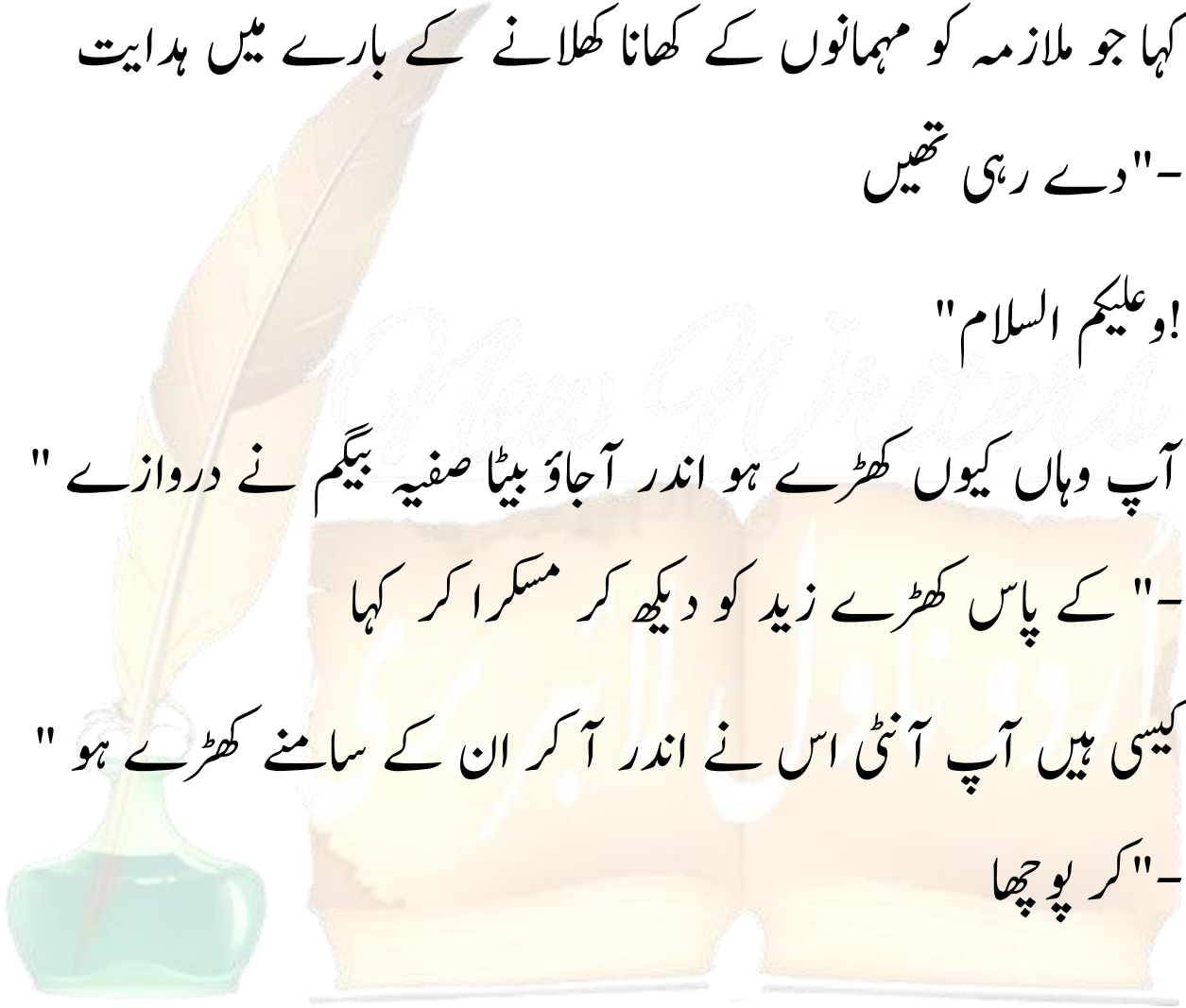
!اسلام و علیکم

زید نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سامنے کھڑی صفیہ بیگم سے " کہا جو ملازمہ کو مہمانوں کے کھانا کھلانے کے بارے میں ہدایت -" دے رہی تھیں

!و علیکم السلام

آپ وہاں کیوں کھڑے ہو اندر آ جاؤ بیٹا صفیہ بیگم نے دروازے " کے پاس کھڑے زید کو دیکھ کر مسکرا کر کہا

کیسی ہیں آپ آنٹی اس نے اندر آ کر ان کے سامنے کھڑے ہو " -" کر پوچھا



میں بالکل ٹھیک ہوں بیٹا آپ سناؤ خیریت سے ہو اور باقی گھر " والے ٹھیک ہیں کوئی آیا نہیں آپ کے ساتھ وہ اسکے پیچھے دیکھ کر -" پوچھنے لگیں

میں بھی بالکل ٹھیک ہوں اللہ کا شکر ہے آپ کی دعائیں ہیں باقی " گھر والے بھی خیر سے ہیں وہ اقصیٰ اور انٹی کے پیپر زہور ہے ہیں تو امی اور وہ لوگ نہیں آسکیں لیکن امی نے آپ کو سلام کہا ہے -" زید نے مسکرا کر کہا

چلو ٹھیک ہے کوئی بات نہیں آپ ڈرائنگ روم میں چلے جاؤ آپ " -" کے انکل وہیں ہیں میں عظمیہ کو بھیج دیتی ہوں وہ زید کو بولیں "جی شکریہ"

- "رخسار! ادھر آؤ صفیہ بیگم رخسار کو اندر آتا دیکھ کر پکاریں"

- "جی بڑی ماما وہ زید کو دیکھ کر بڑی تابعداری سے بولی"

بیٹا زید کو اپنے بڑے پاپا کے پاس لے جاؤ اور ہاں عظمیہ کو بلا لو "
میں مہمانوں کو کھانا کھلوا دوں و

- "انہوں نے رخسار سے کہا

جی میں لے جاتی ہوں چلو زید وہ ان کو بول کر زید کو لیے "
- "ڈرائنگ روم کی جانب چل دی

عظمیہ زید آیا ہے؛ رخسار زید کو اسجد صاحب کے پاس چھوڑ کر "
اب عظمیہ کو بتانے آئی تھی عظمیہ اس وقت نجمہ چچی کے ساتھ
بیٹھی تھی جبکہ نجمہ بیگم میلاد میں آئے مہمانوں سے بات کرنے

میں مصروف تھی اور عظمیہ خاموشی سے بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھی اسے اس وقت کسی چیز میں دل چسپی نہیں تھی اس اچانک طبیعت کی خرابی نے اس کا اچھا خاصہ موڈ خراب کر دیا تھا اس عجیب سی کیفیت میں زید کے آجانے کی خبر نے اس کے موڈ کو خوشگوار کر دیا تھا ایک زید ہی تو تھا جس کے ساتھ وہ سب سے زیادہ خوش اور پرسکون رہتی تھی

کہاں ہیں زید وہ فوراً کھڑی ہوتی مسکرا کر بولی زید کے تو نام پر "بھی اسکے لب خود بخود مسکرا اٹھتے تھے

نیچے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہے رخسار نے اسکے چہرے کی خوشی "دیکھ کر مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ بتایا

"اس کا جواب سنتے ہی عظمیہ فوراً سے نیچے چل دی"

پاپا! وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے چہک کر بولی اسجد صاحب " کی موجودگی نے اسے حیران کر دیا تھا کیونکہ وہ آفس سے رات کو ہی آتے تھے آج ان کا گھر جلدی آ جانا اس کے لئے کسی سرپرائز سے کم نہ تھا ۔

میری شہزادی انہوں کھڑے ہو کر عظمیہ کو گلے لگا کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور اپنے ساتھ صوفے پر بٹھالیا کیسی ہے میری شہزادی ۔ " انہوں نے عظمیہ کو خود سے لگاتے ہوئے پوچھا

میں بالکل ٹھیک ہوں پاپا مگر آپ اتنی جلدی کیسے آ گئے آپ تو " کبھی بھی جلدی نہیں آتے وہ اپنے باپ کی آغوش میں بیٹھی ۔ " استفسار کرنے لگی

جی آج میری بیٹی اور داماد گھر آئے ہیں تو میں کیسے نہ آتا وہ زید " ۔ " کو دیکھ کر مسکرا کر بولے

اور زید بیٹا جاب کیسی جا رہی ہے آپ کی ویسے آپ کو باہر جاب کرنے کی ضرورت تو نہیں ہے آپ کے پاپا کا اچھا خاصا کاروبار ہے۔" وہ زید کو دیکھ کر بولے

جی انکل جاب اچھی جا رہی ہے آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مجھے اس جاب کی ضرورت نہیں ہے بس میرا شوق تھا اس لیے کر رہا ہوں اسٹڈیز کمپلیٹ ہونے کے بعد تو ابو کا کاروبار ہی سنبھالنا ہے وہ انہیں۔" تفصیل سے بتانے لگا

آپ سب آ جائیں کھانا لگ چکا ہے بڑی ماما بلا رہی ہیں رخسار نے۔" ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا

۔" چلو بھی کھانا کھاتے ہیں اسجد صاحب اٹھتے ہوئے بولے

عظمیہ تم بڑے پیپا کے پاس بیٹھ جاؤ رخسار نے جلدی سے زید " کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ کر کہا وہ بڑے پیپا تمہیں بہت یاد کرتے ہیں اس لیے آج تم ان کے پاس بیٹھ جاؤ اگر تمہیں برا لگا تو میں آٹھ جاتی ہوں اس نے سب کو اپنی جانب تکتا پا کر بات سنبھالتے -" ہوئے کہا

نہیں رخسار مجھے برا کیوں لگے گا تم بیٹھی رہو میں پیپا کے پاس " بیٹھ جاتی ہوں عظمیہ رخسار کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے -" بولی

اچھا زید تم دونوں یونیورسٹی کب سے جوائن کر رہے ہو اب تو " کافی وقت ہو گیا تم دونوں کی شادی کو اور چھٹیاں بھی ختم ہونے کو -" ہے رخسار زید سے پوچھنے کے بہانے بات کرنے لگی

جی انشاء اللہ اگلے ہفتے سے جوائن کریں گے زید نے سادہ سے لہجے " میں جواب دیا اسے اس طرح رخسار کا خود کو مخاطب کرنا پسند نہیں آتا تھا ۔

ارے باتیں ہی کرتی رہو گی یا زید کو کچھ دو گی بھی لو یہ بریانی " ڈالو اسکی پلیٹ میں نجمہ بیگم نے بیٹی کو بریانی کی ڈش تھاماتے ہو کہا ۔

نہیں آپ رہنے دیں شکریہ میں خود لے لوں گا زید نے رخسار کو " اپنی پلیٹ میں کھانا ڈالتے دیکھ کر ڈش اس کے ہاتھ سے لے کر کہا اس وقت اسے عظمیہ پر خوب غصہ آیا جو باپ کے ساتھ ایسے ۔ لا پرواہ بنی بیٹھی تھی جیسے زید اس کا نہیں بلکہ رخسار کا شوہر ہے

ان سب میں صفیہ بیگم خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھیں لیکن ان " کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ انہیں یہ سب بالکل اچھا نہیں لگ

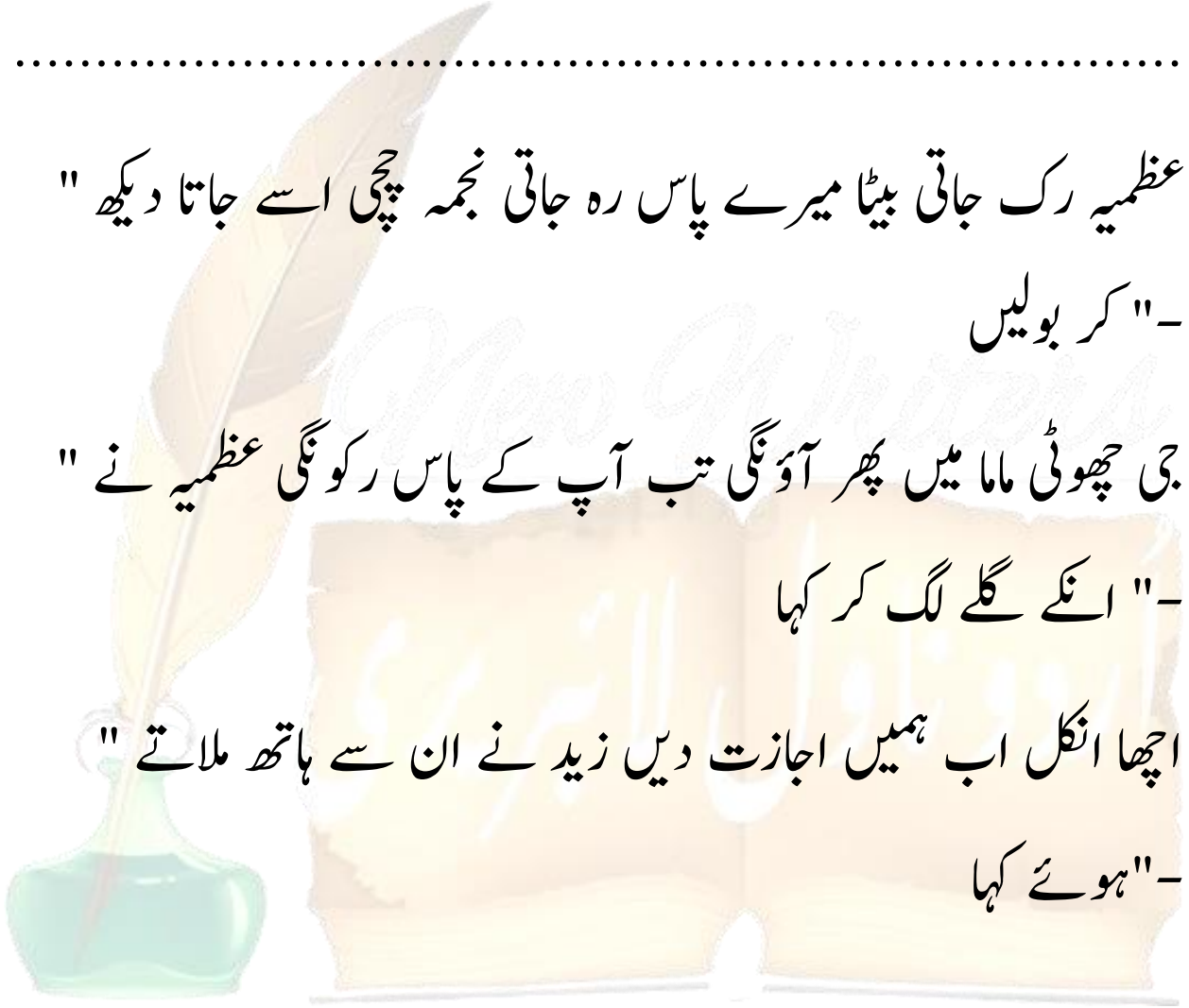
محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

رہا ہے مگر وہ چاہ کر بھی کچھ کہ نہ سکیں کیونکہ ان کی بات کسی نے
- "سنی ہی نہیں تھی

عظمیہ رک جاتی بیٹا میرے پاس رہ جاتی نجمہ چچی اسے جاتا دیکھ "
- "کر بولیں

جی چھوٹی ماما میں پھر آؤنگی تب آپ کے پاس رکونگی عظمیہ نے "
- "انکے گلے لگ کر کہا

اچھا انکل اب ہمیں اجازت دیں زید نے ان سے ہاتھ ملاتے "
- "ہوئے کہا



اللہ حافظ بیٹا صفیہ بیگم نے آگے بڑھ کر عظمیہ کو گلے لگانا چاہا " لیکن عظمیہ اسجد صاحب کو بائے بول کر گاڑی میں جا بیٹھی وہ -" صرف اسے دیکھ کر رہ گئیں

عظمیہ یہ کیا حرکت کی تم نے آنٹی آگے بڑھ کر تم سے ملنے " آئیں پھر بھی تم نہیں ملی کتنی بری بات ہے کتنا برا لگا ہو گا ان کو زید نے گاڑی چلاتے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھتی عظمیہ کو کہا عظمیہ کی حرکتوں نے زید کو اچھا خاصا مشتعل کر دیا تھا پہلے ڈانگ ٹیبل -" پر اور اب صفیہ بیگم کے ساتھ اس نے جو کیا تھا

- "میں نے کیا کر دیا عظمیہ نے انجان بنتے ہوئے کہا"

تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تم نے کیا کیا ہے وہ تمہاری ماں " ہیں یار کچھ تو لحاظ کر لیا کرو اس کے اس طرح انجان بننے پر وہ
- "مزید تپ گیا

وہ میری ماما نہیں ہیں وہ صرف میرے پاپا کی بیوی ہیں اور تم " نہیں جانتے وہ کتنی چالاک ہیں وہ تمہارے اور باقی سب کے سامنے اچھا بننے کی کوشش کرتی ہیں تم ان کی چالاکیوں کو نہیں جانتے اس لیے کچھ مت بولو وہ صرف دکھاوا کرتیں ہیں عظمیہ زید کو انکی
- "طرف داری کرتا دیکھ تک کر بولی

اچھا وہ دکھاوا کرتیں ہیں ٹھیک ہے؟ لیکن عظمیہ کوئی اس حد " تک دکھاوا نہیں کر سکتا میں نے خود ان کی آنکھوں میں تمہارے لیے محبت دیکھی ہے مانا کہ زیادہ تر اسٹیپ پیرینٹس اچھے نہیں

ہوتے مگر ہر کوئی برا نہیں ہوتا اب کی بار وہ نرمی سے سمجھاتے
- "ہوئے بولا

فار گاڈ سیک زید یہ میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھو تمہیں اللہ کا "
واسطہ ہے ان کی طرف داری کرنا بند کر دو میری پہلے ہی طبیعت
ٹھیک نہیں ہے میں اس وقت تمہارا کوئی لیکچر نہیں سننا چاہتی پلیز
رحم کرو مجھ پر عظمیہ باقاعدہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے
- "بولی

کیا ہوا تمہیں مجھے بتاؤ زید گاڑی روک کر اسکی پیشانی چھوتے "
- "پریشان ہو کر پوچھنے لگا

پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے مجھے تم گاڑی چلاؤ میں بس گھر جانا چاہتی "
ہوں پلیز وہ زید کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو جھٹک کر ایک بار پھر باہر
- "دیکھنے لگی

زید نے مزید کچھ کہنے کے بجائے گاڑی اسٹارٹ کر دی انکا باقی "سفر خاموشی کی نظر ہو گیا۔"

.....

صبح الارم کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی اس نے کسمسا کر آنکھیں "کھولیں گردن موڑ کر دیکھا تو نظر اس دشمن جان پر پڑی جو دنیا جہاں سے بے خبر مزے سے سونے میں مصروف تھی ابھی وہ اسے دیکھنے میں مگن تھا کہ ایک بار پھر الارم بجنا شروع ہو گیا اس نے جلدی سے الارم بند کیا کہ کہیں عظمیہ کی نیند خراب نہ ہو جائے اور خود اٹھ کر باتھ روم میں چلا گیا ٹھیک آدھے گھنٹے بعد اس نے تیار ہو کر ایک نظر عظمیہ کو دیکھا جو ابھی بھی سو رہی تھی وہ دھیرے سے چلتا ہوا بیڈ کے پاس آیا بخار تو نہیں ہے اس نے

عظیمیہ کے ماتھے کو چھو کر کہا اور خاموشی سے سائیڈ ٹیبل سے اپنی
- "چابیاں اور والٹ لے کر کمرے سے نکل گیا

.....
امی مجھے ناشتہ دے دیں زید نے کچن میں ناشتہ "

- "بناتی اپنی ماں کو آواز دے کر کہا

یہ لو بیٹا انہوں نے زید کے سامنے ناشتہ کی ٹرے رکھ دی عظیمیہ "
کہاں ہے انہوں نے زید کے ساتھ عظیمیہ کو نہ پا کر استفسار کیا
جب سے ان کی شادی ہوئی تھی عظیمیہ زید کے ساتھ ہی آجایا کر
اور زید کے لیے ناشتہ بنانے میں انکی مدد بھی کرتی تھی آج اس کی
- "غیر موجودگی نے ان کو پوچھنے پر مجبور کر دیا تھا

امی اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے وہ سو رہی ہے تو میں " نے اسے جگانا مناسب نہیں سمجھا وہ ناشتہ کرتے ہوئے انہیں بتانے لگا۔

چلو کوئی بات نہیں آج اسے سونے دو ویسے بھی کل کی تقریب " کی وجہ سے تھکن ہو گئی ہو گی تم آرام سے ناشتہ کرو اچھا امی میں چلتا ہوں " اللہ حافظ " زید نے جلدی سے اپنے ہاتھ " صاف کر کے ان کا ماتھا چوما اور باہر کی جانب چل پڑا

اقصى بیٹا زرا عظمیہ کو بلا کر لاؤ ابھی تک اٹھی نہیں اتنی دیر تک " تو نہیں سوتی صالحہ بیگم نے پریشان ہو کر اقصى سے کہا

جی امی میں دیکھ کر آتی ہوں اقصیٰ ان سے بول کر عظمیہ کے " کمرے کی جانب چل پڑی بھابھی دستک دے کر اس نے آواز دی مگر کوئی جواب نہ پا کر اندر داخل ہو گئی بھابھی اٹھ جائیں دس بج گئے ہیں بھابھی اقصیٰ نے بیڈ کے پاس جا کر اسے آواز دی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی بھابھی اب کی بار اقصیٰ نے اسے ہلا کر پکارا _ " لیکن جواب نہ پا کر کمرے کے دروازے کی طرف بھاگی

امی امی! ادھر آئیں دیکھیں بھابھی کو کیا ہو گیا اقصیٰ نے " - " دروازے پر کھڑے ہو کر اپنی ماں کو آواز دی کیا ہو گیا اقصیٰ بیٹا ایسے کیوں چلا رہی ہو صالحہ بیگم نے اقصیٰ کو " - " دروازے کے پاس پریشان کھڑے دیکھ کر ہانپتے ہوئے کہا

امی دیکھیں بھابھی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے میں کب سے آوازیں دے رہی ہوں مگر وہ اٹھ ہی نہیں رہی ہیں اقصیٰ ماں کو لے کر - "بیڈ کی طرف آئی

عظمیٰ عظمیہ اٹھو بیٹا کیا ہو گیا ہے تمہیں صالحہ بیگم نے اسے " آوازیں دی اقصیٰ بیٹا اپنے بھائی کو فون کر کے گھر بلاؤ عظمیہ بے ہوش ہو گئی ہے جاؤ جلدی کرو انہوں نے اقصیٰ کو کہا جی امی میں - "ابھی فون کرتی ہوں اس نے فون ملاتے ہوئے کہا

امی بھائی کا فون بند آ رہا ہے اقصیٰ نے زید کو فون ملایا لیکن اس " کا فون بند تھا اچھا تو ایسا کرو بلال (اقصیٰ کا خالہ زاد) کو فون کرو ہمیں عظمیہ کو ہسپتال لے کر جانا ہو گا صالحہ بیگم نے کہا وہ اس وقت بڑی پریشان ہو گئیں تھیں ان کے ذہن میں فوراً بلال کا خیال آیا جو کہ بالکل صحیح ثابت ہوا تھا پانچ منٹ بعد بلال ان کے گھر

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

میں موجود تھا اور وہ اسکے ساتھ عظمیہ کو ہسپتال لے کر چلی گئیں
تھیں جبکہ گھر میں اقصی اور انشی کو چھوڑ کر گئیں تھیں اور ان
- "دونوں کو ہدایت کی تھی کے زید کو فون کر کے بتا دیں

پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے آپ کے تو مٹھائی باٹنے کا وقت "
- "آگیا ہے ڈاکٹر نی نے مسکراتے ہوئے کہا

ماشاء اللہ سے آپ کی بہو امید سے ہیں بس تھوڑی کمزوری کی وجہ "
سے بے ہوش ہو گئیں تھیں لیکن پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے
آپ کو اپنی بہو کا بہت خیال رکھنا ہو گا خاص طور پر انکے کھانے
پینے کا میں کچھ دوائیں لکھ دیتی ہو آپ ان کو وقت پر دے دیجئے گا

انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہو جائیگی ڈاکٹر نے ان کی طرف دواؤں کا پرچہ
- "بڑھاتے ہوئے کہا

بہت بہت شکریہ آپ کا صالحہ بیگم نے ڈاکٹر نی کے ہاتھ سے پرچہ "
تھامتے ہو خوشی سے کہا اس وقت ان کے لیے یہ بہت بڑی خوشی
کی خبر تھی اولاد کی اولاد تو ویسے ہی سب کو پیاری ہوتی ہے اور یہ
تو ان کے اکلوتے بیٹے کی اولاد تھی ان کی خوشی کی انتہا نہیں تھی
ڈاکٹر کیا میں اپنی بہو کو گھر لے جاسکتی ہوں؟ انہوں نے ڈاکٹر نی
- "سے پوچھا

جی بالکل لے جاسکتی ہیں بس ابھی تھوڑی دیر میں انکی ڈرپ ختم "
ہو جائے گی پھر ہم ان کو ڈسچارج کر دیں گے ڈاکٹر نی نے ان سے
- "بولا

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

عظیمیہ ٹھیک تو ہو بیٹا تم اب کیسی طبیعت ہے تمہاری صالحہ بیگم "
 نے عظیمیہ کے پاس آ کر اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے
 -"پوچھا

- "میں ٹھیک ہوں اب اس نے مسکراتے ہوئے کہا"
 اچھی بات ہے اب سے میں خود خیال رکھوں گی اپنی بیٹی کا عظیمہ "
 - "بیٹا انہوں محبت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا
 خالہ جانی چلیں ڈاکٹر نے بھابھی کو ڈسچارج کر دیا ہے بلال نے "
 کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا میں آپ دونوں کا گاڑی میں
 انتظار کر رہا ہوں آپ لوگ آجائیں بلال اپنی بات مکمل کر کے باہر
 -" چلا گیا

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

چلو بیٹا آرام سے اٹھو گھر چلیں صالحہ بیگم نے عظمیہ سے کہا اور "

- "دونوں باہر کی جانب چل دیں

آپی بھائی کا فون مسلسل بند آ رہا ہے میں نے انہیں میسج چھوڑ دیا "

ہے کے فری ہوتے ہی فوراً گھر آ جائیں انٹی صوفے پر بیٹھی اقصی

- "سے بولا

ہاں یہ ٹھیک کیا تم نے لگتا ہے امی آ گئیں اقصی نے باہر گاڑی "

- "کے رکنے کی آواز سن کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا

انٹی بیٹا عظمیہ کو کمرے میں لے جاؤ اور اقصی تم عظمیہ کے لیے "

ناشتہ بناؤ میں زرا عظمیہ کے گھر فون کر کے یہ خوشخبری سنا دوں

انہوں نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سامنے کھڑی اپنی بیٹیوں
- "سے کہا

- "کیسی خوشخبری امی انٹی نے حیران ہو کر پوچھا"

ارے ڈفر ہم دونوں پھوپھو بننے والی ہیں اقصی نے اسکی عقل پر "
"ماتم کرتے ہوئے کہا

کیا سچی میں ہمارے گھر ننھا سے بے بی آنے والا ہے وہ خوش "
ہوتے ہوئے چہک کر بولی امی میں پہلے ہی بتا دیتی ہو بے بی کا نام
میں رکھوں گی اور اس کے ساتھ خوب کھیلوں گی اوپس مجھے تو اس
کے لئے کھلونے بھی لانے ہونگے امی میں بے بی کو اپنے کھلونے
دے دوں گی انٹی نے مستقل کے خواب بنتے ہوئے پر جوش ہو کر
- "کہا

اچھا اچھا کر لینا ابھی جو کہا ہے وہ کرو صالحہ بیگم بیٹی کی لمبی کھانی " "سن کر ہنستے ہوئے بولی

آئیں بھابھی کمرے میں چلیں انٹی نے عظمیہ کے پاس آکر اس کا " ہاتھ تھام کر کہا اور اسے اپنے ساتھ لے کر کمرے کی جانب چل "دی

اچھا خالہ جانی میں چلتا ہوں بلال انٹی کی باتیں سن کر ہنستے ہوئے "جانے کی اجازت مانگنے لگا

ارے ایسے کیسے جا رہے ہو چائے تو پی لو اقصی جاؤ بلال بھائی " "کے لئے چائے بناؤ انہوں اقصی سے کہا

نہیں خالہ جانی میں پھر آؤں گاتب چائے بھی پیوں گا ابھی مجھے " ضروری کام ہے بلال نے سہولت سے انکار کرتے ہوئے کہا جبکہ "

بھائی" لفظ پر اس کا حلق تک کڑوا ہو چکا تھا اور اب تو وہ مر کر بھی چائے نہیں پینے والا تھا اس لیے بہانے بنانے لگا ورنہ اقصیٰ کے ہاتھ کی بنی چائے اسے بہت پسند تھی اور اس چکر میں وہ دوسرے - "دن ان کے گھر بھی آ جاتا تھا

ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمھاری مرضی میں زرا فون کر لوں صالحہ بیگم - "بلال کو بول کر کمرے میں چلی گئیں

تمھیں بڑی ہنسی آرہی ہے بس بیٹا جتنا ہنسنا ہے ہنس لو تمھارے " رزلٹ آ جائیں پھر میں ابو کو لے کر آؤں گا بلال نے اپنے سامنے - "کھڑی مسکراہٹ چھپاتی اقصیٰ کو گھور کر کہا

ویسے میرا بڑا دل کر رہا تھا چائے پینے کا لیکن خالہ امی نے بھائی " بول کر سارے موڈ کا ستیاناس کر دیا خبردار جو تم نے مجھے بھائی کہنے کی کوشش بھی کی میں صرف انٹی کا بھائی ہوں بلال اقصیٰ کا

لب کھلتے دیکھ کر اسے وارننگ دیتے ہوئے بولا اچھا اب چلتا ہوں
اپنا خیال رکھنا اور مجھے بہت سارا یاد کرنا اللہ حافظ اپنی بات مکمل
کر کے وہ چلا گیا جبکہ اقصی اس کو جاتا دیکھ مسکرانے لگی اقصی سے
بلال کی پسندیدگی چھپی نہیں تھی اور کہیں نہ کہیں وہ بھی بلال کو
- "پسند کرتی تھی

بلال صالحہ بیگم کی چھوٹی بہن کا اکلوتا بیٹا تھا اسکی پیدائش کے "
وقت ہی انکی بہن کا انتقال ہو گیا تھا اس کی پیدائش کے بعد اس
کے والد نے دوسری شادی نہیں کی بلکہ بلال کی اچھی تربیت میں
اپنی ماں اور بہن کا بھرپور ساتھ دیا بلال کی تربیت میں صالحہ بیگم
کا بھی بہت ہاتھ تھا وہ بلال سے بہت محبت کرتی تھیں اور کئی کئی
- "دن اسے اپنے پاس بھی رکھتیں تھیں

ارے بھابھی کیا ہو گیا آپ اتنی خوش نظر آ رہیں ہیں کس کا فون " تھا نجمہ بیگم نے صفیہ بیگم کو فون رکھتے دیکھ کر پوچھا اس وقت وہ - "دونوں کچن میں موجود دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں

ارے نجمہ بات ہی ایسی ہے تم بھی سنو گی تو خوش ہو جاؤ گی " ابھی صالحہ بہن کا فون آیا تھا بتا رہی تھی کے ہماری عظمیہ گھر ننھے مہمان کی آمد ہے میں اور تم نانی بنوں گی میرا زرا اسجد کو بتا کر - "آتی ہوں صفیہ بیگم خوشی سے بتا کر کچن سے باہر چلی گئیں

رخسار رو کو میری بات سنو نجمہ بیگم دروازے پر اپنی بیٹی کو غصے " میں کھڑا دیکھ کر کہا جو انکی بات ان سنی کرتی تن فن اپنے کمرے - "کی جانب چلی گئی

رخسار نے کمرے داخل ہوتے ہی کمرے کی چیزوں کو اٹھا اٹھا کر " پھینکنا شروع کر دیا چند لمحوں میں ہی کمرہ کباڑ کھانے کا منظر پیش

کرنے لگا اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ اٹھا کر پھینکا جو دروازے سے اندر آتی نجمہ بیگم کے پیروں کے پاس گرا وہ اچانک ہونے والے حملے پر ڈر کر دو قدم پیچھے ہو گئیں ابھی رخسار مزید کو نقصان کرتی انہوں نے اس کے ہاتھ میں پکڑا گلہ ان لے کر واپس اپنی جگہ پر رکھ دیا امی اس وقت میرے سامنے سے چلی جائیں رخسار - "نے غصے سے چیخ کر کہا

رخسار میری بچی یہ سب کیا کر رہی ہو تم نے پورے کمرے کا کیا "حشر کر دیا ہے بھابھی یا کسی نے دیکھ لیا تو کیا ہو گا تم نے سوچا ہے انہوں نے پریشان ہو کر کہا ان کے لیے اس وقت سب سے اچھی بات یہ تھی ہے کے انکا پورشن اسجد صاحب اور صفیہ بیگم کے پورشن سے الگ تھا بس ایک کچن ہی تھا جو دونوں فیملی مل کر استعمال کر رہی تھی اور وہ بھی نیچے صفیہ بیگم کے پورشن میں تھا

ورنہ اب تک شور کی خبر سن کر وہ رخسار کے کمرے میں آ چکی
- "ہو تیں

امی اب بھی آپ کو ان لوگوں کی پڑی ہے واقعی آپ کتنی "
سنگدل ماں ہیں آپ کو اپنی سگی بیٹی کی کوئی پرواہ نہیں ہے آپ
نے ہمیشہ اس عظمیہ کو مجھ پر فوقیت دی اب تو مجھے شک نہیں یقین
ہو گیا ہے کہ میں آپ کی سوتیلی بیٹی ہوں رخسار آج ان کی باتوں
- "پر پھٹ پڑی

آہستہ بولو بھا بھی یہ کسی اور نے سن لیا تو تم جانتی ہو کیا ہو گا "
انہوں نے جلدی سے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے اسے خاموش
- "کرانے کی کوشش کی

سنتا ہے تو سن لے مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں اس نے ڈریسنگ "
- "ٹیبل پر رکھی پرفیوم کی بوتل زمین پر دے ماری

امی آپ نے سنا بڑی ماما کیا بول رہی تھیں عظمیہ ماں بننے والی وہ "

- "اپنی ماں کو کندھوں سے تھامتے ہوئے جھنجھوڑ کر بولی

اب تو زید کبھی میرا نہیں ہوگا نہیں امی میں زید کے بنا نہیں رہ "

سکتی میں نہیں رہ سکتی اس کے بنا وہ روتے ہوئے اک دم زمین پر

- "بیٹھتی ہوئی بولی

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں ایسا نہیں ہونے دوں گی میں اس عظمیہ "

اور اس کے بچے کی جان لے لوں گی پھر تو زید ہمیشہ کے لیے میرا ہو

- "جائے گا رخسار ایک دم جنونی ہو کر بولی

بس میری بیٹی چپ ہو جاؤ میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں "

دیکھ سکتی نجمہ بیگم نے اسکی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے

ہوئے دکھ سے کہا ویسے بھی ابھی بچہ پیدا تھوڑی ہوا تم بالکل

پریشان مت ہو میں تمہیں تمہارا زید لا کر دوں گی یہ میرا وعدہ ہے تم

سے انہوں نے رخسار کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لے کر اس
- "کی آنکھوں میں دیکھ کر عزم سے کہا

امی آپ نے پہلے بھی مجھ سے یہی کہا تھا لیکن آپ کچھ نہیں کر "
پائیں اور اس عظمیہ کی شادی زید سے ہو گئی جبکہ آپ اچھی طرح
- "جانتی تھیں کہ میں زید سے پاگلوں کی طرح پیار کرتی ہوں

ہاں میں مانتی ہوں مگر اب میرا وعدہ ہے تم سے میں تمہیں "
تمہارا زید لا کر دوں گی آج تک کبھی تمہاری کوئی خواہش رد کی ہے
- "میں نے نہیں نہ اب بھی نہیں کروں گی

امی آپ جانتی ہیں میں جب بھی زید کے ساتھ عظمیہ کو دیکھتی "
ہوں میرا خون کھول اٹھتا ہے میرا دل کرتا ہے میں اسکی جان لے
- "لوں

بس میری بچی جہاں اتنا صبر کیا ہے تھوڑا اور کر لو وہ دن دور " نہیں جب زید ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہارا ہوگا وہ رخسار کو خود سے -" لگاتی ہوئی بولیں

"اب ان کو کیا کرنا ہے وہ یہ سوچنا شروع ہو گئیں"

گھر سے اتنی ساری کالز وہ ابھی ابھی میٹنگ روم سے باہر آیا تھا " فون کو اون کرتے ہی اسے بہت ساری مسڈ کالز نظر آئیں اور انٹی کا میسج بھی ایسی بھی کونسی ایمر جنسی ہوگئی عظمیہ ٹھیک تو ہے اسے سب سے پہلے عظمیہ کا خیال آیا تھا کیونکہ کل اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور صبح بھی جب وہ آیا تھا تو وہ سو رہی تھی اس نے فوراً

اقصى کو کال کی بیل جا رہی تھی وہ فون کان سے لگائے آفس سے
- "باہر نکل گیا اب اس کا ارادہ گھر جانے کا تھا

ہیلو اقصیٰ عظمیہ ٹھیک ہے اس نے فون ریسیو ہوتے ہی اقصیٰ "
سے سوال کیا تم نے اور انٹی نے اتنی ساری کالز کی تھی سب
- "ٹھیک تو ہے نا اس نے تشویش سے پوچھا

جی بھائی وہ بھا بھی بے ہوش ہو گئیں تھیں تو ان کو ہاسپٹل لے "
کر جانا تھا اس لئے آپ کو کالز کی تھی مگر اب وہ بالکل ٹھیک ہیں
آپ پریشان مت ہوں اقصیٰ نے اس سے تفصیل سے بتا کر تسلی
- "دی

کیا ہوا ہے عظمیہ کو اس کے بے ہوش ہونے کا سن کر زید کو "
- "پریشانی ہوئی جب ہی اقصیٰ کے تسلی دینے کے بعد بھی پوچھنے لگا

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

کچھ خاص نہیں بس ویکنیس تھی تھوڑی اور باقی آپ گھر آ کر امی " سے پوچھ لیجیے گا اقصی ایک تمیز دار گھرانے کی باشعور اور سمجھدار لڑکی تھی اسی لئے اپنے بھائی کو بے بی کی خبر بتاتے اسے عجیب لگ رہا تھا -

اچھا بھائی میں فون رکھ رہی ہوں آپ بالکل پریشان مت ہوں " سب ٹھیک ہے آپ آرام سے اپنا کام کر لیں اللہ حافظ اس نے زید کو خاموش پا کر ایک بار پھر تسلی دی وہ جانتی تھی اس کا بھائی - "عظمیہ سے کتنی محبت کرتا ہے

اللہ حافظ وہ فون رکھتا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا کیونکہ اب کام " - "میں تو اس کا دل لگنا نہیں تھا اس لیے گھر کی جانب چل پڑا

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں "موندے بیٹھی تھی ابھی صالحہ بیگم نے اس کو جو خبر سنائی تھی زید کی خوشی کی تو کوئی انتہا ہی نہیں تھی محبوب سے شوہر اور شوہر سے باپ بننے کی خوشی کیا ہوتی ہے یہ کوئی زید اسحاق سے پوچھتا اس نے جو چاہا اللہ نے اسے اس سے بڑھ کر نوازہ تھا وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا بیڈ کے دوسرے جانب اس کے برابر والے سائیڈ پر آکر بیٹھ گیا اور آہستہ سے اس کے کندھوں گرد اپنے ہاتھ پھیلائے عظیمہ جو پرسکون بیٹھی تھی فوراً اپنی آنکھیں کھول کر چہرہ موڑ کر اسے دیکھنے لگی جس کی چہرے سے مسکراہٹ جدا ہونے کا - "نام ہی نہیں لے رہی تھی

تھینک یو سو مچ عظیمہ میری زندگی میں آنے کے لیے اور اسے "اتنی پیاری بنانے کے لئے وہ عظیمہ کے چہرے دونوں ہاتھوں میں

لے کر محبت سے بولا آج میں بہت زیادہ خوش ہوں مجھے تو ابھی
- "تک یقین ہی نہیں آ رہا کہ میں پایا بننے والا ہوں

آؤچ! ہر ٹائم تم کو اپنا جنگلی پن دکھانا ضروری ہوتا ہے مجھے پتا "
ہے تم جنگل سی آئی ہو مجھے بار بار یاد دہانی کی ضرورت نہیں ہے وہ
- "اپنے بازو پر اس کے ناخن محسوس کرتے ہوئے بلبلا کر بولا

یہ ناخن اس لیے چبھائے ہیں تاکہ تمہیں یقین آ جائے کہ یہ "
سب سچ ہے تم کوئی خواب نہیں دیکھ رہے ہو اور چلو اٹھو یہاں
سے میں تو جنگلی ہو کہی تم کو بھی جنگلی نہ بنا دوں وہ اس جنگلی
- "بولنے پر تپ کر اس کو دور کرتے ہوئے بولی

یار میں تو مزاق کر رہا تھا تم تو میری پیاری سی بیوی ہو وہ اس "
کے دور کرنے پر جلدی سے بولا جانتا تھا ابھی عظمیہ نے جنگ چھیڑ

دینی ہے تم مزاق کرتے رہو دیواروں کے ساتھ میں تو چلی امی
- "کے پاس وہ بیڈ سے اٹھ کر پیروں میں سلپپر پہنتے ہوئے بولی
یار میں سارے کام چھوڑ کر تمہارے ساتھ وقت گزارنے آیا "
ہوں اور تم ہو کہ ناراض ہو کر دل جلا رہی ہو وہ اس کے جانے پر
- "منہ بسور کر بولا

تو کس نے تمہیں دعوت دی کہ تم اپنے کام چھوڑ کر آؤ اور "
ویسے بھی میں تو جنگلی ہو جنگلیوں کے ساتھ زیادہ وقت نہیں
گزارتے اکیلے رہو آرام سے میں تو چلی وہ اسے ہری جھنڈی دکھاتی
- "ہوئی باہر چلی گئی

یار زید تم سے بھی چپ نہیں رہا جاتا اچھا خاصا بیٹھی تھی خود ہی "
بھگا دیا چلو کوئی بات نہیں میں بھی جب تک نفل پڑھ لیتا ہوں پھر

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

دیکھتے ہیں میڈم کو وہ خود کلامی کرتا ہوا وضو کرنے چلا گیا آخر اتنی
- "بڑی نعمت پر اللہ شکر ادا کرنا تو بنتا تھا

! تین سال پہلے

عظیمیہ اٹھ جاؤ یار آج یونیورسٹی کا پہلا دن ہے اور تم ہو کے اٹھنے "
کا نام ہی نہیں لے رہی ہو رخسار اس وقت عظیمیہ کے سر پر کھڑی
- "اسے مسلسل آوازیں دے رہی تھی

رخسار پلیز یار آج تم اکیلی چلی جاؤ میرا دل نہیں کر رہا جانے کو "
ویسے بھی آج پہلا دن ہے کونسا کوئی کلاس سز ہونی ہے عظیمیہ کان پر

تکیہ رکھتے ہوئے نیند میں بولی اشارہ صاف تھا کہ وہ کسی حال میں
- "نہیں جائیگی

او کے فائن میں تو جا رہی ہو رخسار اس کے انکار کرنے پر اپنا "
- "بیگ اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی

وہ پچھلے پندرہ منٹ سے کلاس میں بیٹھی تھی تقریباً اسٹوڈینٹ آ "
چکے تھے اور کچھ ابھی باہر ہی تھے وہ سائیڈ میں ایک کرسی پر بیٹھ
کر موبائل میں مصروف تھی جب کسی نے کلاس میں داخل ہو کر
- "سلام کیا

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں وہ اس کے برابر والی سیٹ خالی دیکھ کر
پوچھنے لگا کیونکہ باقی لوگوں نے اپنی جگہوں پر بیگ رکھ رکھے تھے
صرف یہی جگہ اسے خالی نظر آئی پوچھنے والے کی آواز ہی اتنی پر
کشش تھی کہ وہ اسے دیکھنے پر مجبور ہو گئی وہ بلو جینس پر وائٹ

شرٹ پہنے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے چہرے پر مسکراہٹ سجائے
- "اسے کی جانب متوجہ تھا

رخسار پلک جھپکائے بغیر اسے دیکھنے لگی ہیلو مس میں آپ سے "
بات کر رہا ہوں وہ اسے خود کو گھورتا پا کر اس کے آنکھوں کے
- "آگے ہاتھ لہراتے ہوئے بولا

جی جی آپ بیٹھ جائیں وہ فوراً خود کو کمپوز کرتی ہوئی بولی بائے دا "
وے میرا نام رخسار امجد ہے وہ اس کے بیٹھنے پر اسکی جانب ہاتھ
- "بڑھاتے ہوئے بولی

میرا نام زید اسحاق ہے سوری میں لڑکیوں سے ہاتھ نہیں ملاتا وہ "
- "اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے بولا

ہیلو فرینڈز! یہ ہے عظیمیہ اسجد میری کزن اور ہم سب کی نیو " کلاس فیلو رخسار ڈانس کے آگے کھڑے ہو کر اپنے برابر میں کھڑی عظیمیہ کا تعارف کلاس میں موجود چند اسٹوڈینٹس سے کروا کر رہی تھی رخسار ادھر آؤ تمہیں کچھ دکھانا ہے سلمان نے آکر رخسار کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ باہر لے گیا جب کے باقی اسٹوڈینٹس بھی منتشر ہو گئے کیوں کے کلاس شروع ہونے میں ابھی کافی وقت تھا ان سب کے جانے کے بعد عظیمیہ کلاس میں اکیلی ایک جگہ بیٹھ گئی۔"

رخسار پچھلے دو ہفتے سے روزانہ یونیورسٹی آ رہی تھی اور روزانہ کسی نہ کسی بہانے سے زید کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتی تھی لیکن

آج اس کے ساتھ عظیمیہ بھی پورے دو ہفتے کی چھٹی کرنے کے بعد آئی تھی وہ دوست بنانے کی عادی نہیں تھی بس اپنے کام سے کام -"رکھتی تھی اور زیادہ توجہ پڑھائی پر دیتی تھی

ہیلو بیوٹیفل کیسی ہو! وہ دھڑلے سے اس کے برابر میں آکر بیٹھ " "گیا اور اسے دیکھ کر مسکرا کر بولا

وہ پوری انہماک سے اب تک ہونے والے لیکچرز کو دیکھ رہی " تھی جو اس نے رخسار سے لیے تھے اچانک ایک آفت کو اپنے -"برابر میں پا کر اس کے چہرے پر ناگواری ابھر آئی

اٹھیں ادھر سے وہ اس انجان شخص کو گھور کر بولی جو عمر میں تقریباً اس سے پانچ چھ سال بڑا نظر آ رہا تھا اور اسے عجیب و -"غریب انداز میں دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا

کیا ہوا کوئی مسئلہ ہے کیا وہ اسکی جانب جھک کر بولا وہ ابھی بھی " -
"باز نہیں آیا تھا نہ ہی عظمیہ کی گھورنے کا اس نے کوئی اثر لیا تھا

ہاں آپ مسئلہ ہیں اٹھیں یہاں سے پوری کلاس میں اتنی جگہ ہیں " -
آپ کہیں اور جا کر بیٹھ جائیں عظمیہ نے دانت پیس کر کہا جو
"زبردستی اس گلے پڑ رہا تھا

اتنی خوبصورت لڑکی یہاں اکیلی بیٹھی اور میں کہیں اور بیٹھ جاؤں " -
یہ تو غلط بات ہوگی جان من اب کی بار وہ عظمیہ کا ہاتھ پکڑتے
"ہوئے کمینگی سے بولا

یہ کیا بد تمیزی ہے اسکے ہاتھ لگانے پر عظمیہ فوراً اپنا ہاتھ کھینچ کر " -
کھڑی ہوتی ہوئی چلائی آپ کو تمیز نہیں ہے میں ابھی آپ کی
شکایت کرتی ہوں وہ باہر کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بولی وہ مزید
"اس بد تمیز انسان کے ساتھ کلاس میں اکیلی نہیں بیٹھ سکتی تھی

ارے ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے شکایت کرنے کی ابھی تو میں " نے کچھ کیا بھی نہیں ہے اور تم ناراض ہو رہی ہو میں تو بس دوستی کرنا چاہتا ہوں وہ باہر جاتی ہوئی عظمیہ کے رستے میں حائل ہو - "کرچہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے بولا

نہیں کرنی مجھے کسی سے دوستی میں اور آپ سے تو مر کر بھی " نہیں اب ہٹو میرے راستے سے جاہل انسان ورنہ تمہارے ساتھ - " اچھا نہیں ہوگا وہ انگلی اٹھاتی وارن کرنے لگی

نہیں ہٹونگا کیا کرو گی بولو وہ اس کے قریب آتے ہوئے ڈھٹائی " - "سے بولا

عظمیہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہو گئی اسے اب صحیح معنوں میں " پریشانی ہونے لگی تھی کیونکہ آس پاس کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا

مجھے جانے دیں ورنہ میں شور مچا کر سب کو بلا لوں گی عظمیہ ڈر کو
- "چھپاتے ہوئے اعتماد کے ساتھ بولی

اب تک میں تم سے آرام سے بات کر رہا تھا مگر تمہارے تو "
نکھرے ہی ختم نہیں ہو رہے ہیں لڑکیاں خود چل کر میرے پاس
آئیں ہیں اور ایک تم ہو کہ وہ بات اُدھوری چھوڑ کر عظمیہ کو
کندھوں سے دبوچتے ہوئے غررا کر بولا عظمیہ کی دھمکی نے اسے
- "غصہ دلا دیا تھا

چھوڑو مجھے بیچ انسان تم انتہائی بد تمیز ہو اور وہ لڑکیاں بھی تمہاری "
طرح ہی ہوں گی جو تمہارے پاس آتی ہوں گی عظمیہ مسلسل خود کو
چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کی پکڑ اتنی بھی کمزور
- "نہیں تھی

نہیں چھوڑونگا تم مچاؤ شور میں بھی تو دیکھوں تم شور مچا کر کتنے " لوگوں کو بلا سکتی ہوں وہ اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر عظیمیہ کا منہ -" بند کرتے ہوئے ڈھٹائی سے بولا

عظیمیہ کی آنکھوں سے اس کی حرکت پر آنسوں بہے نکلے وہ مکمل طور پر اس جانور نما انسان کے قبضے میں تھی اس -"پہلے وہ مزید کچھ کرتا انہیں کسی کے قدموں کو آہٹ سنائی دی

سر! آپ یہاں آج ہماری کلاس میں وہ بھی صبح صبح کہیں میں " لیٹ تو نہیں ہو گیا وہ اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پر نگاہ ڈالتے ہوئے مسکرا کر بولا زید کلاس میں داخل ہوا تو سامنے سر حسن کھڑے

تھے اور ان کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی جو کافی گھبرائی ہوئی نظر
"آ رہی تھی

نہیں زید تم وقت پر آئے ہو دراصل یہ تمہاری کلاس کی نیو "
اسٹوڈینٹ ہیں میں نے سوچا نئی ہیں کوئی پریشانی نہ ہو اس لیے ان
کی مدد کر رہا تھا ہے نہ حسن نے عظمیہ کی آنکھوں میں جھانکتے
ہوئے اپنی بات کی تصدیق چاہی اس کے دیکھنے کا انداز ہی ایسا تھا
"کہ عظمیہ نہ چاہتے ہوئے بھی گردن ہاں میں ہلا دی

اچھا اب میں چلتا ہوں آپ لوگوں کے کلاس ٹیچر کو بھیجتا ہوں "
لیکچر کا ٹائم ہو رہا ہے اوکے حسن اب مزید یہاں نہیں رک سکتا تھا
- "اس لیے شرافت سے باہر جانے لگا چلا گیا

اس کے جاتے ہی عظمیہ نے سکھ کا سانس لیا اور گرنے والے " انداز میں سیٹ پر بیٹھ گئی ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں آنسوؤں "آنے لگے تھے

ریلیکس ہو جاؤ! یہ لو پانی پی لو زید نے اپنا بیگ ایک خالی سیٹ پر " رکھا اور بیگ سے پانی کی بوتل نکال کر عظمیہ کو بوتل دیتے ہوئے کہا جسے عظمیہ نے فوراً تھام لیا زید جب کلاس میں آ رہا تھا تو اس نے کلاس کی ایک کھڑکی سے حسن کو عظمیہ کا منہ دبوچتے ہوئے دیکھ لیا تھا وہ چاہتا تو سب کو بلا کر لا سکتا تھا مگر اس طرح کرنے سے عظمیہ کا کردار سب کے سامنے مشکوک ہو جاتا وہ جانتا تھا حسن جتنا بھی چالاک کیوں نہ لیکن خود کو کبھی بھی برا نہیں بننے دے گا اس لیے زید خود ہی کلاس میں داخل ہو گیا اور ظاہر ایسے -"کیا جیسے اس نے کچھ دیکھا ہی نہ ہو

عظمیہ نے تھوڑا سا پانی پی کر بوتل زید کو دے دی اور اس " مہربان شخص کو دیکھنے لگی اگر آج وہ نہ آتا تو پتہ نہیں کیا ہوتا اس کے ساتھ ایک بات کہوں زید نے اس کو خود کی جانب تکتا پا کر - " کہا جی وہ صرف اتنا ہی کہ پانی اور نظریں جھکا گئی

کلاس میں اکیلی مت رہا کریں جب سب اسٹوڈینٹ باہر ہوں تو " آپ بھی باہر چلی جایا کریں اس طرح اکیلے رہنا مناسب نہیں ہے - " اور ہماری کلاس ہے بھی کارنر پر زید اسے سمجھاتے ہوئے بولا جی آئندہ خیال رکھوں گی آج زندگی میں پہلی بار عظمیہ کو کسی کا " سمجھانا برا نہیں لگا تھا وہ ٹھیک ہی تو کہ رہا تھا کیا ضرورت تھی اسے کلاس میں اکیلے بیٹھنے کی یہ ہماری کلاس کے سر تھے عظمیہ نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا کہ کہیں روز اس جانور نما انسان سے - " سامنا نہ ہونے لگے

نہیں آپ پریشان مت ہوں ان کا ہماری کلاس میں کوئی لیکچر "

- "نہیں ہوتا وہ اسے پریشان دیکھ کر فوراً بولا

- "استاد ہو کر ایسی حرکتیں عظیمیہ کہے بنا نہ رہ سکی"

حرکتوں کا تعلق کیسی پیشے یا مذہب سے نہیں ہوتا جانور کو آپ "

جتنا بھی پڑھالیں جانور ہی رہے گا کیونکہ عادتیں تو بدلی جاسکتیں

ہیں لیکن فطرت اتنی آسانی سے نہیں بدلتی فطرت کو تو اللہ تعالیٰ

ہی بد سکتا ہے اس لیے ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو

ہدایت دے وہ ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے بولا ان چند

دنوں میں وہ حسن کے بارے میں اتنا تو جان ہی چکا تھا کہ اس کو

لڑکیوں کا بہت شوق ہے وہ زیادہ تر لڑکیوں کے آس پاس ہی رہتا

- "تھا چاہے پھر وہ کوئی ٹیچر ہو یا اسٹوڈینٹ

- "تھینکس مدد کرنے کے لیے وہ اسکو جاتا دیکھ کر بولی"

شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں اس میرا کوئی کمال نہیں ہے میں نہ " آتا تو اللہ کسی اور کو بھیج دیتا آپ کی مدد کے لیے وہ مسکرا بولا اور کلاس کے باہر کھڑا ہو گیا کیونکہ اب اسٹوڈینٹ کی آنے کا وقت ہو چکا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی انہیں ساتھ دیکھ کر کسی بھی قسم کی غلط فہمی کا شکار ہو۔

انسان کو ایک لمحہ کافی ہوتا ہے کسی کے دل میں اترنے کے لیے " اور یہی وہ لمحہ تھا جب زید اسحاق عظمیہ اسجد کے دل میں گھر کر گیا تھا

ہائے زید تم یہاں ہو میں کب سے دیکھ رہی تھی آج تم نظر ہی "۔ نہیں آئے رخسار نے کلاس کے باہر کھڑے زید کو کہا

جی میں تو سامنے کے دروازے سے ہی آیا ہوں آپ کہیں اور ہی " دیکھ رہی ہو گی جب ہی اتنا بڑا انسان آپ کو نظر نہیں آیا وہ اس کے نظر نہ آنے والی بات پر چوٹ کرتے ہوئے بولا زید نے رخسار کو باہر سلمان کے ساتھ کھڑے دیکھا تھا وہ اس لڑکی سے ان دو ہفتوں میں ہی عاجز آچکا تھا جو پڑھنے تو کم دوستیاں زیادہ نبھانے آتی تھی کلاس کے تقریباً ہر لڑکے سے اس کی دوستی تھی اور زید - "کے تو وہ کچھ زیادہ ہی گلے پڑ گئی تھی

اوہ زید تم بہت اچھا مزاق کر لیتے ہو رخسار اس کے طنز کو مزاق کا - "نام دیتے ہوئے مسکرا کر بولی

میرا اور آپ کا مزاق ہے؟ وہ اس چپکو لڑکی کو دیکھ کر پوچھنے لگا " جو اس کے طنز کو مزاق کا نام دے رہی تھی اور اس کے جواب - "سنے بغیر ہی اندر چلا گیا

رخسار بھی پیچھے پیچھے اندر چلی آئی تم کہاں چلی گئی تھی عظمیٰ نے "

- "اس کے بیٹھتے ہی سوال پوچھا

جہنم میں تم کو بھی چلنا تھا کیا وہ جو زید کے لفٹ نہ کروانے سے "

پہلے ہی پتی ہوئی جل کر بولی اسے اس وقت زید پر بڑا غصہ آرہا تھا

"وہ جتنی بھی کوشش کرتی وہ امپریس ہی نہیں ہو رہا تھا

لگتا ہے مرچیں کھا کر آئی ہو ویسے جہاں تک مجھے یاد ہے تم نے "

آملیٹ کھایا تھا لگتا ہے کسی نے تمہاری عزت افزائی کری ہے عظمیٰ

"پر سوچ انداز میں اسے زچ کرتی ہوئی بولی

تمہارے ساتھ بیٹھنا ہی فضول ہے دفعہ ہو تم رخسار اپنا بیگ اٹھا "

- "کر تن فن کرتی پیچھے جا کر بیٹھ گئی

.....

آج تم کیا شادی پر جا رہی ہو وہ رخسار کو دیکھ کر بولی جو اپنے " ہونٹوں پر لپسٹک لگا رہی تھی عظمیہ اسے کافی دیر سے تیار ہوتا دیکھ رہی تھی اب اسکی برداشت جواب دے چکی تھی اس لیے بول "پڑی

نہیں تو یونیورسٹی جانا ہے ویسے صبح صبح کس کی شادی ہوتی ہے وہ " بالوں میں کنگھا پھیرتے ہوئے ہاتھ روک کر آنکھیں آچکا کر بولی -

تمھاری تیاری دیکھ کر تو ایسا ہی لگ رہا ہے کہ تم کسی شادی پر جا " رہی ہو عظمیہ کتابیں بیگ میں رکھتی ہوئی بولی خیر اب جلدی سے آ - "جاؤ دیر ہو رہی ہے عظمیہ اس کو بول کر باہر نکل گئی

کوئی اتنی بھی تیار نہیں ہوئی میں "ہنہ" جلتی ہے میری خوبصورتی " سے وہ ایک نظر خود کی تیاری پر ڈالتی ہوئی بولی بلاشبہ وہ ایک "حسین لڑکی تھی اور عظمیہ سے کہیں زیادہ خوبصورت تھی

کیا ہوا آپ پریشان لگ رہیں کوئی مسئلہ ہے زید ابھی ابھی لائبریری سے آیا تھا اسے کچھ کتابیں لینی تھیں آخری پریڈ جو کہ آج فری تھا اس میں وہ کتابیں لینے لائبریری چلا گیا تھا وہ بھی اب گھر ہی جا رہا تھا یونیورسٹی تقریباً خالی ہو چکی تھی چند اسٹوڈینٹ ہی بچے تھے وہ بھی اب جا ہی رہے تھے وہ بھی جانے لگا تھا مگر اس کی نظر عظمیہ پر پڑی جو بار بار مین گیٹ کی طرف دیکھ رہی اس

کے چہرے سے پریشانی صاف عیاں تھی عظمیہ کو پریشان دیکھ کر اس کی جانب آگیا اپنی بائیک کو عظمیہ کے پاس روک کر بولا وہ " ابھی بھی مین گیٹ کی طرف دیکھ رہی اس کی آواز پر چونک گئی جی میری کزن پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے اور فون بھی نہیں اٹھا " رہی گھر جانے کی دیر ہو رہی اور اس کا کچھ پتا نہیں دیکھیں نہ ساری یونی خالی ہو گی ہے عظمیہ پریشان سی بولی تو آپ اپنے گھر فون کر لیں کسی کو بلا لیں ہو سکتا ہے وہ گھر چلی گئی ہو نہیں وہ گھر نہیں گئی ہے اپنے دوستوں کے ساتھ لپچ کرنے گئی ہے گھر فون کیا تھا کوئی ریسو نہیں کر رہا عظمیہ نے نجمہ بیگم کو کئی بار فون کیا تھا مگر انہوں نے ریسو نہیں کیا تھا اور صفیہ بیگم تو مر کر بھی نہیں کرنے - "والی تھی

تو پھر آپ کب تک یہاں انتظار کریں گی وہ آس پاس نظریں " دوڑاتا ہوا بولا پتہ نہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں تھوڑی دیر اور انتظار کرتی ہوں رخسار آتی ہی ہوگی عظمیہ پھر سے نمبر " ملاتے ہوئے بولی لیکن پھر مایوسی کا سامنا کرنا پڑا

فون بند آ رہا ہے کچھ سمجھ نہیں آ رہا اب وہ واقعی رونے والی ہو " رہی تھی آپ چلے جائیں میری وجہ سے آپ کو بھی دیر ہو رہی ہے عظمیہ اسے دیکھ کر بولی جو بلا وجہ ہی اس کے ساتھ کھڑا " پریشان ہو رہا تھا

دیکھیں مس! عظمیہ اسجد نام ہے میرا وہ زید کی بات کاٹ کر " بولی ایک لمحے کے لیے تو زید اسے دیکھتا رہا گندم رنگت بڑی بڑی آنکھیں جن میں ہلکی ہلکی نمی تھی چھوٹے چھوٹے ہونٹ وہ بہت پر "کشش لگ رہی تھی زید نے فوراً نگاہیں پھیریں

جی تو مس عظمیہ میرا خیال ہے آپ ٹیکسی وغیرہ سے چلی جائیں " یہاں اس طرح کھڑے رہنا مناسب نہیں اب بہت دیر ہو چکی ہے۔"

نہیں میں کبھی اکیلی نہیں گئی میں کیسے جاؤنگی وہ پریشان سی بولی " وہ بہت کم ہی باہر نکلتی تھی اور جب بھی جاتی تھی کوئی نہ کوئی اس کے ساتھ ہی ہوتا تھا آج پہلی بار اس کو اس طرح کا مسئلہ پیش آیا تھا اسے رہ رہ کر رخسار پر غصہ آ رہا تھا جو اس کو چھوڑ کر چلی گئی تھی۔"

پھر کیا کرنا ہے؟ وہ اچھا خاصہ پریشان ہو گیا تھا اس طرح عظمیہ کو " اکیلے چھوڑ کر جانا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا زید کو وہ اچھے گھرانے کی لگ رہی تھی۔"

ایک آپشن ہے اگر آپ کو مناسب لگے تو میں بائیک پر چھوڑ "
دوں وہ تھوڑا ہچکچا کر بولا اسے بھی کافی عجیب لگ رہا تھا مگر مجبوری
- "بھی ایسی تھی

نہیں میں آپ کے ساتھ اس پر نہیں جاؤنگی وہ بائیک کی جانب "
اشارہ کرتے ہوئے غصے سے بولی عظمیہ کو یہ پیشکش بہت بری لگی
ایک تو وہ بائیک پر کبھی نہیں بیٹھی تھی کیونکہ اس کو پسند نہیں تھی
- "اوپر سے ایک غیر مرد کے ساتھ کبھی نہیں

ریلیکس میں بھی کسی کو نہیں بٹھاتا اس وقت مشکل ہی ایسی ہے "
- "کہ مجھے آفر کرنی پڑی وہ صفائی دیتا ہوا بولا

چلو بھئی کب تک کھڑے رہنا ہے گھر جاؤ اپنے واپس مین گیٹ بند "
- "کرنے کے لیے آچکا تھا

آپ میرے ساتھ آئیے زید اپنی بائیک وہیں کھڑی کرتے ہوئے "عظمیہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے باہر نکل گیا عظمیہ -" مرے ہوئے قدموں سے اس کے پیچھے چل پڑی

زید نے ہاتھ کے اشارے سے رکشہ کو روکا بیٹھو عظمیہ وہ اس کو "کھڑا دیکھ کر اس کے نام پر زور دیتے ہوئے بولا عظمیہ بے دلی سے کونے پر بیٹھ گئی ایڈریس بتائیں زید کے پوچھنے پر اس کو ناچاہتے -" ہوئے بھی گھر کا پتہ بتانا پڑا

ایک بات کہوں زید خاموشی توڑتے ہوئے بولا لڑکیوں کو اتنا بھی "ڈرپوک نہیں ہونا چاہیے انسان کو مشکلات کا سامنا کرنا آنا چاہیے کوئی بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتا اب آپ خود ہی دیکھیں کتنی لڑکیاں روز اکیلے آتی جاتی ہیں وہ بھی آپ کی طرح ہی عام -" انسان ہیں وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

- "جی دادا جی میں سمجھ گئی عظیمہ نے مسکراتے ہوئے کہا"

دادا جی! زید کے تو کان ہی کھڑے ہو گئے کس اینگل سے میں "

- "آپ کو دادا جی لگتا ہوں وہ عظیمہ کو گھورتے ہوئے بولا

آپ بالکل بڑے بوڑھوں کی طرح سمجھاتے ہیں دادی ماں بولتی "

تو آپ کا جینڈر ہی چیلنج ہو جاتا اس لیے دادا جی بولا وہ ہنسی دباتے

- "ہوئے بولی

اچھا جی چلو کم از کم میں سمجھدار تو ہوں آپ کی طرح عقل سے "

فارغ اور بیوقوف نہیں جو آئے دن کسی مصیبت میں مبتلا ہوتی ہے

- "وہ عظیمہ کا مزاق اڑاتے ہوئے ہنس کر بولا

آپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں؟"

آپ کا گھر آگیا زید نے ایڈریس دیکھ کر کہا یہ کیا ہے وہ عظمیہ کے ہاتھ کو دیکھ کر بولا جو اسے کرائے کے پیسے دے رہی تھی۔ "نہیں میں نہیں لونگا اپنے پاس رکھیں

آپ کو لینا پڑے گا کیونکہ یہ میرے پاس گاڑی نہیں تھی آپ کے پاس تو بائیک موجود تھی آپ نے پہلے ہی میری بہت مدد کی ہے اب میں مزید احسان نہیں لے سکتی عظمیہ بضد ہوئی۔

میں نہیں لونگا اگر آپ زبردستی دوگی تو میں آئیندہ آپ کی کوئی "مدد نہیں کرونگا

میں آپ کو تو نہیں دے رہی رکشہ والے بھائی کو دے رہی ہوں "۔ وہ رکشہ ڈرائیور کی طرف پیسے بڑھاتے ہوئے بولی

بھائی ابھی آپ کو مجھے بھی گھر چھوڑنا ہے اگر آپ ان سے پیسے " لیے تو میں جا رہا ہوں آپ کی ایک سواری آپ کے ہاتھ سے چلی -" جائے گی یا یوں کہیے کہ آپ اپنی روزی سے منہ موڑ لیں گے

بھائی میں پہلے اتری ہوں تو یہاں تک کا کرایہ آپ مجھ سے لیں " -" باقی یہ جہاں جائینگے آپ ان سے لے لینا عظمیہ گھور کر بولی

بھائی رکشہ میں نے روکا تھا تو پیسے بھی میں ہی دوں گا نہ آپ ان " سے نہیں لیں گے زید رکشہ والے کا ہاتھ عظمیہ کے پیسے کی طرف -" بڑھتے دیکھ کر جلدی سے بولا

بااجی پہلے آپ دونوں فیصلہ کر لیں کرنا کیا ہے تب تک میں انتظار -" کر لیتا ہوں رکشہ والے عاجز آکر بولا

آپ اندر جائیں سب پریشان ہو رہے ہونگے ہم اس مسئلے کو کل " یونیورسٹی میں حل کر لیں گے مجھے بھی دیر ہو رہی ہے زید نے

- "جان والے انداز میں کہا

شکریہ مدد کرنے کے لیے اللہ حافظ عظمیہ نے چہرے پر " "مسکراہٹ سجا کر کہا اور رکشہ سے اتر کر اندر چلی گئی

عظمیہ بیٹا کہاں رہ گی تھی اتنی دیر کیوں لگا دی آنے میں میں " بہت پریشان ہو گئی تھی صفیہ بیگم اسے اندر داخل ہوتا دیکھ کر

- "اسکی جانب بڑھیں

آپ کو ہزار بار بولا ہے میری ماں بننے کی کوشش مت کیا کریں "

اپنے کام سے کام رکھا کریں میرے لئے پریشان ہونے کی بلکل

- "ضرورت نہیں ہے آپ کو عظمیہ غصے سے بولی کر چلی گئی

تمہارے اندر شرم نام کی کوئی چیز ہے کہ نہی مجھے وہاں چھوڑ کر "

خود مزے سے یہاں بیٹھی ہو عظمیہ کمرے میں داخل ہوئی تو رخسار

بیڈ پر آرام سے بیٹھی ہوئی تھی اس کو سکون سے دیکھ کر خون

- "کھول اٹھا

اس میں شرم آنے والی کون سی بات ہے تم کوئی دودھ پیتی بچی تو "

نہی ہو جو گھر کا راستہ نہیں معلوم کھو جاؤ گی رخسار اس کے غصے کی

- "پرواہ کئے بغیر ڈھٹائی سے بولی

ہاں تمہیں کیوں شرم آئے گی تم تو ہو ہی بے غیرت آوارہ "

لڑکوں کے ساتھ روزانہ کہیں نہ کہیں چلی جاتی ہو نہ اپنی عزت کا

خیال ہے نہ والدین کی کم س کم میرے پاپا کی عزت کا خیال ہی کر
- "لیا کرو عظمیہ کو اس کی ڈھٹائی پر مزید غصہ آیا

میں بے غیرت ہوں تو تم کون سی پارسا ہو ابھی رکشہ میں کس "
کے ساتھ آئی ہو وہ بھی گھنٹے بعد پتہ نہیں کیا کرتی پھر رہی ہو اتنی
دیر کہاں تھی کون تھا وہ جس کے ساتھ تم مزے اڑا رہی تھی اور
سب کی آنکھوں میں دھول جھونک رہی تھی مجھے بتا سکتی ہو میں
- "...بلکل کسی کو نہیں بتاؤنگی کو ہے تمہارا یار

رخسار!! عظمیہ نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ رسید کیا بس "
اب کچھ مت بولنا تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے اتنی گھٹیا بات
کرنے کی اپنے جیسا سمجھا ہے کیا میرے باپ کے گھر میں کھڑے
- "ہو کر مجھ پر الزام لگا رہی ہو

عظمیہ بس کرو بیٹا تمہیں پتہ تو ہے مزاق کر رہی ہے تم سے آخر " کو بہنیں ہی ایک دوسرے سے ہنسی مزاق کرتی ہیں نجمہ بیگم رخسار اور اپنے لئے چائے بنانے گئی تھیں واپس آئی تو انہوں نے عظمیہ کو رخسار کو تھپڑ مارتے دیکھ لیا تھا جلدی سے معاملہ سنبھالتی ہوئی

- "بولیں

عظمیہ بنا کچھ کہے کمرے سے باہر نکل گئی ارادہ اپنی ماں کے " کمرے میں جانے کا تھا وہ اب رخسار کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی

- "تھی

امی آپ نے دیکھا اس جنگلی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے دل " تو کر رہا تھا اس کا منہ توڑدوں آپ نے روک لیا نہی تو اچھا سبق

- "سکھاتی

تم کو کیا ضرورت تھی اس کے منہ لگنے کی پتہ تو ہے کتنی مغرور ' اور گھمنڈی ہے تم کو کتنی بار سمجھایا ہے اس سے بنا کر رکھا کرو لیکن تمہارے سمجھ میں نہیں آتی میری بات دل تو کر رہا تمہارے دوسرے گال پر بھی ایک تھپڑ لگاؤں اگر اس نے اپنے باپ کو کچھ -"بول دیا تو ہمارا کیا ہوگا کچھ سوچا ہے

امی آپ اتنا ڈرتی کیوں ہیں ان سے یہ کیا بگاڑیں گے ہمارا آخر کو " میرے ابا کا بھی حصہ ہے میں تو نہیں اس سے نہ اس کے باپ -" سے رخسار انتہائی بدتمیزی سے بولی

ڈرنا پڑتا ہے بیوقوف لڑکی اس میں تمہارے باپ کا کوئی حصہ " نہیں ہے اگر تمہارے باپ نے کمایا ہوتا تو ہمیں اس طرح یہاں

-" نہ رہنا پڑتا انہوں نے رخسار کے سر پر بم پھوڑا تھا

یہ کیا کہ رہی ہیں آپ امی ہمارا کچھ بھی نہیں ہے ؟"

ہاں مگر پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے تمہارماں ہے نہ " بہت جلد یہ سب ہمارا ہو جائے گا بس جیسا میں بولتی ہوں ویسا کرو عظمیہ کے منہ نہ لگا کرو اس کے ساتھ بنا کر رکھو لیکن امی وہ ہر دم میری بے عزتی کرتی ہے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تو برداشت کرنا سیکھو پاگل لڑکی نہیں تو تم میرا بنا بنایا کام خراب کر دو گی آئندہ - " احتیاط کرنا وہ رخسار کو سمجھاتی ہوئی بولیں

ٹھیک ہے امی میں کوشش کرونگی مگر وعدہ نہیں ہے جب میرا " - " دماغ خراب کرے گی تب کی کوئی گارنٹی نہیں ہے اچھا ٹھیک ہے میری پیاری بیٹی آو چائے پیتے ہیں وہ رخسار کو گلے " - " لگا کر اپنے ساتھ صوفے پر لے گئیں

پاپا مجھے آپ سے بات کرنی ہے عظمیہ دستک دے کر کمرے میں "۔
داخل ہو کر بولی

جی میری گڑیا کیا بات ہے اسجد صاحب بیڈ پر اپنے پاس بٹھاتے "۔
ہوئے بولے وہ لوگ ابھی رات کے کھانے سے فارغ ہوئے تھے
صفیہ بیگم ابھی بھی کچن کی صفائی کروانے میں مصروف تھیں اسی
لئے عظمیہ ان کے کمرے میں چلی آئی

پاپا آپ میرے لئے ایک الگ گاڑی اور ڈرائیور کا بندوبست کریں "۔
جو مجھے روز یونیورسٹی لے کر بھی جائے اور واپس بھی لے کر آئے
۔

کیوں بیٹا آپ اور رخسار ساتھ میں تو جاتے ہو پھر الگ جانے کی "۔
کیا وجہ ہے انہیں حیرانگی ہوئی عظمیہ کی بات پر

پاپا وہ آج عظمیہ نے آج والا پورا واقعہ ان کے گوش گزارا مگر پاپا " آپ اس کو کچھ مت بولیں گے گا میں نہیں چاہتی اسے یہ محسوس ہو کہ اس کے پاپا نہیں ہیں اس لئے اس کی کسی کو پرواہ نہیں ہے آپ بس میرے لئے ابھی کے ابھی ڈرائیور اریج کریں میں صبح اس کے ساتھ نہیں جاؤنگی وہ ضد کرتے ہوئے بولی

ارے واہ میری بیٹی تو بہت سمجھدار ہو گئی ہے اسی طرح رخسار " کا خیال رکھا کرو وہ تمہارے چاچو کی امانت ہے ہمارا خون ہے میں تمہاری ماں سے کہونگا تمہاری چچی سے بات کریں رخسار کو سمجھائیں اتنی آزادی دینا ٹھیک نہیں اور آپ کو صبح گاڑی اور ڈرائیور مل جائے گا اوکے اور اس کا بچے کا نام کیا ہے بیٹا اس کو ہماری طرف سے شکریہ بول دینا اس نے خیر خیریت سے میری گڑیا کو گھر پہنچایا " ہے ہمارا محسن ہے

نام تو پتہ نہیں میں نے پوچھا ہی نہیں وہ شرمندہ ہوتی ہوئی بولی "
"

"کوئی نہیں کل پوچھ لینا وہ عظمیہ کو شرمندہ دیکھ کر بولے "

نام کیا ہے تمہارا عظمیہ کلاس کے باہر کھڑی اس کا انتظار کر رہی "
"تھی زید کو آتا دیکھ کر فوراً بول پڑی "

اسلام و علیکم زید نے اسے مسکرا کر سلام کیا اور کلاس میں داخل "
"ہو گیا "

میں نے پوچھا ہے نام کیا ہے آپ کا عظمیہ بھی اس کے پیچھے چلی "
"آئی "

سلام کا جواب دینا واجب ہے زید اپنی بات پر زور دیتا بولا زید "

سلام کا جواب نہ پا کر اس کو یاد دلایا کہ شاید اس نے سنا ہی نہ

۔" ہو

وعلیکم السلام اب اپنا نام بتائیں عظمیہ کی سوئی نام پر ہی اٹک گئی "

۔" جیسے اس سے زیادہ ضروری آج کچھ بھی نہیں ہے

نام جان کر کیا کرو گی؟ زید بیگ رکھ کر عظمیہ کی طرف مڑ کر "

۔" آنکھ آچکا کر بولا

کچھ نہ کچھ تو کرونگی تم اپنا نام بتاؤ میں نے بھی بتایا تھا نہ اب تم "

۔" بھی بتاؤ شاباش

میں تو نہیں بتا رہا تم نے اپنی مرضی سے بتایا تھا میں کون سا آپ "

۔" سر پر بندوق رکھ کر پوچھا تھا

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے جاننے کا وہ تو پایا نے بولا تھا نام " پوچھ لینا اور میری طرف سے شکریہ بول دینا عظمیہ نے آنکھیں گھما کر کہا ورنہ جس طرح آپ لیکچر دیتے ہیں نہ مجھے تو بڑھی روحوں -" والی فیلنگ آتی ہے وہ ہنستے ہوئے بولی

ہائے زید! اس پہلے کے وہ کوئی جواب دیتا رخسار کی آواز نے ان " -" دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا

عظمیہ آج تم اکیلے ہی یونیورسٹی آگئی میں کافی دیر تک تمہارا " انتظار کرتی رہی پھر بڑی ماما نے بتایا تم جا چکی ہو وہ عظمیہ سے مخاطب ہوئی رخسار زید کے ساتھ عظمیہ کو دیکھ کر شدید حیران ہوئی تھی کیونکہ اس نے کبھی بھی عظمیہ کو کسی لڑکی سے بھی بلا -" وجہ بات کرتے نہیں دیکھا تھا

مجھے روز روز خوار ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے تم اچھی طرح " جانتی ہو عظمیہ کو کل والی بات پر بہت غصہ تھا اس لیے بنا لحاظ کے بولی اور کلاس سے ہی باہر چلی گئی۔

تم دنوں ایک دوسرے کو جانتے ہو رخسار نے عظمیہ کے جانے " کے بعد زید سے پوچھا۔

جی ہاں بہت اچھی طرح جانتا ہوں میں عظمیہ کو وہ اچھی پر زور " دیتے ہوئے بولا کہ شاید پھر اس لڑکی سے جان چھوٹ جائے کیا بول رہی تھی یہ تم سے رخسار کو زید کے منہ سے عظمیہ کا نام "۔ زہر لگا تھا مگر وہ غصے پر قابو کر کے بولی۔

معذرت مس رخسار لیکن میں آپ کا غلام نہیں ہوں جو آپ " کے حکم پر عمل کر کے بتاؤں کہ کون کیا بول رہا ہے زید ناگواری

سے بولا یہ لڑکی انتہائی ڈھیٹ اور چپکو قسم کی زید نے دل ہی دل
- "میں اسے القابات سے نوازہ

نہیں میں تو اس لیے پوچھ رہی تھی میری کزن ہے تو زید کے "
- "جواب پر رخسار گڑبڑا کر الٹا بول گئی

آپ کی کزن عظمیہ ہے مس رخسار میں نہیں تو بہتر ہوگا کہ آپ "
ان سے جا کر پوچھیں کہ وہ مجھ سے کیا بات کر رہی تھیں وہ آپ کو
- "زیادہ اچھے سے بتائیں گی ٹھیک ہے

تم تو برا مان گے زید میں نے تو اس لیے پوچھ لیا کہ وہ تم سے "
بد تمیزی تو نہیں کر رہی ابھی دیکھا نہ تم نے کتنی بد تمیزی کی اس
نے مجھ سے وہ بھی بنا کسی بات کے زید کو جاتا دیکھ کر فوراً بول
- "پڑی

اول تو میرا آپ سے ایسا کوئی رشتہ نہیں جس میں روٹھا یہ منایا " جائے اور دوسری بات میں کسی کے گلے نہیں پڑتا کہ وہ مجھ سے -" بد تمیزی کرے زید نے رک کر اس کی بات کا جواب دیا

میں تو بس تم کو آگاہ کر رہی تھی عظمیہ بہت چلاک لڑکی ہے " صرف شکل سے ہی معصوم نظر آتی ہے تم تو سیدھے سادے انسان ہو کہیں اسکی باتوں میں نہ آ جاؤ رخسار عظمیہ کے لیے زہر اگلتی -" ہوئی بولی

آپ کے آگاہ کرنے کا بہت بہت شکریہ مجھے تو پتہ ہیں نہیں تھا " -" آپ نہ بتاتیں تو میں غلط فہمی کا شکار رہتا

نہیں اس میں شکریہ کی کیا بات یہ تو میرا فرض تھا رخسار زید " کے منہ سے اپنی پسند کا جواب سن کر دل ہی دل میں خوش ہو کر -" بظاہر عام سے انداز میں بولی

- "اب آپ کی اجازت ہو تو میں بیٹھ جاؤ؟"

ہاں تم بیٹھو میں جا رہی ہوں رخسار خوش دلی سے بول کر باہر "
- "نکل گئی"

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے بلا ٹلی وہ سانس خارج کرتا ہو خود "
- "سے بولا"

آج موسم بہت خوشگوار تھا سہانی صبح ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی "
تھی عظیمیہ گارڈن کی گھاس پر جوتے اتار کر ننگے پیر چل رہی تھی
اس کے جیسے کچھ اسٹوڈینٹ بھی موسم کا مزالے رہے تھے آج
- "بھی وہ جلدی آگئی تھی"

اسلام و علیکم زید گلا کھنکار کر بولا کل صبح کلاس کے بعد عظمیہ نے "

- "دوبارہ اسے مخاطب نہیں کیا تھا

- "وعلیم اسلام عظمیہ نے مسکرا کر جواب دیا"

- "ٹیسٹ کی تیاری کیسی ہے؟"

- "بہت اچھی سب کچھ یاد ہے مجھے اور آپ کی؟"

میری بھی اچھی ہے ویسے تمہیں دیکھ کر بالکل بھی نہیں لگتا کہ تم "

- "پڑھنے میں اچھی ہوگی عقل سے فارغ ہو تم

آپ کی غلط فہمی ہے آپ سے زیادہ ذہین اور سمجھدار ہوں اور "

- "دیکھنا تم سے زیادہ مارکس لونگی

ہاں ہاں ضرور میں بھی دیکھنا چاہوں گا آپکے مارکس اب ہماری "

- "دوستی پکی سمجھوں

- "عظمیہ اسجد کسی سے دوستی نہیں کرتی وہ ناک چڑھاتی ہوئی بولی"
دوستی تو زید اسحاق بھی کیسی سے نہیں کرتا یہ آفر تمہارے لیے "
- "تھی نہ قبول کرو

ارے پوری بات تو سن لیں کسی سے دوستی نہیں کرتی مگر آپ "
سے کر رہی ہوں میری طرف سے دوستی پکی آج سے ہم فرینڈز
- "ہیں اب چلیں دوست کلاس میں چلتے ہیں

جی ضرور آئیے چلتے ہیں وہ دونوں کلاس کی جانب چل پڑے دو "
" آنکھوں نے ان دونوں کو حسد سے دیکھا تھا

ہر گزرتے دن کے ساتھ ان دونوں کی دوستی گہری ہوتی جا رہی "
تھی اور یہ دوستی پسندیدگی میں بدل رہی تھی عظمیہ زید کے گھر بھی
کئی مرتبہ جا چکی تھی اسے زید کی امی اور بہنیں بھی بہت اچھی

لگیں تھیں اور یہی حال زید کی فیملی کا بھی تھا انہیں بھی عظمیہ پسند آئی تھی صالحہ بیگم (زید کی امی) نے عظمیہ اور اسکی فیملی کی دعوت سے بھی کی تھی تاکہ اس کے فیملی سے بھی ملاقات ہو جائے۔

زید بہت اچھا لڑکا ہے مجھے تو بہت پسند ہے اس کی فیملی بھی بہت " اچھی سمجھدار اور شریف لوگ ہیں آپ کو کیسا لگتا ہے وہ بغور عظمیہ کا چہرہ دیکھ رہے تھے اس وقت عظمیہ ان کے کمرے میں "موجود تھی

وہ بہت اچھا ہے مجھے بھی اچھا لگتا ہے مگر آپ کیوں پوچھ رہے " ہیں وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی عظمیہ کو ان کا سوال سمجھ نہیں آتا۔

عظمیہ بیٹا بات دراصل یہ ہے کہ میرے بزنس پارٹنر راحیل نے " مجھ سے اپنے بیٹے کے لیے تمہارا رشتہ مانگا ہے مگر مجھے ان کا بیٹا پسند نہیں ہے بزنس کی وجہ سے میں انہیں ڈائریکٹ منا نہیں کر سکتا اس لیے میں چاہتا ہوں کہیں اور تمہارا رشتہ ہو جائے اس وجہ سے میں کافی وقت سے پریشان تھا مگر زید سے مل کر مجھے وہ اسکی فیملی تمہارے لیے بہت اچھی لگی اگر تم راضی ہو تو میں اس کے

- " والد سے بات کروں

پاپا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر میں ایک بار زید سے پوچھ " " لوں تو زیادہ بہتر رہے گا

ٹھیک ہے آپ جتنا جلدی ہو سکے بات کر کے مجھے بتانا جاؤ اب "

- " آرام کرو وہ عظمیہ کے سر پر بوسہ دے کر بولے

آپ نے عظمیہ سے بات کی کیا کہا اس نے اس کے جاتے ہی "
- "صفیہ بیگم نے کمرے میں آکر پوچھنے لگیں

عظمیہ کہتی ہے کہ پہلے وہ زید سے بات کر لے پھر ہم بات "
- "کریں وہ انہیں آگاہ کرنے لگے

ہاں بات تو اسکی بالکل ٹھیک ہے زید کی رائے جاننا سب سے "
زیادہ ضروری ہے چلیں کوئی بات نہیں تھوڑا سا انتظار کر لیتے
- "ہیں

خیر اچھا ہوا جو آپ نے مجھے زید کا آپشن یاد دلا دیا نہیں تو میں "
- "راحیل کو ہاں کرنے کا سوچ رہا تھا

مجھے تو زید شروع سے ہی عظمیہ کے لیے اچھا لگا تھا وہ بہت "
سمجھدار اور نرم گو ہے ہماری عظمیہ کو آرام سے سنبھال لے گا اور

عظمیہ کی آنکھوں میں بھی میں نے زید کے لیے پسندیدگی دیکھی ہے جبکہ راحیل بھائی کا بیٹا آج کل کے لڑکوں کی طرح ہے لاپرواہ سا آپ عظمیہ سے بنا پوچھے راحیل بھائی کو ہاں کر کے اس کے ساتھ زیادتی کرتے اسلام میں لڑکی مرضی کے بنا نکاح جائز نہیں ہے۔"

جانتا ہوں مگر مجھے پتا تھا عظمیہ کبھی میرے فیصلے سے انکار نہیں " کرے گی۔"

۔" بے شک وہ آپ کی فرمانبردار بیٹی ہے لیکن وہ خوش نہیں رہتی " جان گیا ہوں وہ زید کو پسند کرتی ہے اپنی طرف سے پوری "۔" کوشش کروں گا کہ زید کے گھر والوں کو مناسکوں

۔" انشاء اللہ مان جائیں گے اللہ بہتر کرے گا "

.....

- "زید مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے"

- "بولوں کیا بات ہے اتنا سوچ کیوں رہی ہو

زید پاپا تمہارے والدین سے ہمارے رشتے کی بات کرنا چاہتے ہیں"

- "مگر میں جاننا چاہتی ہوں تمہاری مرضی کیا ہے

- "تم کیا چاہتی ہو زید غور سے اس کا چہرا دیکھ رہا تھا؟"

- "پہلے میں نے پوچھا ہے اس لیے پہلے تم بتاؤ وہ جھنجھلا کر بولی"

- "نہیں رشتہ تمہارے پاپا کرنا چاہتے تو پہلے تم بتاؤ گی"

مطلب میں پاپا کو نا بول دوں تمہاری طرف سے وہ اداسی سے "

- "بولی

- "میں نے ایسا تو نہیں کہا"

- "تو پھر ہاں بول دوں"

- "میں نے یہ بھی نہیں کہا"

زید شرافت سے بتا دو کیا چاہ رہے ہو ہاں بھی نہیں بولوں نہ بھی "

نہیں بولوں تو کیا بولوں پاپا کو بتانا ہے اتنا تو میں لڑکی ہو کر بھی

- "نہیں شرمائی پچھتا تم شرم رہے ہو عظمیہ چڑ کر بولی

میں تو بس یہ چاہتا ہوں کہ تم کیا چاہتی ہو اب تمھاری مرضی "

کے بنا تو نکاح نہیں ہو سکتا نہ لڑکی کی رضا مندی بہت ضروری

- "ہوتی ہے زید نے ڈھکے چھپے الفاظ میں اظہار کیا

مجھے تو تم شروع سے ہی پسند ہو اور اس سے بڑھ کر میرے لیے "

خوشی کیا ہو سکتی ہے کہ میری شادی تم سے ہو عظمیہ نے مسکرا کر

- "کہا"

- "کب آئیں پاپا تمہارے گھر بات کرنے کے لیے"

کبھی بھی نہیں تم انکل کو منا کر دو آنے سے امی خود تمہارے گھر آنا چاہ رہی ہیں میں نے ہی انہیں روکا ہوا تھا کہ پہلے تمہارے جزبات تو پتہ چلیں آج جا کر انہیں یہ خوشخبری سناؤں گا کہ لڑکی تو پہلے سے ہی تیار بیٹھی ہے وہ شریر لہجے میں بولا

میں تیار بیٹھی ہوں مگر آپ کو تو کوئی دلچسپی نہیں ہے تو کوئی بات " نہیں میں پاپا کو منا کر دوں گی کہ زید راضی نہیں ہے آپ راحیل انکل کے بیٹے کے لیے ہاں کر دیں اب زبردستی تو کسی کے سر پر مسلط نہیں ہوا جا سکتا نہ تم نہیں تو کوئی اور ہی سہی آخر شادی تو کرنی ہے نہ عظمیہ کندھے اچکا کر بولی

اوہ پاگل تم انکل کو ایسا کچھ نہیں کہو گی میں نے کب انکار کیا کہ " مجھے تم سے شادی نہیں کرنی وہ عظمیہ کو گھور کر بولا جو زیر لب

مسکرا رہی تھی اور کوئی ضرورت نہیں ہے کسی انکل کے بیٹے سے شادی کرنی کی میں آج ہی امی سے کہوں گا تمہارے گھر جائیں یہ۔" تم مسکرا کس خوشی میں رہی ہو؟

مسکراؤں نہیں تو اور کیا کروں حد ہے ویسے زید تم سیدھے بھی " بول سکتے تھے کہ عظمیہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں مگر نہیں بڑھی روحوں والی حرکتیں کرنا لازم ہے تم۔" پر عظمیہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے مصنوعی افسوس کرتے ہو بولی

ایک تو پتہ نہیں کس اینگل سے میں تم بڑھی روح والا لگتا ہوں " اچھا خاصا ہینڈ سم اور خوبصورت ہوں لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر اب اپنی کزن کو ہی دیکھ لو ابھی ایک آواز دوںگا تو فوراً جن کی طرح۔" حاضر ہو جائے گی اور ایک تم ہو جسے قدر ہی نہیں میری

تو جاؤ ان لڑکیوں کے پاس جو مرتی ہیں تم پر یہاں کیا کر رہے " بلکہ ایسا کرو ان کو یہیں بلاؤ میں چلی جاتی ہوں عظمیہ پیر پٹختی ہوئی - " چلی گئی اور زید ارے ارے ہی کرتا رہ گیا

عظمیہ اور زید کے رشتے کی خبر جب رخسار کو ہوئی تو ان خوب " واویلا کیا گھر سر اٹھا لیا نجمہ بیگم بڑی مشکل سے اس کو سنبھالا تھا مگر اس عرصے میں رخسار نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ یہ رشتہ ختم ہو جائے کئی بار اس نے زید کے خلاف عظمیہ کے بھی کان بھرنے کی کوشش کی مگر عظمیہ کو زید سے سچی محبت تھی اسے زید کی ہر برائی بھی قبول تھی محبت اگر سچی ہو تو انسان کو اپنے محبوب کی کوئی برائی برائی ہی نہیں لگتی ایسا ہی کچھ حال زید کا بھی تھا جس کے گھر والوں کو نجمہ بیگم نے بھڑکانے کی ہر ممکن کوشش مگر زید کی محبت اپنی جگہ قائم رہی اور نجمہ بیگم اور رخسار کی انہیں حرکتوں

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

اور چالاکیوں سے پریشان ہو کر صفیہ بیگم کو اسجد صاحب کو عظمیہ کی تعلیم مکمل ہونے سے پہلے اسکی شادی کرنے پر راضی کرنا پڑا اور وہ دن آہی گیا جس دن ان دونوں کی شادی تھی وہ دن رخسار کے لیے کسی صدمے سے کم نہیں تھا مگر وہ کچھ نہیں کر پائی اور -"ماں کے لاکھ سمجھانے پر شادی میں شامل ہو گئی

"حال"

بھابھی میں سوچ رہی تھی عظمیہ کو کچھ دنوں کے لیے یہاں لے آتے ہیں ہمارے ساتھ رہے گی تو زیادہ اچھے سے دیکھ بھال کریں گے آپ تو جانتی ہیں وہ کتنی لاپرواہ ہے اپنا بلکل بھی خیال نہیں

رکھتی نجمہ بیگم اس وقت صفیہ بیگم کے ساتھ ناشتہ کی تیاری کر رہی
- "رہیں تھیں صفیہ بیگم سے بولنے لگیں

نہیں نجمہ وہ وہیں ٹھیک رہے گئی یہ ان دونوں کی پہلی اولاد ہے "
اس کو شوہر اور گھر والوں کے ساتھ ہی گزارنا چاہیے یہی تو وقت
ہے ایک دوسرے کو سمجھنے کا اور رہی خیال رکھنے کی بات تو زید
ہے نہ وہ سنبھال لے گا انہوں نے نجمہ بیگم کے مشورے کو مسترد
"کر دیا

ارے بھابھی زید کونسا سارا دن گھر رہے گا اب تو یونیورسٹی بھی "
جانا ہے پھر اس کی جاب گھر آتے آتے رات ہو جائے گی عظمیہ
سارا دن اکیلی رہی گی زید بیچارہ تھکا ہارا گھر آئے گا تو کیا کیا دیکھے
"گا نجمہ بیگم نے قائل کرنے کی پوری کوشش کی

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

صالحہ اور ان کی بیٹیاں تو ہیں نہ وہ خیال رکھیں گی اور عظمیہ خود " بھی سمجھدار ہے رات کو عظمیہ نے اپنے پاپا کو فون کیا تھا بتا رہی تھی کہ وہ خود بھی کچھ دنوں تک یونیورسٹی جانے لگے گی پھر تو زید بھی اس کے ساتھ ہی ہوگا یہ کوئی اتنا بڑی بات نہیں ہے یہ مرحلہ تقریباً ہر لڑکی کی زندگی میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان میں سمجھ بوجھ بھی آہی جاتی ہے تم اتنا پریشان مت ہو - " انشاء اللہ سب بہتر ہوگا

جی شاید آپ ٹھیک کہ رہی ہیں میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں " ماں بن کر پالا نہ اس لیے فکر ہوتی ہے مجھے اپنی کوشش ناکام - " ہوتے دیکھ کر وہ زبردستی مسکرا کر بولی

زید میں بھی چلوں میری بلا وجہ ہی چھٹیاں ہو جائیں گی پہلے ہی " کافی زیادہ چھٹیاں ہو گئیں ہے پڑھائی کا حرج ہو رہا ہے عظمیہ زید کو - " تیار ہوتا دیکھ کر بولنے لگی

کچھ دن آرام کر لو بیگم صاحبہ پھر جوائن کر لینا ابھی تمہیں آرام " - "کی ضرورت ہے زید کف کے بٹن کرتے ہوئے بولا

اور کتنا آرام کروں جب سے شادی ہوئی ہے میں آرام ہی کر " رہی ہوں کوئی خاص کام نہیں کرتی صفائی کے لئے ملازم ہیں صرف کھانا ہی بنانا ہوتا ہے وہ بھی امی ہی بناتی ہیں میں تو بس انکی مدد کرتی تھی اب جب سے یہ بے بی والی نیوز ملی ہے تب سے وہ مجھے کچن میں بھی نہیں جانے دے رہیں ایسے پڑے پڑے تو میں اور - " بیمار ہو جاؤں گی وہ برا سا منہ بناتے ہوئے بولی

ایک تو تم بہت ناشکری ہو لڑکیاں سوچتی ہے کہ ان کو کوئی کام " نہ کرنا پڑے اور ایک تم ہو جس کو یہ سہولیات مل رہیں ہیں پھر بھی خوش نہیں ابھی کوئی ڈراموں والی ظالم ساس ملتی نہ تمہیں جو سارے گھر کے کام کرواتی اور اپنے پیر بھی دبواتی میرا ماننا ہے پھر بھی تم راضی نہیں ہوتی پھر شکایتیں کرتی زید امی میرے ساتھ ظلم کرتیں مجھے آرام نہیں کرنے دیتیں وہ اداکاری کرتا ہوا بولا کہ

۔"عظمیہ ہنس پڑی

میری پیاری بیوی اسی طرح ہنستی مسکراتی اور خوش رہا کرو اچھی " لگتی ہو اور رہی بات کام کرنے تو جو دل کرے وہ کر لینا کام کرنا سنت (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور میرا ماننا ہے انسان کو اپنے کام تو خود سے کرنے چاہیے اس کے لیے میں کبھی تمہیں منا نہیں کرونگا اور نہ ہی امی کریں گی بس اس دن تمہاری طبیعت ایسی

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

تھی کہ امی پریشان ہو گئیں تھیں اس لیے فلحال احتیاط کر رہی ہیں تاکہ تم مکمل طور پر ٹھیک ہو جاؤ پھر یونیورسٹی بھی تو جانا ہے نہ اب ڈیلیوری تک تو چھٹیاں کرنا فضول اور وقت ضائع کرنے جیسا "ہے وہ پیار سے سمجھاتا ہوا بولا

ٹھیک ہے لیکن اگلے ہفتے سے میں بھی چلوں گی اور تم بالکل منا "۔ "نہیں کرو گے

جی بیگم صاحبہ جو حکم اب چلیں مجھے دیر ہو رہی ہے وہ عظمیہ " کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہوا بولا جس پر عظمیہ نے فوراً اپنا ہاتھ رکھا "۔ اور دونوں کمرے سے باہر نکل گئے

زید !!! وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا لائبریری جا رہا تھا جب پیچھے سے " رخسار نے آواز دی زید کے بڑھتے قدم اس کی آواز پر رک گے رخسار کی آواز کو ان سنی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا زید جانتا تھا وہ اس کے پیچھے پیچھے لائبریری آجائے گی اور بول بول کر لائبریری کا ماحول خراب کرے گی جی فرمائیے وہ چہرے بیزاری -" لیے پلٹ کر بولا

زید کیا ہو گیا ہے یار تم تو بات کرنا بھی گوارہ نہیں کرتے ایک " ہی کلاس میں پڑھتے ہیں انسان حال احوال تو پوچھ ہی لیتا ہے ہم سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے اتنی بھی کیا اجنبیت وہ شکوہ -" کرنے لگی

مس رخسار ہم اجنبی ہی ہیں اور آپ سے حال احوال پوچھنے کے " لیے اور بھی بہت سارے لوگ ہیں زید بہت سارے پر زور دیتے ہوئے بولا

طنز کر رہے ہو تم تو کبھی خود سے بات کرنا بھی گوارہ نہیں " کرتے اگر میں کچھ پوچھ لوں تو ٹکا سا جواب دیتے ہوں ایسے میں دوسرے دوست ہی بناؤں گی نہ رخسار نے اپنی صفائی دینا ضروری سمجھا

آپ کا جتنا دل کرے اتنے دوست بنائیں جس کے ساتھ رہنا ہے " رہیں جو کرنا ہے کریں مگر مجھے پریشان مت کیا کریں یہ میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھیں آپ کو اللہ کا واسطہ ہے زید باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا

زید پلیر ایسے تو مت بولو میں شروع دن سے تم سے بہت محبت "
- "کرتی ہوں وہ زید کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

شٹ اپ رخسار کچھ تو شرم کرو تمھاری بہن کا شوہر ہوں اسی "
بات کا لحاظ کر لو حد ہوتی گھٹیا پن کی زید اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے
- "غصے سے بولا

اس میں کوئی گھٹیا بات نہیں ہے وہ میری بہن نہیں کزن ہے اور "
وہ آئی ہے ہمارے بیچ میں جب اس نے میری محبت کا لحاظ نہیں کیا
- "تو میں کیوں کروں رخسار نے نفرت سے کہا

اول بات تو یہ ہے کہ عظمیہ جانتی ہی نہیں ہے کہ تمھاری نیت "
خراب ہے وہ تو تمھیں اپنی بہن ہی مانتی ہے اس معصوم کو تو معلوم
ہی نہیں ہے کہ اس نے آستین میں سانپ پالا ہوا ہے جو اسے
ڈسنے کے لیے بیٹھا ہوا ہے اور رہی بات بیچ میں آنے کی تو تم

میرے اور عظمیہ کے بیچ میں آنے کی کوشش کر رہی ہو زید دبے
دبے غصے میں بول کر جانے لگا اس لڑکی سے بات کرنا ہی فضول
تھا۔

زید پلیز مت جاؤ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں میں تمہارے "
بنا نہیں رہ سکتی وہ دوبارہ زید کا ہاتھ تھامتے ہوئے باقاعدہ رونے لگی
تھی اس کے اس طرح کرنے پر آس پاس سے گزرتے ہوئے
۔" اسٹوڈینٹ انہیں دیکھنے لگے تھے

رخسار میرا ہاتھ چھوڑو سب دیکھ رہے ہیں زید اپنا ہاتھ چھڑوانے "
۔" کی کوشش کی جو کہ رخسار نے کافی مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا
دیکھنے دو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اچھا ہے یہ لوگ دیکھیں گے تو "
۔" ان کو بھی پتا چلے گا کہ میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں

رخسار میرا ہاتھ چھوڑو ہم کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں آرام سے "

- "ٹھیک ہے اب کی بار زید تھوڑا نرم پڑا

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا تم پہلے مجھ سے وعدہ کرو کہ مجھ سے "

شادی کرو گے زید مجھ میں کیا کمی ہے عظمیہ سے زیادہ خوبصورت

ہوں اور تم سے اتنی شدید محبت کرتی ہوں اتنی تو عظمیہ بھی نہیں

کرتی وہ تمہاری عزت بھی نہیں کرتی پھر بھی تم نے اس سے شادی

کر لی ایسا لیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں ہے ؟

بس ایک اور لفظ مت بولنا تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے "

بات کی جائے تمہیں اپنا تماشا بنوانے کا بہت شوق ہے تو سنو تمہارا

عظمیہ سے کوئی مقابلہ نہیں تم میں اور میری بیوی میں زمین آسمان

کا فرق ہے اس کی سب سے بڑی خوبصورتی ہی یہی ہے کہ وہ

تمہاری طرح ہر دن پیار نہیں بدلتی آج اس سلمان کے ساتھ تو

کل زوہیب کے ساتھ ان تین سالوں میں تمہارے کتنے افیروز
رہے ہیں ساری یونیورسٹی جانتی ہے تم اگر کسی ایک کے ساتھ
مخلص ہوتی نہ میری بیوی کی طرح نکاح کرتی ابھی بھی وقت ہے
سنجھل جاؤ نہیں تو کہیں کی نہیں رہو گی اور ہاں آئندہ مجھ سے اس
قسم کی فضول بات کر کے میرا وقت ضائع کرنے کی بالکل ضرورت
نہیں ہے زید اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ کر اٹے پاؤں واپس
- "کلاس میں چلا گیا

رخسار نے آس پاس دیکھا تو چند اسٹوڈینٹس دکھائے دیئے جو اس "
کی عزت افزائی پر ہنس رہے تھے زید تم نے میرے ساتھ اچھا
نہیں کیا میں تم دونوں میاں بیوی کو کبھی معاف نہیں کروں گی
- "رخسار نے آنسو پونچھتے ہوئے نفرت سے کہا

آپ یہاں آج کیسے ہماری یاد آگئی وہ آنے والی شخصیت کو دیکھ "

- "کر حیران ہو گیا تھا

- "آپ کو کون بھول سکتا ہے آنے والے نے مسکرا کہا"

آؤ بیٹھو یقیناً کوئی خاص کام ہی ہے جو ہماری یاد آئی ہے وہ شخص "

- "طنزیہ مسکرا کر بولا

- "جی کام تو بہت خاص ہے آنے والے نے قبول کیا"

- "کیا؟"

- "زید اور عظمیہ یاد تو ہونگے ہی وہ مسکرا کر بولی"

عظیمیہ اور زید کا نام سن کر حسن کے چہرے پر ناگواری ابھر آئی " ان دونوں کو کیسے بھول سکتا ہوں ان دونوں کی وجہ سے ہی آج اس چھوٹے سے غیر سرکاری اسکول میں نوکری کر رہا ہوں یاد ہے مجھے آج بھی وہ منحوس دن جب ان دونوں میرے خلاف یونیورسٹی کی انتظامیہ کو شکایت کی تھی اور ان کو دیکھ کر باقی کی لڑکیوں میں بھی ہمت پیدا ہو گئی سب نے مل کر مجھے سسپینڈ کروا دیا ان دونوں کی وجہ سے میرا مستقبل خراب ہو گیا وہ نفرت سے یاد کرتا ہوا بولا خیر تم بتاؤ کیا کام ہے؟؟ مجھ سے وہ اپنی بات کہنے کے بعد -"رخسار سے اس کے آنے کی وجہ پوچھنے لگا

زید اور عظمیہ سے اپنا حساب برابر کرنے میں تمھاری مدد چاہیے"
"

- "جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے عظمیہ تمھاری کزن تھی"

- "ہاں اور دشمن بھی تڑاخ سے جواب آیا"

خیر جو بھی میں تمھاری مدد کیوں کرونگا وہ کرسی پر ٹیک لگاتے "
"- ہوئے بولا

اپنا بدلہ لینے کے لیئے اور بھی بہت کچھ مل سکتا ہے چہرے پر "
معنی خیز مسکراہٹ کے رقصاں تھی سوچ لو فائدہ ہی فائدہ ہے میں
تو تمھارے فائدے کے لئے ہی تمھارے پاس آئی ہوں ورنہ اور
لوگ بھی تھے جن سے میں کام کروا سکتی تھی مگر تم کو اپنا دوست
مانتی ہوں اسی لیے سب سے پہلے تمھارا خیال آیا اگر نہیں کرنا تو

کوئی بات نہیں میں چلتی ہوں رخسار اپنا بیگ اٹھا کر باہر جانے لگی
۔"

۔"کرنا کیا ہے؟ وہ رخسار کو باہر جاتا دیکھ کچھ سوچ کر بولا"

حسن کی بات سنتے ہی اس کے قدم تھمے اور چہرے پر مسکراہٹ
رینگنے لگی وہ اٹے قدم واپس حسن کی طرف آئی یہ ہوئی بات اب
۔"سنو کرنا کیا ہے وہ اس کو اپنا منصوبہ بتانے لگی

تمہارا دماغ تو ٹھیک حسن نے اس کا پلان سننے کے بعد حیرانگی
سے کہا اسے رخسار کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تم جانتی بھی ہو یہ تم
کیا بول رہی ہو میں تمہیں کوئی مجرم دکھائی دیتا ہوں کیا میں گھٹیا
ضرور ہوں مگر پیشہ ور مجرم نہیں ہوں جو ایسے کام کروں وہ ڈھکے
۔"چھپے انداز میں انکار کرنے لگا

تم سے کس نے کہا ہے کہ خود کرو کسی سے کروالو اتنا اچھا موقع " ملا ہے تمہیں بدلہ لینے کا اور تم گنوارہے ہو یہ کوئی اتنا بڑا کام نہیں ہے آئے دن ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں کسی کو بھی کچھ پتا نہیں چلے گا اتنا مت سوچو رخسار نے حسن کو بھڑکانے کی پوری کوشش کی وہ اتنی آسانی سے ہار نہیں ماننا چاہتی تھی اس کے دل میں عظمیہ کے لیے نفرت اس حد تک آگے بڑھ چکی تھی کہ - "وہ انسانیت تک بھول چکی تھی

ٹھیک ہے تم سہی کہ رہی ہو میں بلاوجہ ہی اتنا سوچ رہا ہو " یہ " ہوئی نہ بات میں تم کال کر کے ساری تفصیل بتا دوں گی تم بس تیاری - "مکمل رکھنا

ویسے ایک بات ہے اس وقت تم بہت خطرناک مجرمہ لگ رہی ہو " - "حسن نے ہنستے ہوئے کہا تو رخسار کے ماتھے پر بل پڑ گئے

کیا کریں آپ کی ہی صحبت کا اثر ہے جیسے استاد ویسے شاگرد "

- "رخسار نے بھی اپنا حساب برابر کیا

.....

یار اب اپنا موڈ تو ٹھیک کر لو ہم جا تو رہے ہیں نہ اگر تم اس "

طرح چپ بیٹھی رہو گی تو مجھے نیند آنے لگ جائے گی زید نے

ڈرائیو کرتے ہوئے ساتھ بیٹھی عنظمیہ کو بولا جس کا منہ سو جھا ہوا

"- تھا

زید مجھ سے بات مت کرو میں نے تم کو بولا بھی تھا کہ جلدی آ "

جانا مگر تم جان بوجھ کر اتنی دیر سے آئے ہو اب دیکھو پانچ بج

رہے ہیں عنظمیہ ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی اس کے سامنے کرتی ہوئی

بولی اب جا رہے ہیں دس بجے تک واپس بھی آنا ہے امی نے کہا

ہے اتنا سا ٹائم رہ گیا ایسا لگ رہا گھر کا رستہ ناپنے جا رہی ہو اسے
- "ایک بار پھر غصہ آنے لگا

ارے یار بیوی تم کو بتایا تو ہے کام زیادہ تھا ورنہ میری مجال جو "
میں اپنی پیاری سی جنگلی بیوی کو ناراض کروں وہ عظمیہ کو تنگ
کرنے لگا جانتا تھا عظمیہ جنگلی بیوی لفظ سے اچھا خاصہ تپ جائیگی
- "اور یہی ہوا

میں جنگلی ہوں تو تم کیا ہو؟ عظمیہ دانت پس کر بولی ایک تو آج "
کل ویسے بھی اس کی طبیعت میں چڑا چڑا پن آگیا تھا اوپر سے زید
نے دیر کر کے اچھا خاصہ موڈ خراب کر دیا تھا اب جنگلی سن کر تو
- "اس کا دماغ ہی گھوم گیا

میں انسان ہوں اشرف المخلوقات اور تمہارا پیارا سا شوہر زید نے "
- "اس کو مزید چھیڑا

اچھا ابھی بتاتی ہوں جب جنگلی پاگل ہو جائیں تو اشرف المخلوقات "

- "کا کیا کرتے ہیں وہ زید کے بالوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر بولی

اچھا اچھا میں مزاق کر رہا تھا تم تو میری پیاری سی بیوی ہو پلیز "

میرے بال خراب ہو جائیں گے یار بڑی محنت سے بنائیں ہیں زید

ہنستے ہوئے ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر جمائے دوسرے ہاتھ سے عظمیہ کا

ہاتھ دور کرنا چاہا جب سامنے سے تیزی سے ٹرک آتا دکھائی دیا

زید نے گاڑی کو سائیڈ سے نکالنے کی کوشش مگر تب تک دیر ہو

" چکی تھی



اسجد صاحب اس وقت لائونج میں بیٹھے کسی کتاب کا مطالعہ کر "

رہے تھے آج وہ جلدی گھر آگئے تھے اور اب عظمیہ کے آنے کا

انتظار کر رہے تھے اتنے میں ان کے نمبر پر کسی انجان نمبر سے
کال آنے لگی انہوں نے کال ریسیو کی ہیلو! جی جی میں ہی بات کر
رہا ہوں کیا؟ دوسری طرف سے جو خبر انھیں ملی تھی ان کے تو
ہوش ہی اڑ گئے پھر خود کو سنبھال کر بولے کہاں ہیں وہ اس وقت
اچھا کونسے ہسپتال میں جی جی میں ابھی آتا ہوں وہ کال کاٹ کر
- "باہر کی جانب بڑھنے لگے

ارے آپ اب کہاں جا رہے ہیں؟ صفیہ بیگم نے انہیں باہر "
- "جاتے دیکھ ان کے رستے میں حائل ہو کر پوچھا
صفیہ عظمیہ اور زید کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ان کی آواز میں تکلیف "
- "کا عنصر نمایاں تھا

کیا؟ کیسے ہوا وہ دونوں ٹھیک تو ہیں نہ وہ پریشانی سے پوچھنے "
- "لگیں

پتہ نہیں انجان نمبر سے فون آیا ہے میں ہسپتال جا رہا ہوں وہ " "جلدی میں تھے

اچھا میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں صفیہ بیگم ان کے ہمراہ " "چل دیں

صفیہ آپ زید کے گھر والوں کو بھی فون کر کے بتا دیں وہ گاڑی " "میں بیٹھتے ہوئے بولے

جی میں بتا دیتی ہوں آپ پریشان نہیں ہوں انشاء اللہ سب بہتر " ہوگا صفیہ بیگم نے انکی طرف دیکھا اسجد صاحب کی کیفیت وہ اچھی طرح سمجھ سکتی تھیں اولاد کا درد کیا ہوتا ہے وہ اچھی طرح جانتی تھیں ایک وقت تھا جب انہوں نے بھی اپنی اولاد کو کھویا تھا ان کی چھوٹی سی بیٹی جو چھت سے گر کر مر گئی تھی اور اسی وجہ سے ان کی طلاق ہوئی تھی وہ سر جھٹک کر رہ گئیں

وہ لوگ ہسپتال پہنچے تو اسحاق صاحب صالحہ بیگم اور بلال وہاں " پہلے سے ہی موجود تھے وہ بھی ان کے پاس آگئے کیا ہوا ڈاکٹر نے "کیا کہا اسجد صاحب نے پوچھا

انکل ہم بھی بس ابھی ابھی آئے ہیں بلال نے بتایا "اتنے میں " ڈاکٹر روم سے باہر آئے سب ان کی طرف بڑھے آپ کے بیٹے کا کافی بری طرح ایکسیڈنٹ ہوا ہے بہت خون بہ چکا ہے فوراً آپریشن نہیں کیا گیا تو جان بھی جا سکتی ہے ڈاکٹر نے سب کے سروں پر "دھماکہ کیا

خالہ امی سنبھالیں خود کو بلال نے صالحہ بیگم کو کندھوں سے تھام " کر کرسی پر بٹھایا بیٹے کی خبر سن کر وہ چکرا گئیں بلال نہ تھامتا تو وہ -"زمین بوس ہو چکی ہو تیں

اور ہماری بچی کیسی ہے؟ اسجد صاحب نے عظمیہ کے بارے میں " -"پوچھا

ان کے بارے میں ابھی آپ کو لیڈی ڈاکٹر آگاہ کریں گی ابھی " انکا چیک اپ ہو رہا ہے آپ لوگ جلد سے جلد فارم بھر دیں تاکہ -"ہم آپریشن شروع کریں

ڈاکٹر میرا بیٹا ٹھیک تو ہو جائے گا نہ اسحاق صاحب نے لڑکھرائی " ہوئی آواز میں پوچھا۔"انشاء اللہ آپ بس دعا کریں اللہ بہتر کرے گا ڈاکٹر نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر تسلی -"دی

ہمت کریں صالحہ انشاء اللہ دونوں بچے جلد ہی صحتیاب ہو جائیں " گے ڈاکٹر کے جانے کے بعد صفیہ بیگم ان کے پاس آکر ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولیں جو مسلسل روئے جا رہیں تھیں عظمیہ کیسی ہے صالحہ بیگم اپنے آنسو پونچھتے ہوئے پوچھنے لگی ڈاکٹر نے ابھی کچھ "بتایا نہیں کہتے ہیں ابھی تھوڑی دیر تک بتاتے ہیں

- "مسز عظمیہ زید کی فیملی آپ لوگ ہیں؟ ڈاکٹر نے پوچھا"

- "جی میں ان کی ماں ہوں صفیہ بیگم آگے بڑھ کر بولیں"

آپ کی بیٹی بالکل ٹھیک ہیں ہلکی پھلکی چوٹیں آئیں ہیں مرہم پٹی " کر دی ہے ڈرپ ختم ہو جائے تو آپ لوگ انہیں لے جاسکتے ہیں

- "ڈاکٹر نے پیشوارانہ مسکراہٹ کے ساتھ آگاہ کیا

ڈاکٹر ہماری بہو امید سے تھی صالحہ بیگم نے انجانے خدشے کے " "تحت ان سے ڈرتے ہوئے پوچھا

جی جی میں نے مکمل چیک اپ کیا ہے ماں اور بچہ بالکل ٹھیک ہیں " "ویسے یہ کسی کرشمے سے کم نہیں ہے انکا کافی بری طرح ایکسیڈنٹ ہوا ہے مگر اللہ کی شان ہے کہ ماں اور بچہ بالکل ٹھیک ہیں ڈاکٹر نے " "نے مسکراتے ہوئے کہا

یا اللہ تیرا بڑا شکر ہے میرے مالک سب نے اللہ کا شکر ادا کیا " "اب سب زید کے لیے دعا گو تھے جو زندگی اور موت کی کشمکش میں " "تھا

وہ لوگ کمرے میں داخل ہوئے تو عظمیہ کی ڈرپ ختم ہو چکی " "تھی اس کے ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی ہاتھ پر پلاسٹر چرھا ہوا " "تھا

کیسی طبعیت ہے اب میری بیٹی کی اسجد صاحب اس کے سر پر "
 - "ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے

پاپا زید تو ٹھیک ہے نا عظمیہ نے ان کا سوال نظر انداز کر کے اسجد
 - "صاحب کا بازو تھام کر ان سے پوچھا

بیٹا آپ پریشان مت ہو زید بالکل ٹھیک ہو جائے گا آپ گھر چلو "
 آپ کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے اٹھو شاباش صفیہ بیگم نے اس کے
 - "پاس آکر بازو سے پکڑ کر اٹھایا

نہیں میں کہیں نہیں جاؤں گی زید کو چھوڑ کر اس نے غصے سے "
 - "صفیہ بیگم کا ہاتھ جھڑکا

عظمیہ بیٹا اپنی ماں کے ساتھ گھر جاؤ ہم لوگ ہیں زید کے پاس "
 ہسپتال میں بھیڑ لگانے کا کوئی مطلب نہیں بلال خواتین کو گھر چھوڑ

کر آؤ میں اور اسجد صاحب ہیں یہاں اسحاق صاحب رعب سے بولے عظمیہ نے اپنے پاپا کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا تو اسجد صاحب نے بھی اسے جانے کا اشارہ کیا وہ ناچاہتے ہوئے بھی چپ چاپ اٹھنے لگی دل تو اسکا بالکل نہیں کر رہا تھا مگر اس حالت میں اس کا یہاں رہنا بھی مشکل تھا اور اپنے سر کے آگے وہ ضد نہیں کر سکتی تھی۔

چلیں خالہ امی بلال نے صالحہ بیگم سے چلنے کے لئے بولا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا نہیں! بیٹا میں زید کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی تم اپنی بھابھی اور آنٹی کو چھوڑ آؤ صفیہ بہن آپ عظمیہ کو اپنے ساتھ لے جائیں اسے آرام کی ضرورت ہے میں یہیں رکوں گی انہوں نے اٹل فیصلہ سنایا تو اسحاق صاحب نے بھی زبردستی کرنے کی کوشش نہیں کی سب جانتے تھے وہ ماں ہیں کسی کی نہیں

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

سنیں گیں عظمیہ لوگ گھر کے لئے نکل گئے تو وہ لوگ بھی
کوریدور میں آگئے ڈاکٹرز آپریشن کی تیاری میں لگے تھے اور وہ
- "لوگ دعائیں کر رہے تھے

نجمہ بیگم نے کچن میں چاروں طرف نظر دوڑائی کوئی بھی نظر "
نہیں آیا دھیرے دھیرے کچن میں داخل ہوئیں اپنے ہاتھ چھپی
شیشی آہستہ سے باہر نکال کر کاؤنٹر پر رکھی ابھی وہ کچھ کرتیں
اتنے میں زاہدہ (ملازمہ) آگئی انہوں فوراً وہ شیشی چھپائی زاہدہ کھانا
بن گیا ہے؟ انہوں نے ملازمہ کو خود کی طرف دیکھ تا پا کر پوچھا

"-

جی چھوٹی بھابھی سب کچھ بن گیا ہے بڑی بھابھی بنوا کر گئیں ہیں "۔
"ملازمہ نے انہیں باقی کام سمیٹتے ہوئے آگاہ کیا

بنوا کر گئیں ہیں کیا مطلب بھابھی کہیں گئیں ہیں کیا؟ ابھی ایک "۔
گھنٹے پہلے تک تو گھر پر ہی موجود تھیں انہوں نے نا سمجھی سے
"پوچھا

ہاں وہ صاحب کے ساتھ کہیں گئیں ہیں بہت جلدی میں تھے "۔
دونوں ملازمہ نے انہیں آگاہ کرنے کے بعد جانے کی اجازت چاہی
"بھابھی میں جاؤں؟ ملازمہ نے انہیں خیالوں میں گم دیکھ کر پوچھا

ٹھیک ہے جاؤ بھئی انہوں نے ملازمہ کو اجازت دی یہ دونوں "۔
میاں بیوی کہاں چلے گئے آخر اس گھر میں ہو کیا رہا ہے مجھے کچھ پتا
نہیں وہ خود سے بڑبڑاتی کچن سے نکل گئیں لائونج میں انہیں رخسار
کسی سے فون پر بات کرتی ہوئی دکھائی دی اسکی باتوں سے ایسا لگ

رہا تھا جیسے کسی سے جھگڑ رہی ہو جب وہ قریب گئیں تو جو بات
- " انہوں نے سنی ان کے پیروں تلے زمین ہی نکل گئی

.....

حسن تم پاگل ہو یہ کیا کیا تم نے؟ میں نے تمہیں بولا تھا صرف "

عظمیہ کو راستے سے ہٹانا ہے اور تم نے زید کو بھی ہسپتال پہنچا دیا

رخسار غصے سے غرائی حسن نے جب اسے بتایا کہ ان دونوں کا

ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے عظمیہ کا سن کر تو اسے بہت خوشی ہوئی مگر

جب پتا چلا کہ زید کی بھی حالت خراب ہے تو اس نے حسن کو

ہسپتال جا کر پتا کرنے کو بولا حسن نے اسے بتایا کہ عظمیہ کا تو پتہ

نہیں کیا حال ہے مگر زید کی حالت خراب ہے ان دونوں کے

والدین وہیں موجود تھے اس لیے وہ عظمیہ کا پتا نہیں کر سکا جبکہ

زید کا اس نے وارڈ بوائے سے پوچھ لیا تھا اس وقت وہ لاؤنج میں

موجود حسن کو کھری کھری سنا رہی تھی تمہیں میں نے اچھی طرح سمجھایا تھا کہ زید کو کچھ نہیں ہونا چاہیے بس عظمیہ کو راستے سے ہٹا دو عظمیہ دفعہ ہوگی تو زید کو میں خود ہی اپنا بنا لوں گی مگر تم نے سارا کام ہی الٹا کر دیا وہ بات کرتے کرتے پیچھے مڑی تو اپنی ماں کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے اسے گھور رہیں تمہیں امی وہ۔۔ ابھی اس نے اپنی صفائی کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ نجمہ بیگم نے ایک زوردار طمانچہ اس کے منہ پر رسید کیا رخسار گال پر ہاتھ رکھے اپنی۔۔ "ماں کو حیرت سے دیکھنے لگی

رخسار!!! یہ کیا کیا؟ تم نے انہوں نے رخسار کو بازو سے پکڑ کر " جھنجھوڑا تم نے میری اتنے سالوں کی محنت پر پانی پھیر دیا اگر عظمیہ۔۔ " کو کچھ ہو گیا تو نجمہ بیگم بول کر اپنا سر تھام گئیں

اچھا ہے مر جائے جان چھوٹ جائے گی میری اس سے اس کی " وجہ سے کوئی میرا نہیں بنتا سب کو عظمیہ میں پتہ نہیں کیا دکھتا ہے میری اپنی ماں ہی ہر وقت اس کی طرف داری میں لگی رہتی ہے وہ " اپنی ماں کو گھور کر نفرت بھرے لہجے میں بولی

اللہ نے کرے ابھی عظمیہ کو کچھ بھی ہو اگر عظمیہ کو کچھ ہوا " تمہیں پتہ بھی ہے کیا ہوگا تمہارے تایا ابو نے اپنی ساری جائیداد عظمیہ کے نام کر رکھی ہے اگر عظمیہ کو کچھ بھی ہو جاتا ہے تو اس کے نام کی ساری دولت فلاحی ادارے میں چلی جائیگی جب تک عظمیہ پچیس سال کی نہیں ہو جاتی تب تک کچھ نہیں ہو سکتا تھا اور جب وہ پچیس سال کی ہو جاتی تو میں ساری جائیداد ہم دونوں کے نام کروالیتی یہی وجہ ہے جو میں اتنے سالوں سے اس بد دماغ لڑکی کو اپنی اولاد پر فوقیت دیتی آئی ہوں تاکہ ہم دونوں کا مستقبل

محفوظ ہو سکے یہ عیش ہمیں عظمیہ کی وجہ سے ہے اس کی ہی وجہ سے آج ہم اس گھر میں عیش کی زندگی گزار رہے ہیں تمہارے ابا تو ایک معمولی سے پروفیسر تھے انہیں کاروبار نہیں آتا تھا یہ سارا کاروبار بھائی صاحب کا ہے تمہارے باپ کے مرنے کے بعد جب مجھے پتہ چلا کہ آمنہ کو کینسر ہے تو میں نے سوچ لیا تھا کہ میں اسجد سے شادی کر لوں گی آسانی سے دولت ہاتھ میں آ جائیگی مگر آمنہ نے مرتے وقت چالاکی سے اسجد کی شادی اپنی دور کی رشتہ دار صفیہ سے کروادی مگر میں ہار نہیں مانی عظمیہ کے دل میں صفیہ کے لئے اتنی نفرت بھری کہ وہ صفیہ سے دور ہو جائے اور میری ہر بات مانے اور ایسا ہی ہوا اب جب منزل اتنی قریب تھی تو تم نے سارا کام خراب کر دیا انہوں نے آج رخسار کو ساری حقیقت

بتاتے ہوئے آخر میں دانت پیس کر رخسار کو گھور کر کہا اور صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئیں۔

امی اگر آپ مجھے یہ سب پہلے ہی بتا دیتیں تو میں ایسا کچھ نہ کرتی " مجھے کیا پتہ تھا مجھے جب سے عظمیہ کی پریگننسی کی خبر ملی ہے میرے تن بدن میں آگ سی لگ گئی ہے اوپر سے زید بھی ہر وقت اس کی ہی راگ الاپتہ رہتا تھا میں اور کیا کرتی آپ کو کتنی بار بولا کہ کچھ کریں لیکن آپ نے بھی کچھ نہیں کیا تو مجھے مجبوراً ایسا کرنا پڑا رخسار نے ڈرتے ڈرتے اپنی ماں کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

بے وقوف لڑکی یہ دیکھو میں دوا لے کر آئی تھی کے آج جب " عظمیہ گھر آئے گی تو اسے یہ دوا کھانے میں ملا کر دے دوں گی جس سے اس کا بچہ مر جائے گا اور سارا الزام صفیہ پر آ جائے گا انہوں

نے اپنے ہاتھ میں پکڑی دوا کی شیشی رخسار کے سامنے کی ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ کسی چیز کے گرنے کی آواز نے انھیں اپنی جانب متوجہ کیا جب انہوں نے نظر گھما کر دیکھا تو دونوں ماں بیٹی کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں۔

سامنے صفیہ بیگم عظمیہ کو تھا میں کھڑی تھیں چہرے پر دکھ اور "ناگواری کے ملے جلے تاثرات تھے شاید نہیں یقیناً ان دونوں نے ساری باتیں سن لیں تھیں۔

نجمہ بیگم خود کو کمپوز کر کے عظمیہ کی طرف بڑھیں عظمیہ میری "جان یہ سب کیا ہے؟ یہ چوٹ کیسے لگی نجمہ بیگم پاس آکر عظمیہ کی طرف ہاتھ بڑھا کر مصنوعی فکر مندی سے کہا تو عظمیہ نے انہیں

ہاتھ کے اشارے سے روک دیا اور صفیہ بیگم سے ہاتھ چھڑواتی۔ "خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

صفیہ بیگم نے ایک نظر دونوں ماں بیٹی کو دیکھا اور افسوس بھری "نگاہ ان پر ڈال کر عظمیہ کے پیچھے چل دیں جب وہ عظمیہ کو لے کر آ رہی تھیں تو دونوں ماں بیٹیوں کی ساری باتیں ان دونوں نے سن لی عظمیہ پر تو جیسے سکتہ طاری ہو گیا وہ اپنی جگہ سن سی کھڑی تھی جب صفیہ بیگم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا عظمیہ نے ان کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا تو ان کا ہاتھ میز پر رکھے گلہ ان پر لگا -" اور وہ زمین بوس ہو گیا تھا

بلال ان دونوں کو گھر چھوڑ کر واپس جا رہا تھا کہ اس کے موبائل پر اقصی کی کال آنے لگی اس نے گاڑی روک کر کال ریسیو کی ہیلو! -"ہاں اقصی بولو

بھائی بھابھی کیسے ہیں؟ میں نے ابو کو بھی فون کیا تھا ان کا فون " نہیں لگ رہا اقصیٰ نے بلال کی آواز سنتے ہی سب سے پہلے زید اور -"عظمیہ کی خیریت پوچھنے لگی

بھابھی تو الحمد للہ ٹھیک ہیں ہلکی پھلکی چوٹیں آئی ہیں انہیں مگر " زید کا بہت بری طرح ایکسیڈنٹ ہوا ہے آپریشن چل رہا ہے بس تم لوگ دعا کرو میں بھابھی اور انکی امی کو چھوڑنے آیا تھا اب دوبارہ ہسپتال جا رہا ہوں یار تم پریشان نہیں ہو انشاء اللہ زید بھائی بالکل ٹھیک ہو جائیں گے پلیز ایسے روؤں تو مت اگر تم ہمت نہیں کرو گی تو خالہ امی اور باقی سب کو کیسے سنبھالو گی بلال نے اقصیٰ کو سمجھایا جو بھائی کی حالت سن کر رونے لگی تھی اچھا میں گھر آتا ہوں تم -" رونا تو بند کرو بلال پریشان ہو کر بولا

نہیں نہیں تم گھر نہیں آؤ ہسپتال جاؤ امی ابو کو تمھاری ضرورت " ہے وہ اکیلے پریشان ہو جائیں گے تم امی کو بتا دینا کہ دادی (بلال کی دادی) ہمارے پاس ہی آگئی ہیں وہ پریشان نہ ہوں اقصی آنسو -" صاف کرتے ہوئی بولی

ٹھیک تم لوگ اپنا خیال رکھنا "اللہ حافظ" بلال نے بول کر فون " بند کر کے گاڑی اسٹارٹ کر کے ہسپتال کی جانب چل پڑا مگر راستے میں اس کے فون پر کسی کی کال آنے لگی اس نے کال ریسپو کی کچھ دیر بات کرنے کے بعد اس نے فون رکھ کر گاڑی کا رخ دوسری -"جانب موڑ دیا

کیا ہوا اقصی سب خیریت تو ہے دادی نے اقصی کو فون رکھتے " دیکھ کر پوچھا تو اقصی نے انہیں ساری صورتحال بتائی اس کی بات سن کر انٹی بھی رونے لگی ادھر آؤ دونوں میرے پاس دادی نے

دونوں کو اپنے پاس بلایا ایسے روتے نہیں دعا کرتے ہیں چلو شاباش
اپنے بھائی کے لیے دعا کرو دادی نے انٹی کے آنسو صاف کر کے
کے گلے لگا کر پیار سے سمجھایا تو انٹی سر ہلا کر وضو کرنے چلی
۔"گئی

دادی میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں اقصیٰ کو یاد آیا "
دادی کو شوگر تھی وہ زیادہ دیر بھوکی نہیں رہ سکتی تھیں رات کے
۔"کھانے کا وقت ہو چکا تھا

نہیں اقصیٰ بیٹی تم پریشان نہیں ہو میں نے تمہارے خالو کو بول "
دیا ہے وہ ابھی ہم سب کے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتے ہوں
۔"گے دادی نے بتایا تو وہ سر ہلا کر رہ گئی

وہ چپ چاپ کمرے میں آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی اس وقت اس کے " دماغ میں بہت سی الجھنیں تھیں اس کے ساتھ یہ سب کیا ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ بیڈ پر بیٹھی مسلسل زمین کو گھور رہی تھی جب اس کے پیچھے ہی صفیہ بیگم بھی آ گئیں عظمیہ بیٹا تم پریشان نہیں زیادہ سوچو مت اس بارے میں تمہاری طبیعت خراب ہو جائیگی تم اٹھو میں تمہارا منہ ہاتھ دھلوا کر کپڑے تبدیل کر وادیتی ہوں وہ عظمیہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولیں مگر وہ یونہی زمین کو گھورتی رہی عظمیہ !!! انہوں اس بار قدرے اونچا بولا تو وہ چونک کر انکی طرف دیکھنے لگی کپڑے تبدیل کرنے ہے اٹھو انہوں - "عظمیہ کو خود کی طرف دیکھتا پا کر دوبارہ بولا

مجھے کچھ نہیں کرنا آپ جائیں یہاں سے بلکہ مجھے یہاں سے جانا " ہے میں یہاں آئی ہی کیوں ہوں مجھے زید کے پاس جانا ہے وہ بیڈ

سے اٹھتی ہوئی بولنے لگی اسے زید کے پاس جانا تھا اسے سب سے اچھی طرح زید ہی سمجھتا تھا ہر مشکل میں وہ اسے سنبھال لیتا تھا آج بھی سنبھال لے پھر کیوں وہ یہاں رہے جہاں نہ اسے سکون ہے نہ ہی زید کا ساتھ

عظمیہ ہم صبح جائیں گے ابھی رات ہو چکی ہے وہاں پر پہلے ہی چار " لوگ موجود ہیں ہسپتال والے اتنے لوگوں کو رکنے نہیں دیتے صفیہ " بیگم نے عظمیہ کا بازو پکڑ کر روکا وہ باہر جانے لگی تھی

آپ میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے جانا ہے میں زید کے ساتھ ہی رہوں " گی مجھے رہنے دینگے میں بتاؤں گی میں اسکی بیوی ہوں وہ مجھے رہنے دینگے وہ مسلسل ان سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

جب صفیہ بیگم نے اسے تھوڑا سختی سے بولا جس پر وہ اپنی ہاتھ "چھڑوانے کی کوشش ترک کر کے ان کو دیکھنے لگی

عظمیہ ضد مت کرو اس وقت واپس ہسپتال جائیں گے تو سب " پریشان ہو جائیں گے اگر تمہیں رکنا ہی تھا تو یہ بات سب کے سامنے بولنی چاہیے تھی ناب ضد کرنے سے کیا ہو گا چلو میں تمہارے کپڑے تبدیل کرواتی ہوں دیکھو خون لگا ہوا ہے وہ اس کی قمیض کی جانب اشارہ کرتی ہوئی بولی جہاں کافی خون کے دھبے تھے عظمیہ نے گردن جھکا کر دیکھا مگر کچھ نہیں بولی صفیہ بیگم نے اسے بیڈ پر بٹھایا پھر الماری سے اس کے کپڑے نکال کر واپس عظمیہ کے پاس آئیں اسے واشروم لے جا کر اس کا منہ ہاتھ دھلوا کر اس کے کپڑے بدلوا کر چلی گئیں عظمیہ خاموشی سے ان کی ہر کاروائی دیکھتی رہی کچھ دیر بعد وہ کھانا لیکر واپس آئیں عظمیہ کے سامنے کھانا رکھ کر نوالہ بنا کر اس کے منہ کے سامنے کیا تو عظمیہ غور سے انہیں دیکھنے لگی اس نے ہمیشہ ان کے ساتھ برا رویہ رکھا

تھا جب سے اسکی ماں مری تھی اس نے نجمہ بیگم میں اپنی ماں تلاش کرنے کی کوشش کی تھی صفیہ بیگم کو تو اپنا دشمن ہی سمجھا تھا پھر کیوں وہ اس کا خیال رکھ رہی تھیں کیا انہیں بھی شاید نجمہ بیگم کی طرح اس کے پیسوں سے مطلب تھا لیکن انہیں تو اتنا ڈرامہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں وہ تو پاپا سے سب کچھ لے سکتیں تھیں۔ "پھر کیوں؟؟؟ یہ سوال اس کے ذہن میں گردش کر رہا تھا

عظمیہ!! منہ کھولو انہوں نے عظمیہ کو گم صم دیکھ کر بولا تو عظمیہ "نے خود سے کھانے کے لیے پلیٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا تمہارے دائیں ہاتھ میں چوٹ لگی ہے کیسے کھاؤ گی؟؟ آج میرے ہاتھ سے کھالو صفیہ بیگم نے بول کر دوبارہ نوالہ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے بنا کچھ کہہ کھالیا پھر وہ عظمیہ کو دوائی دے کر آرام کرنے کا۔ "بول کر چلی گئیں

امی کیا ہو گیا؟ بیٹھ بھی جائیں اب! رخسار کب سے اپنی ماں کو " جلع بلی کی پیروں کی طرح چکر کاٹتے ہوئے دیکھ رہی تھی آخر کار - "تنگ آکر بول ہی پڑی

کعبخت تیری وجہ سے عظمیہ مجھ سے ناراض ہو گئی ہے منحوس وہ " رخسار کو بازو سے پکڑ کر بری طرح جھنجھنوڑتی ہوئی غرائی رخسار اپنی ماں کا یہ روپ دیکھ کر دنگ رہ گئی تیرے دماغ پر یہ زید کا بخار کچھ زیادہ ہی چڑھ گیا تھا اگر مجھے پتا ہوتا تو ایسا کچھ کرے گی تو میں پہلے ہی تجھے روک لیتی ہائے اب کیا ہو گا میرا نجمہ بیگم ماتھا پیٹنے لگی نہیں نجمہ تم اتنی جلدی ہار نہیں مان سکتی تمہیں کچھ تو کرنا ہی ہو گا وہ اپنے آپ سے بڑبڑائی جب کہ رخسار نے اب کی بار - "چپ رہنے میں ہی عافیت جانی

وہ مسلسل بھاگ رہی تھی اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ کہاں جا رہی " ہے اسے بس اپنی جان بچانی تھی کوئی تیزی سے اس کے پیچھے آ رہا تھا چاروں طرف اندھیرا اور خاموشی تھی بھاگنے سے زمین پر پڑے پتوں کی چرچراہٹ ماحول میں خوف پیدا کر رہے تھے وہاں آس پاس بہت ساری قبریں تھیں شاید وہ قبرستان میں تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ابھی بھی اس کے پیچھے آ رہا تھے وہ مزید تیزی سے بھاگنے لگی اس کا سانس بری طرح پھول چکا تھا اس نے ایک بار پھر پیچھے مڑ کر دیکھا تو بری طرح گر پڑی اس نے اٹھنا چاہا مگر یہ کیا وہ کسی گڑھے میں گر چکی تھی وہ جو کوئی بھی تھا اب بالکل اس کے سر پر کھڑا تھا اور اب اس گڑھے میں مٹی ڈال رہا تھا مٹی

کو خود پر گرتا دیکھ اس کے اوسان خطا ہو گئے وہ نکلنا چاہ رہی تھی مگر نکل نہیں پا رہی رہی تھی اس نے آواز دے کر کسی کو بلانا چاہا مگر یہ کیا اس کی آواز کہاں گئی اس کی آواز سلب کر لی گئی تھی مٹی بہت تیزی سے اس کے اوپر گر رہی تھی گڑھا تقریباً بند ہو چکا تھا اسے اب سانس آنا بند ہو رہی تھی کوئی چیز اس کے پیروں پر رینگ رہی تھی پیروں سے ہوتے ہوئے اس کے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے چکی بہت سارے جانور اس کے وجود پر چپکے اسے کانٹ رہے تھے وہ تکلیف میں تھی مگر کچھ نہیں کر پا رہی تھی بے بس ہو گئی تھی اس نے ایک بار پھر چیخنا چاہا اب اسکی آواز واپس آچکی تھی۔

مجھے کوئی یہاں سے باہر نکالو میری مدد کرو کوئی انہیں میرے " جسم سے ہٹاؤ وہ بری طرح روتے ہوئے چیخ کر بولی جب اسے ایک

آواز آئی۔ "تم اب یہاں سے نہیں جا سکتی اب یہی تمہارا اصل گھر ہے تم مر چکی ہو اور یہ سب تو تمہاری زندگی بھر کی کمائی ہے تم نے اپنی زندگی میں یہی سب اکھٹا کیا ہے اب یہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہینگے یہ تمہارے گناہ ہیں اسے بتایا گیا۔"

نہیں مجھے جانے دو مجھے ایک موقعہ دے دو میں سارے گناہ چھوڑ دوں گی بس مجھے ایک بار جانے دو ایک موقعہ دے دو توبہ کرنے کا مجھ سے اتنی تکلیف برداشت نہیں ہو رہی ہے وہ روتی ہوئی التجا کرنے لگی۔

نہیں اب تمہارا وقت پورا ہو چکا ہے اب نہیں آواز کے ساتھ ہی "اب کوئی اسے گھسیٹ کر آگ کے کنویں کے پاس لے جا رہا تھا وہ چیخ رہی تھی چلا رہی تھی مگر کوئی نہیں تھا سننے والا پھر اسے لوگوں کے چیخنے چلانے کی دردناک آوازیں آنے لگی وہ جتنا اس جگہ کے

قریب ہوتی جا رہی تھی شور بڑھتا جاتا تھا پھر گھسیٹ نے والے
- "اسے بھی اس آگ کے کنویں میں ڈال دیا

نہیں نہیں آہ عظمیہ چیختی ہوئی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اس کا پورا وجود "
لپٹنے میں شرابو تھا وہ تیز تیز سانسیں لے رہی تھیں اس نے آس
پاس دیکھا وہ اپنے کمرے میں اپنے بیڈ پر موجود تھی اس کے وجود
پر کوئی بھی جانور نہیں تھا نہ ہی آگ تھی یعنی وہ خواب دیکھ رہی
تھی وہ مری نہیں تھی وہ زندہ تھی وہ بچ گئی تھی اس کی آنکھوں
سے ابھی بھی آنسو بہہ رہے تھے اس نے شکر کا سانس لیا ایک
نظر گھڑی کو دیکھا جو ساڑھے چار بج رہی تھی اسے اس اکیلے
کمرے میں اب بہت خوف آ رہا تھا وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل
آئی پورے گھر میں خاموشی تھی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی تو صفیہ
بیگم کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی

قبلہ رخ قرآن مجید کی آہستہ آواز میں تلاوت کر رہیں تھیں عظمیہ کے قدم خود بخود ان کے کمرے میں داخل ہو گئے انہوں نے عظمیہ کو نہیں دیکھا تھا عظمیہ خاموشی سے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی قرآن کریم کی تلاوت سے اس کے دل کو بہت سکون ملا وہ صوفے پر سر ٹکاتی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر خواب ایک بار پھر اسکی آنکھوں کے سنے لہرانے لگا عظمیہ نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں فجر کی آذان کی آواز آنے لگی تو صفیہ بیگم تلاوت روک کر آذان کے جواب دینے لگیں پھر نماز کے لیے اٹھیں تو انہیں حیرت کا شدید جھٹکا لگا عظمیہ کو اس وقت اپنے کمرے میں دیکھ کر انہیں حیرت کے ساتھ پریشانی بھی لاحق ہوئی وہ قرآن مجید - "کو رکھ کر عظمیہ کے پاس آئیں

عظمیہ تم ٹھیک ہو؟؟، کچھ چاہیے کیا بیٹا صفیہ بیگم کے پوچھنے پر وہ " ہونک بنی انہیں دیکھتی رہی جیسے سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو کہ - " انہوں نے کیا پوچھا ہے عظمیہ!!! انہوں نے اسے دوبارہ پکارا

جی جی!!! وہ مجھے نیند میں خواب۔۔ آپ قرآن کی آواز میں.. " یہاں وہ آس پاس دیکھتی اٹے سیدھے الفاظ بولتی صفیہ بیگم کو نیند میں لگی اچھا تم ایسا کرو وہاں بیڈ پر سکون سے سو جاؤ میں نماز پڑھ لیتی ہوں وہ عظمیہ کو بیڈ کی طرف جانے کا اشارہ کر کے بولیں بلکہ عظمیہ تم بھی نماز پڑھ لو اٹھ گئی ہو تو وہ جائے نماز بچھاتے ہوئے بیڈ پر لیٹی عظمیہ کو بول کر نماز کی نیت کر چکی تھیں عظمیہ کو یاد آیا اس نے بھی برائی چھوڑنے کے لئے ایک موقع مانگا تھا وہ تیر - " کی تیزی سے اٹھی اور اپنے کمرے میں چل دی

کمرے آکر اس نے سب سے پہلے لائٹس جلائی پھر وضو کر کے " نماز ادا کر کے رو کر اللہ سے معافی مانگی اور زید کے لیے بھی " ڈھیر ساری دعا کی

.....

زید کا آپریشن بالکل ٹھیک ہوا تھا اس کی ساری ریپوٹس بالکل " ٹھیک تھیں بس اسکا پیر بہت متاثر ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ فلحال چلنے پھرنے سے قاصر تھا ڈاکٹر نے ان لوگوں کو تسلی دلائی کہ آرام اچھی غذا اور فزیو تھراپی سے وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا ڈاکٹر نے پیشوارانہ مسکراہٹ کے ساتھ ان سب کو بتایا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی سب نے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا کیا ہم زید سے مل سکتے ہیں؟؟؟ اسجد صاحب نے ڈاکٹر سے پوچھا تو ڈاکٹر نے

انہیں دوسرے کمرے میں منتقل کرنے کے بعد ملنے کی اجازت
- "دے دی

وہ لوگ سب اس وقت زید کے پاس تھے عظمیہ بھی صفیہ بیگم "
کے ساتھ آچکی تھی زید کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی دائیں پیر
پر پلاسٹر چڑھا ہوا تھا چہرے پر بھی زخم تھے سب نے اس سے مل
کر حال احوال دریافت کر کے آرام کرنے کا بول کر جا چکے
- "تھے

زید یہ سب اتنی ساری چوٹیں عظمیہ نے زید کو سر تا پیر دیکھتے "
ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اس کی تو گمان میں بھی نہیں تھا کہ
- "زید کو اتنی زیادہ لگی ہے اب جب اسے دیکھا تو رونا شروع ہو گئی

میری جان !!! کیوں رو رہی ہو پلینز چپ ہو جاؤ میں اس وقت "

تمہارے آنسو صاف نہیں کر سکتا زید بے چارگی سے بولا اس

نے جلدی عظمیہ کو روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ بات بات پر

رونے والی لڑکیوں میں سے ہرگز نہیں تھی ہاں وہ اس کی حالت کی

وجہ سے رو رہی تھی مگر زید کو اسے اس طرح روتا دیکھ کر تکلیف

ہو رہی تھی۔ ادھر دیکھو میری طرف اب تو میں ٹھیک ہوں نہ زید

نے اس کے دیکھنے پر تسلی مگر وہ پھر بھی روئے جا رہی تھی۔ عظمیہ

تمہاری ناک بہہ رہی ہے بالکل چھوٹے بچوں کی طرح زید نے

مسکراہٹ دبا کر کہا "۔ عظمیہ نے آنسو بھری آنکھوں سے ایک

نظر زید کو دیکھا پھر جھک کر اس کے بازو پر اپنی ناک رگڑی تو زید

چیخ پڑا یہ کیا کیا تم نے؟؟؟ میں کوئی ٹیشو پیپر ہوں؟ وہ عظمیہ کو

"گھور کر بولا

جھوٹ بولو گے تو ایسا ہی ہو گا کوئی نہیں بہتی میری ناک عظمیہ "

- "ناک چڑھا کر بولی تو دونوں ہنسنے لگے

بلال تم اپنی خالہ کو گھر لے جاؤ میں اور اسجد صاحب تھانے "

جائینگے رپورٹ درج کروانے کل سے اتنی پریشانی تھی کہ یاد ہی

نہیں تھا آخر پتہ تو چلنا چاہیے کہ مین روڈ پر اتنے لوگوں کے باوجود

- " ایکسیڈنٹ کیسے ہو گیا اسحاق صاحب تشویش زدہ سے بولنے لگے

خالو آپ پریشان نہیں ہوں کل ہی کسی نے ایکسیڈنٹ کی ویڈیو "

سوشل میڈیا پر ڈال دی تھی ٹرک ڈرائیور پکڑا گیا ہے لوگوں نے

اسے پولیس کے حوالے کر دیا ہے اب دیکھو کیا بولتا ہے بلال نے

- " انہیں آگاہ کیا

یہ سب تمہیں کیسے پتہ ہے؟"

میں جب بھابھی کو چھوڑ کر آ رہا تھا تو تھانے سے کال آئی تھی " ان لوگوں نے پہلے آپ کو کال کی تھی مگر آپ کا فون بند آ رہا تھا اسجد انکل کا فون بھی نہیں لگ رہا تھا تو مجھے کال کر کے بولایا تھا -" بلال نے انہیں تفصیل سے بتایا

ہمارا فون تو کل سے ہی بند پڑا ہے وہ جیب سے فون نکالتے " ہوئے بولے تو اسد صاحب نے بھی اپنی جیب ٹٹولی تو انہیں یاد آیا کہ کل وہ جلد بازی میں اپنا موبائل گھر ہی چھوڑ آئے تھے چلیے ہم سب بن گھر چل کچھ دیر آرام کر لیتے ہیں عظمیہ اور اس کی ماں ہیں یہاں اسجد صاحب نے بلال اور اسحاق صاحب سے کہا تو دونوں -" سر ہلا کر چل دیے

امی بھائی کی طبیعت اب کیسی ہے؟ اقصیٰ نے اپنی ماں سے پوچھا "۔
"وہ لوگ ابھی آئے کر بیٹھے تھے

الحمد للہ بالکل ٹھیک ہے اللہ کا بڑا کرم ہے صالحہ بیگم نے مسکرا کر "۔
بتایا تو اقصیٰ نے بھی شکر ادا کیا اماں بی آپ کا بہت شکریہ آپ
بچیوں کے پاس رک گئیں صالحہ بیگم نے ساتھ بیٹھی ہوئیں بلال کی
"دادی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا

ارے صالحہ اس میں شکریہ کی کیا بات مشکل وقت میں اپنے ہی "۔
اپنوں کے کام آتے ہی اور یہ میری بھی کچھ لگتی ہیں دادی نے
"مسکرا کر کہا

ابو میں آپ کے لیے چائے بنا کر لاؤں؟ انٹی نے اسحاق صاحب کے گلے میں دونوں ہاتھ ڈال کر اپنے باپ کا گال چومتے لاڈ سے

- "پوچھا

نہیں میرا بچہ ابھی ہم ہسپتال سے آئے ہیں پہلے نہائیں گے پھر "

آپ چائے بنانا اسحاق صاحب انٹی کے سر چوم کر پیار سے بول پھر اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گئے صالحہ بیگم بلال کی دادی کے ساتھ

- "باتوں میں مصروف ہو گئی

اقصی ایک کپ چائے تو بنا دو بلال نے اقصی کے پاس آکر کہا "

میں بناؤ بلال بھائی انٹی دونوں کے درمیان آکر بولی نہیں تمھاری آپنی بنائیں گی ہم دونوں کے لیے بلال نے انٹی کی پیشکش ٹھکراتے ہوئے کہا بلال کو اقصی کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پینی تھی . کوئی میرے ہاتھ کی چائے نہیں پیتا انٹی رومی شکل کر بنا کر بولی تو بلال

کو ترس آگیا اچھا میری پیاری گڑیا میں پیونگا اپنی چھوٹی بہن کے ہاتھ کی چائے جاؤ بنا کر لے آؤ بلال کے کہنے پر انٹی چہکتی ہوئی کچن میں گھس گئی۔ تم کیوں مسکرا رہی ہو؟؟ وہ اقصی کو بلا وجہ مسکراتے دیکھ آنکھیں سکڑ کر بولا تو وہ نفی میں گردن ہلا گئی کچھ دیر بعد جب چائے آئی تو پہلا گھونٹ پینے کے بعد اسے اقصی کے مسکرانے کی وجہ سمجھ آ گئی انٹی کی تخلیق کردہ شے کو چائے کا نام دینا چائے کی شان میں گستاخی تھی ایک دو گھونٹ پینے کے بعد اس کی شکل دیکھ کر اقصی کو اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو گیا۔ رہنے دو بس مجھے پتہ ہے یہ نہیں پی جا سکتی تم رکھ دو میں دوسری بنا دیتی ہو وہ بلال کے ہاتھ سے کپ لیتے ہوئے بولی۔ انٹی میری پیاری گڑیا تم آئندہ چائے نہیں بنانا بلال نے انٹی کے آگے ہاتھ جوڑے تو اس کا

- "منہ بن گیا

وہ کافی دیر سے الماری میں سر گھسائے نا جانے کیا تلاش کر رہی " تھی پچھلے ایک گھنٹے سے وہ کبھی الماری تو کبھی اسٹور روم سے چیزیں لا کر ہر جگہ پھیلا رہی تھی زید اسے دیکھ دیکھ کر تنگ آ چکا تھا ۔ "عظمیہ!!! اب بس کر دو یار تم نے پورا کمرے کو اکھاڑا بنا دیا ہے زید کمرے کے حال دیکھ کر زچ ہو کر بولا . زید کو ہسپتال سے گھر آئے ہفتہ بھر ہو چکا تھا اب اسکی طبیعت کافی بہتر تھی پلاسٹر پیر پر ابھی بھی چڑھا ہوا تھا اس ایک ہفتے میں زید نے عظمیہ میں جو تبدیلیاں دیکھیں تھیں وہ تو چکرا کر رہ گیا تھا کہ یہ اس کی جنگلی ۔ "بیوی ہی ہے یا کوئی نئی مخلوق ہے

کچھ دیر مزید الماری الٹ پلٹ کرنے کے بعد اسے اپنی مطلوبہ " چیز مل چکی تھی شکر ہے مل گئی وہ اپنی مطلوبہ شے کو دیکھتی ہوئی بولی اور اسے لا کر زید کے پاس بیڈ پر رکھا زید نے غور سے دیکھا - "وہ ایک کڑھائی والی چادر تھی

- "یہ کیا ہے؟ زید نے چادر کی طرف اشارہ کیا"

چادر ہے لا پرواہی سے بول کر وہ اب اسے کھول کر اچھی طرح " - "دیکھ رہی تھی

مجھ بھی پتہ ہے چادر ہے مگر تم کرو گی کیا اس کا وہ آنکھیں اچکا " - "کر پوچھنے لگا

چادر ہے زید چادر کا کیا کیا جاتا ہے؟؟ لڑکیاں اوڑھتی ہیں میں " بھی اوڑھوں گی وہ زید کی عقل پر ماتم کرتی کرتی ہوئی بولی تو وہ

چپ ہو گیا عظمیہ اٹھ کر کمرے کو سمیٹنے لگی اسٹور روم سے لائے ہوئے سامان میں زیادہ تر ڈائجسٹ ، میگزین ، چپ ناولز، فلموں اور گانوں کی سی ڈی تھی ان سب کو ایک جگہ اکٹھا کر کے رکھا سارا سامان تین بڑے کاٹن جتنا تھا پھر پورا کمرہ صحیح کر کے باہر چلی گی کچھ دیر بعد اقصی اور انٹی کو بھی اپنے ساتھ بلا کر لے آئی تینوں مل کر سارا سامان اٹھا کر باہر لے جانے لگیں۔ "تین بیوقوف ایک ساتھ کیا بات ہے مطلب جس کام میں ہاتھ ڈالیں گیں وہ کام کبھی پورا نہیں ہو گا ہے زید ان تینوں کا مزاق بناتے ہوئے ہنس کر بولا۔ "تو تینوں نے مل کر اسے گھورا

گلز اگنور کرو اور مجھے فالو کرو عظمیہ نے زید پر ایک کڑی نگاہ "

ڈالتے ہوئے اپنی دونوں ساتھی پلس نند پلس دوستوں کو کہا اور تینوں گردن اکڑاتی ہوئی باہر نکلنے لگیں تو زید کی زبان پر پھر کھجلی

ہوئی ارے یار مجھے بھی لے چلو وہ ان لوگوں کو جاتا دیکھ کر بولا

۔"

بیوقوف لوگوں میں عقلمند لوگوں کا گزارہ نہیں ہوتا تم آرام سے " بیٹھو ہم لوگ کوئی جنگ لڑنے نہیں جا رہے جو تم بھی چلو گے پہلے ہی تمہارے پرزے ٹوٹے ہوئے ہیں مزید ٹوٹ گئے تو ہم میں سے ۔" کوئی نہیں دے گا عظمیہ نے آنکھیں پٹیٹا کر کہا اور باہر نکل گئی

اقصی انٹی میری پیاری بہنوں میں زید تمہارا پیارا اکلوتا لاڈلا بھائی " یاد کرو جب تم دونوں بہت چھوٹی تھی بہت روتی تھی تب میں تمہیں چاکلیٹ لا کر دیتا تھا تم دونوں اپنے پیارے بھائی کو چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہو زید ان دونوں کو ایموشنلی بلیک میل کرتے ہو

۔" مصنوعی دکھ سے بولا

آئی ایم سوری بھائی میں بھی بیوقوف ہوں اقصیٰ نے ناک سے "۔
"مکھی اڑائی اور باقی کا سامان اٹھا کر چلی گئی

انشی!!!! میری گڑیا تم بھی جا رہی رہی ہو زید نے آخری حربہ " استعمال کیا زید کو اداس دیکھ کر انشی کے خون نے جوش مارا اس نے زید کو سہارا دے کر وہیل چیئر پر بٹھایا اور اپنے ساتھ لے گئی "۔

عظمیٰ نے سارے سامان کو ایک سائیڈ پر جمع کر کے اس پر " پیٹرول ڈال کر آگ لگادی جب تک وہ تینوں وہاں پہنچے آگ نے سامان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا عظمیٰ نے اقصیٰ کے ہاتھ سے باقی کا " سامان لے کر آگ میں ڈال دیا

بھابھی یہ سب آپ نے جلانے کے لیے جمع کیا تھا؟ انشی نے اتنی " اچھی اچھی میگزین کو جلتے ہوئے دیکھ کر حیرت سے کہا۔ "ہاں میری

جان یہ سب فضول چیزیں تھیں عظمیہ نے اپنی من پسند چیزوں کو جلتے ہوئے دیکھ کر سانس خارج کرتے ہوئے جواب دیا۔ "تو آپ اسے کباڑ والے کو دے دیتیں جلانے کی کیا ضرورت تھی اقصی نے کنفیوز ہو کر پوچھا۔ "کباڑ والے کو دے دیتی تو میری طرح دوسرے بھی اس کو استعمال کر کے خسارے میں جاتے برائی کو جڑ سے ہی ختم کر دینا چاہیے عظمیہ خواب کو یاد کرتے ہوئے بولی تو۔ "تینوں بہن بھائی اسکی باتوں کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔ اب تم لوگ یہیں کھڑی رہو گی کیا؟؟ ہم لوگوں نے بازار بھی " جانا ہے چلو جلدی عظمیہ نے ان تینوں کے پاس آکر انہیں اسی طرح کھڑا دیکھ کر یاد دلایا آگ بجھ چکی تھی۔ ہاں یاد ہے بھابھی چلو چلتے ہیں انٹی نے بولا تو وہ لوگ اندر کی جانب بڑھ گئے کمرے میں آکر عظمیہ نے سر پر دوپٹہ لیتے ہوئے اس چادر سے خود کو اچھی

طرح ڈھانپا جو اس نے ابھی کچھ دیر پہلے نکالی تھی یہ چادر اس کی رخصتی کے وقت صالحہ بیگم نے اسے اوڑھائی تھی اپنا بیگ اٹھا کر اس نے زید کو دیکھا جو آنکھ پھاڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا اپنا بہت سارا خیال رکھنا میں جلدی آجاؤنگی اوکے عظمیہ نے زید کے گال پر ہاتھ رکھ کر پیار سے مسکرا کر کہا اور زید کو حیران چھوڑ کر چلی گئی جبکہ زید یہ سوچ رہا تھا کہاں اس کو دوپٹہ سر پر لینے کے لیے بھی بولنا پڑتا تھا اور آج میڈم دوپٹہ کے ساتھ چادر بھی اوڑھ کر جا رہی ہیں خیر جو بھی تھا زید کو عظمیہ کا پردہ کرنا بہت اچھا لگا تھا اور اس نے دل سے عظمیہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگی تھی

- "ہمیشہ کی طرح۔۔"

بڑے صاحب باہر پولیس والے آہیں میں نے روکنے کی کوشش " کی مگر یہ اندر گھس آئے ملازمہ نہ کھانے کی میز پر آ کر گھبرا کر اسجد صاحب سے کہا تو وہ پولیس والوں کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے بھلا پولیس کا ان کے گھر کیا کام ؟

اسلام و علیکم " آپ اس وقت یہاں ؟؟؟ اسجد صاحب نے " - "پریشانی سے پوچھا

وعلیکم السلام " ہم آپ کی بھتیجی رخسار امجد کو گرفتار کرنے ہیں " آئے ہیں پولیس انسپکٹر نے انہیں بتایا تو نجمہ بیگم اور رخسار کے " - پیروں تلے زمین نکل گئی

لیکن کیوں کیا کیا ہے؟ میری بھتیجی نے انہوں نے رخسار کی " - " طرف دیکھ کر انسپکٹر سے سوال کیا

اسجد صاحب ہماری پاس آپ کی بھتیجی کے خلاف قتل کی سازش " کرنے کا الزام ہے آپکی بھتیجی نے اپنے استاد حسن احمد کے ساتھ مل کر آپکی بیٹی اور داماد کا ایکسیڈنٹ کروایا ہے بلا کر لاؤ اسے انسپیکٹر نے کانسٹیبل کو حکم دیا تو وہ کچھ دیر میں دوسرے کانسٹیبل کے ساتھ حسن کو لے کر آیا چلو بتاؤ ساری بات انسپیکٹر حسن کو گردن سے پکڑتے ہوئے بولا تو حسن نے اپنے اور رخسار کے - "درمیان ہونے والی ساری بات بتائی جسے سن کر رخسار چیخ پڑی تایا ابو یہ جھوٹ بول رہا ہے مم میں نے ایسا کچھ نہیں کیا میں ایسا " کیوں کرونگی عظمیہ تو میری بہن ہے میں اس کے ساتھ ایسا کچھ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی یہ جھوٹا الزام لگا رہا ہے مجھ پر رخسار - "اسجد صاحب کے پاس آکر غصے سے حسن کو دیکھتی ہوئی بولی

میرے پاس ثبوت ہے کہ میں سچ بول رہا ہوں مجھے اندازہ تھا تم " مکر جاؤ جو لڑکی اپنی بہن جیسی کزن کو مروانے کا سوچ سکتی ہے وہ کسی اور کے ساتھ کیا وفاداری کرے گی حسن نے ایک طنزیہ نظر رخسار پر ڈال کر اپنی جیب سے فون نکالتا ہوا بولا حسن نے اس -" کے رخسار کے ہونے والی ساری بات کی ریکارڈنگ اون کری ہتھکڑی لگاؤ اسے انسپیکٹر نے ریکارڈنگ سننے کے بعد لیڈی "

کانسٹیبل کو حکم دیا۔ "نہیں میں کہیں نہیں جاؤنگی تایا ابو مجھے بچالیں مجھ سے غلطی ہوگئی رخسار اسجد صاحب کا ہاتھ پکڑ کر منتیں کرنے لگی مگر انہوں نے کچھ نہیں کہا کیا کہتے آج وہ خود شرمندہ ہو گئے تھے اس علاقے میں ان کی بہت عزت تھی مگر آج زندگی میں پہلی بار ان کے گھر پولیس آئی تھی وہ بھی ان کی اپنی سگی بھتیجی کی وجہ سے جس سے انہوں نے اپنی اولاد کی طرح محبت کی تھی انہوں

نے کبھی عظمیہ اور رخسار میں فرق نہیں کیا تھا جو عظمیہ کو کھلایا
وہی رخسار کو جو عظمیہ کو پہنایا وہی رخسار کو مگر رخسار نے ان کی
جان سے پیاری بیٹی جس کو انہوں شہزادیوں کی طرح پالا تھا اسے
جان سے مارنے کی کوشش کی یہ جان کر ہی ان کی روح کانپ گئی
اگر سچ میں عظمیہ کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ اس سے آگے ان سے سوچا
۔۔۔ نہ گیا

ارے چھوڑو میری بیٹی کو یہ جھوٹی آڈیو ہے میری بیٹی ایسی نہیں "
نجمہ بیگم مسلسل اپنی بیٹی کو بچانے کی کوشش کر رہی تھیں مگر
پولیس نے ان کی ایک نہ سنی رخسار کو اپنے ساتھ لے گئی اسجد
صاحب گرنے والے انداز میں کرسی پر بیٹھ گئے۔ بھائی صاحب کچھ
کریئے میری بیٹی کو بچالیں وہ آپ کا خون ہے آپ کے بھائی کی

نشانی ہے اتنے پتھر دل مت بنیے نجمہ بیگم نے اسجد صاحب کے
- " قدموں میں بیٹھتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا

نجمہ ہم نے تمہیں کتنی بار سمجھایا تھا بیٹی پر نظر رکھو اچھی تربیت "
کرو اتنی آزادی مت دو مگر تم نے ہماری ایک نہ سنی آج دیکھ لو
نتیجہ تمہارے سامنے ہے سارے زمانے میں ہمارے خاندان کی
جگہ رسائی کرادی تمہاری بیٹی نے وہ تاسف سے سر ہلا کر بولے
اور اٹھ کر کمرے میں چل دیے اسجد صاحب!! صفیہ بیگم انہیں
آواز دیتی ان کے پیچھے چلی گئیں پیچھے نجمہ بیگم روتی پیٹتی سر پکڑ کر
- " رہ گئیں

یہ لیں آپ پانی پیئیں صفیہ بیگم نے ان کی طرف پانی کا گلاس "
بڑھایا تو انہوں نے اسے پرے کر دیا " میں جانتی ہوں یہ سب جو

کچھ بھی ہوا اچھا نہیں ہوا مگر اس طرح پریشان ہو کر آپ خود کی
"طبیعت بھی خراب کر لیں گے۔"

صفیہ میری گڑیا کو جب یہ سب پتا چلے گا تو اس پر کیا گزرے "
گی عظمیہ نے ہمیشہ رخسار کو اپنی بہن مانا ہے۔ اسجد عظمیہ یہ سب
جانتی ہے انہوں نے اسجد کے سر پر بم پھوڑا تھا۔ "کیسے؟؟ کب؟؟
پھر صفیہ بیگم نے اس دن والا سارا واقعی انکے گوش گزارا تو وہ سر
پکڑ کر رہ گئے مطلب دونوں ماں بیٹیاں ان کی بیوی اور بیٹی کی
- "دشمن تھی یعنی اتنے سالوں سے وہ سانپ کو دودھ پلا رہے تھے

زید دیکھو یہ شرٹ کتنی پیاری ہے؟ مجھے تو بہت اچھی لگی میں "
تمہارے لئے لے آئی بتاؤ کیسی ہے؟ عظمیہ نے زید کے آگے
ایک چیک والی شرٹ پھیلاتے ہوئے چہک کر پوچھا جس کا رنگ

لال اور کالا تھا وہ ابھی ابھی شاپنگ کر کے آئی تھی زید کے لیے دو تین شرٹس جبکہ اپنے لیے صرف عبایا اور اسلامی کتب لائی تھیں زید نے بغور اس کا چہرہ دیکھا وہ کتنی خوش نظر آ رہی تھی زید کا - "دل نہ کیا اسے پریشان کرے مگر بتانا بھی ضروری تھا

عظمیٰ مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے زید تمہید باندھنے لگا۔ کیا؟ عظمیٰ " نے لا پرواہی سے پوچھا زید اب کچھ بولو گے بھی یا یونہی گھورتے رہو گے وہ زید خاموش دیکھ کر بولی۔ عظمیٰ!! وہ پایا کو اسجد انکل نے فون کیا تھا وہ بتا رہے تھے پولیس رخسار کو پکڑ کر لے گئی ہے رخسار نے حسن کے ساتھ مل کر تمہیں مروانے کی کوشش کی تھی زید بول کر خاموش ہو کر عظمیٰ کے تاثرات دیکھنے لگا۔"

میں سب کچھ جانتی ہو زید مجھے سب پتا ہے رخسار کا بھی اور اس " کی ماں کا بھی مجھے اندازہ تھا کہ ایسا کچھ ضرور ہوگا۔ میں نے اور

پاپا کی بیوی نے اس دن سب کچھ سن لیا تھا وہ زید کی آنکھوں میں حیرانگی اور سوال دیکھ کر سب کچھ بتا گئی۔

اسجد انکل کہ رہے تھے اگر پاپا کیس واپس لے لیں تو رخسار بیچ جائے گی مگر پاپا نے یہ فیصلہ ہم دونوں پر چھوڑا ہے آگ تم کہو تو میں پاپا کو بولوں وہ کیس واپس لے لیں زید نے اس کی تکلیف کا۔ سوچتے ہوئے کہا

نہیں!!!! زید اس نے غلطی کی ہے تو اس کو سزا ملنی چاہیے " ہمارے کیس واپس لے لینے رخسار تو بیچ جائے مگر وہ ٹرک ڈرائیور جس کے خلاف لوگوں نے کمپلین کی تھی اس کو اور حسن کو تو سزا ملے گی نہ جب کہ ان دونوں نے یہ کام رخسار کی کہنے پر اور اس کی دی ہوئی لالچ میں آکر کیا تھا یہ تو وہی بات ہو جائیگی کمزوروں کو سزا اور امیر آزاد یہ نا انصافی ہے... گناہ تینوں کا ہے تو سزا بھی

تینوں کو ہی ملنی چاہیے آج رخسار کو بچا کر تو ہم لوگ دنیا کی نظروں میں اچھے بن جائینگے مگر کل کو ہمیں اللہ کے آگے حاضر ہونا ہے ہم کیا منہ لے کر جائیں گے عظمیہ نے اپنی بات مکمل کر کے زید کی طرف دیکھا جو محبت پاش نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

عظمیہ میری جان تم بدل رہی ہو بلکل ویسے ہی جیسے میں اللہ سے " دعا کرتا تھا اور تمھاری اس نئی تبدیلی نے مجھے مزید تم سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا ہے زید نے عظمیہ کو سینے سے لگا کر اس کی پیشانی کو چومتے ہوئے کہا تو وہ سکون سے مسکرا دی۔ محبت تو وہ پا

۔" چکی تھی بس اب ہدایت پر عمل کرنا تھا جو اللہ اسے نواز چکا تھا

چند ماہ بعد "

بہت بہت مبارک ہو آپ سب کو بیٹا ہوا ہے ڈاکٹر نی نے صالحہ " بیگم کو بچہ تھماتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ڈاکٹر میری بیوی کیسی؟ زید نے سب سے پہلے عظمیہ کا پوچھا آپ کی بیوی بالکل ٹھیک ہیں آپ لوگ کچھ دیر میں مل سکتے ہیں ان سے ڈاکٹر نی نے انہیں بتا کر جا۔ " چکی تھی

بہت بہت مبارک ہو صفیہ بہن آپ نانی بن گئی صالحہ بیگم نے " انہیں بچہ تھماتے ہوئے مبارکباد دی عظمیہ کیسی ہے؟؟ صفیہ بیگم اور اسجد صاحب ابھی ابھی آئے تھے انہوں نے بچے کو گود میں لے کر پیار کرتے ہوئے پوچھا۔ "اللہ کا شکر ہے ٹھیک وہ مسکرا کر بتانے لگیں۔"

سب لوگ اس وقت وہاں موجود تھے ہر ایک بچے کو اپنی گود " میں لینے کے لئے بے تاب تھا کبھی نانا نانی تو کبھی دادا دادی اور پھپھو "سب دیکھیں نہ یہ بالکل میرے جیسا ہے گورا گورا اس کے ہونٹ بھی میرے جیسے انٹی بچے کو اپنی گود میں لیے لیے پر جوش انداز میں بولی "نہیں یہ بالکل میرے جیسا ہے گلابی گالوں والا اب کی بار اقصیٰ نے بچے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا " انٹی اب مجھے دے دے تم کب سے لے کر بیٹھی ہو اقصیٰ اب کی بار چڑ کر بولی انٹی بچے کو دینے کے لیے تیار ہی نہیں تھی وہ لوگ جب سے آئے تھے انٹی نے بھتیجے کو قبضے میں کر رکھا تھا "میں کسی کو نہیں دوں گی یہ میرے پاس رہے گا انٹی نے ایک بار پھر دینے سے انکار کر دیا "امی اس سے دلوائیں مجھے اقصیٰ اب رونی شکل بنا کر بولی "انٹی لاؤ ہمارا پوتا ہمیں دو ہم بھی تو دیکھیں ہمارا شیر کیسا ہے

اسحاق صاحب نے انٹی سے کہا تو اس نے فوراً بچہ باپ کو دیا پھر
باری باری سب بچے سے ملنے لگے جب کہ زید اور عظمیہ ان سب
- "کو خوش ہوتا دیکھ رہے تھے

تھینک یو !!! میری جان میری زندگی کو مکمل بنانے کے لیے زید "
نے عظمیہ کے سر کو چوم کر کہا تو عظمیہ نے اسے گھوری سے نوازا
- "زید یہاں سب ہیں وہ دانت پیس کر بولی "مگر ہم دونوں کو کوئی
نہیں دیکھ رہا سب ہمارے پیارے بیٹے کے ساتھ مگن ہیں نواب
صاحب نے ابھی سے ہی سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے "
تمہیں جلن ہو رہی ہے ہے ؟ "نہیں مجھے کیوں جلن ہو گی میری
اپنی اولاد ہے وہ بول کر سیدھا ہو گیا اب سب عظمیہ کی طرف
". آرہے تھے

کیسی ہے میری گڑیا اسجد صاحب نے عظمیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر مسکرا کر پوچھا۔ "میں ٹھیک ہوں پاپا وہ دھیرے سے مسکرا کر بولی۔"

چلو انٹی اب بے بی اور بھابھی کو آرام کرنے دو بعد میں کھیل لینا صالحہ بیگم انٹی سے بچہ لیتے ہوئے بولی جو ایک بار پھر بچہ کو لئے بیٹھی تھی انہوں نے بچے کو بے بی کاٹ میں ڈالا اور عظمیہ کو آرام کرنے کا بول کر باہر نکلنے لگے جب عظمیہ نے اپنے پاپا کے ساتھ جاتی ہوئی صفیہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر انہیں روکا جبکہ باقی سب۔ "باہر چلے گئے۔"

مجھے معاف کر دیں پلیز میں نے آج تک آپ کے ساتھ بہت برا " رویہ رکھا ہے میں جانتی ہوں احساس مجھے بہت پہلے ہی ہو گیا تھا بس ہمت نہیں ہو رہی تھی آج اپنی اولاد کو دنیا میں لاتے ہوئے

احساس ہوا کہ اگر مر گئی تو اپنے رب کے حضور کیسے حاضر ہونگی
جب تک آپ مجھے معاف نہیں کرینگے مجھے سکون نہیں ملے گا پلیز
- "مجھے معاف کر دیں عظمیہ روتے ہوئے ان سے معافی مانگنے لگی

بس چپ ہو جاؤ تمہیں احساس ہو گیا میرے لئے اتنا ہی کافی "
ویسے بھی ماں باپ کبھی اپنی اولاد سے ناراض نہیں ہوتے میں بھی
تم سے ناراض نہیں ہوں تم تو ہماری پیاری سی گڑیا ہو وہ محبت سے
- "عظمیہ کا گال چوم کر بولیں تو عظمیہ بھی کھل کر مسکرا دی

کیا میں آپ کو ماما بول سکتی عظمیہ نے ان سے نظریں جھکا کر "
- "کسی چھوٹے بچے کی طرح اجازت مانگی

ہاں کیوں نہیں تمہارے منہ سے ماما سننے کے لیے میرے کان "
ترس گئے ہیں یہ دنیا کہتی ہے ساری سوتیلی مائیں بری ہوتی ہیں مگر

میرا دل جانتا ہے عظمیہ میں نے تمہیں اپنی سگی اولاد کی طرح چاہا ہے۔"

میں جان گئی ہوں ماما عظمیہ نے پہلی بار انہیں ماما کہا تو صفیہ بیگم " نے بے اختیار اسے گلے لگایا دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے کے گلے لگ کر خوب روئیں عظمیہ کو دس سال بعد ماں کی ممتا آخر کار نصیب ہو ہی گئی۔ ان کی زندگی کے غم کے بادل چھٹ چکے تھے رخسار کو تین سال کی قید ہوئی تھی اور اس کے غم میں روتے روتے نجمہ بیگم کو فالج ہو گیا تھا انہوں نے صفیہ بیگم کی ممتا کا مزاق بنایا تھا تو انہیں اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں دنیا میں رسوائی مل گئی تھی برائی کا انجام برائی ہی ہوتا ہے۔"

برات آگئی ہے!!! کسی نے آکر بتایا تو عظمیہ پھولوں کی تھال " لے کر باراتیوں کا استقبال کرنے چل دی عظمیہ نے لال رنگ کی کام والی لمبی فراک پہنی تھی ساتھ میں ہم رنگ دوپٹہ اچھی سر پر اوڑھے لال رنگ لپسٹک لگائے زیورات پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اس کے چہرے پر بہت نور آگیا تھا زید اسے آتا دیکھ کر مسکرا دیا۔ عظمیہ مکمل طور بدل چکی تھی نماز و قرآن کی پابند اٹھتے بیٹھتے استغفار کرتی تھی عبایا لگانے لگی تھی اور مزید اسلامی تعلیمات کے لئے اس نے مدرسہ بھی جوائن کر لیا تھا زید کی دعا قبول ہو گئی تھی اس نے اللہ سے ہمیشہ عظمیہ کے لیے ہدایت مانگی تھی جو اللہ نے اسے دے دی تھی۔ "ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو وہ عظمیہ کو خود کے قریب آتا دیکھ کر بولا تو وہ مسکرا دی۔ "زید ثمران (ان دونوں کا بیٹا) کہاں ہے؟ وہ دیکھو زید نے ہاتھ لے اشارے سے

کہا عظمیہ نے مڑ کر دیکھا جہاں انٹی دو ماہ کے ثمران کو گود میں اٹھا
اپنی سہیلیوں سے ملوا رہی تھی جس پر ثمران خوب زور و شور سے
ہلتا ہوا مسکرا رہا تھا وہ زیادہ تر اپنی پھپھو اور اپنے دادا دادی کے
پاس ہی پایا جاتا تھا بس سونے کے لیے ہی ماں باپ یاد آتے تھے
انٹی اپنی موجودگی میں اپنے اکلوتے بھتیجے کو کسی کو بھی ہاتھ نہیں
لگانے دیتی تھی ہاں جب وہ اسکول اور مدرسہ ہو تو پھر ثمران اپنی
دادی اور اقصی کے پاس چلا جاتا تھا عظمیہ ثمران کی طرف سے
بلکل آزاد تھی عظمیہ !!! جلدی آؤ بیٹا صالحہ بیگم نے اسے آواز دی
- "تو وہ آگے بڑھ گئی"

بلال نے اسٹیج پر بیٹھا ہوا تھا جب اقصی اپنے بھائی اور بھابھی کا "
ہاتھ تھام کر آتی ہوئی نظر آئی گہرے سرخ رنگ کے لہنگے میں گہرا
میک اپ کئے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی بلال نے اٹھ کر اس کے

آگے ہاتھ پھیلایا تو زید نے دھیرے سے اس کا ہاتھ بلال کے ہاتھ میں تھمایا ان دونوں کا نکاح دو دن پہلے ہی ہو چکا تھا۔ "میری بہن کا خیال رکھنا نہیں تو تمھاری خیر نہیں زید نے بلال کو گھور کر کہا۔ جو حکم سالے صاحب اگر اجازت ہو تو میں اپنی بیگم کے ساتھ " بیٹھ جاؤں؟ بلال نے سر خم کر پوچھا تو چاروں مسکرا دیے عظمیہ نے اقصیٰ کو بٹھا کر اس کا لہنگا درست کیا پھر اسٹیج سے اتر کر زید کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

بہت پیاری لگ رہی ہو بلال نے اقصیٰ کا ہاتھ تھام کر کہا تو اقصیٰ " مسکرا دی۔ "بلال کی دادی نے اقصیٰ کا ہاتھ مانگا تو وہ بلال کو اقصیٰ کا بھائی سمجھ کر منا کرنے لگیں پھر عظمیہ نے انہیں بتایا کہ بلال اور اقصیٰ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں انہوں اقصیٰ سے پوچھا تو اس نے اپنی پسندیدگی ظاہر کی تو صالحہ بیگم بھی خوشی خوشی راضی

ہو گئیں ان کے لئے اس سے اچھی کیا بات تھی کہ ان کا اکلوتا
- "بھانجا ان کا داماد بنے

انٹی ثمران کو دو مجھے اقصیٰ نے اپنے پاس آئی انٹی سے کہا"
- "آپی ثمران آپ کے پاس نہیں آنا چاہتا انٹی نے نادینے کے
لئے ثمران کا بہانا لگایا۔ "تمہیں کیسے پتہ؟؟ اقصیٰ نے آنکھیں اچکا
کر پوچھا لاؤ دو مجھے ثمر کے ساتھ تصویریں بنوانی ہیں اس نے انٹی
کے آگے ہاتھ پھیلانے تو انٹی نے منہ بنا کر ثمران کو اس کے
حوالے کیا اقصیٰ نے اسے گود میں لے کر اس کے پھولے پھولے
گالوں کو چوما ثمران ایک گول مٹول سا بڑی بڑی آنکھوں والا بچہ
تھا رنگت اسکی زید کی طرح گلابی سفید تھی جب کہ آنکھیں عظمیہ
کی طرح بڑی بڑی گہری براؤن سی بلال، اقصیٰ اور انٹی اپنے بھتیجے
- " کے ساتھ مگن ہو گئے

آئی لو یو " زید نے اپنے ساتھ کھڑی عظمیہ کا پکڑ کر کہا جو اسٹیج کا " منظر دیکھ کر مسکرا رہی تھی عظمیہ نے کو دیکھا جو اس کے جواب کا منتظر تھا۔ "بیگم اظہار کا جواب بھی ہوتا ہے عظمیہ کو چپ دیکھ کر - " پھر بولا

تمہیں پتہ ہے زید مجھے لگتا تھا مجھے تم سے محبت تمہاری اچھائی یا " پھر خوبصورتی کی وجہ سے ہے مگر میں غلط تھی وہ بول کر رکی اور زید کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ "مجھے تم سے محبت اللہ کے لئے تھی اللہ نے میرے دل میں تمہارے لئے محبت ڈالی اللہ نے مجھے تمہارے روپ میں ہدایت کا راستہ دیا جس پر چل کر میں اپنے رب کے قریب ہو گئی تم میرے لئے اللہ کا دیا ہوا تحفہ ہو بہت خاص تحفہ وہ زید کی آنکھوں میں دکھ کر مسکرا کر بولی کتنا خوبصورت اظہار تھا اس کا زید نے جی جان سے مسکراتے ہوئے اس

For more romantic novels: www.newwriterslibrary.com

محبت سے ہدایت تک از عکاشہ علی ناولز

کے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیا تو عظمیہ
نے بھی زید کے سینے پر اپنا سر ٹکا دیا اس خوبصورت منظر کو
- "کیمرے نے قید کر لیا

" ختم شد "

For more romantic novels:

www.newwriterslibrary.com

www.thenovelistianlibrary.blog

Facebook page link;

<https://www.facebook.com/NewWritersLibrary?mibextid=ZbWKwL>

Instagram page link;

https://www.instagram.com/new_writers_library?igsh=NmRiNDFlbTE3b2lv

Tiktok link:

https://www.tiktok.com/@new_writers_library?t=8rHSjkPs4Eq&_r=1

Youtube link:

<https://youtube.com/@newwriterslibrary?feature=shared>